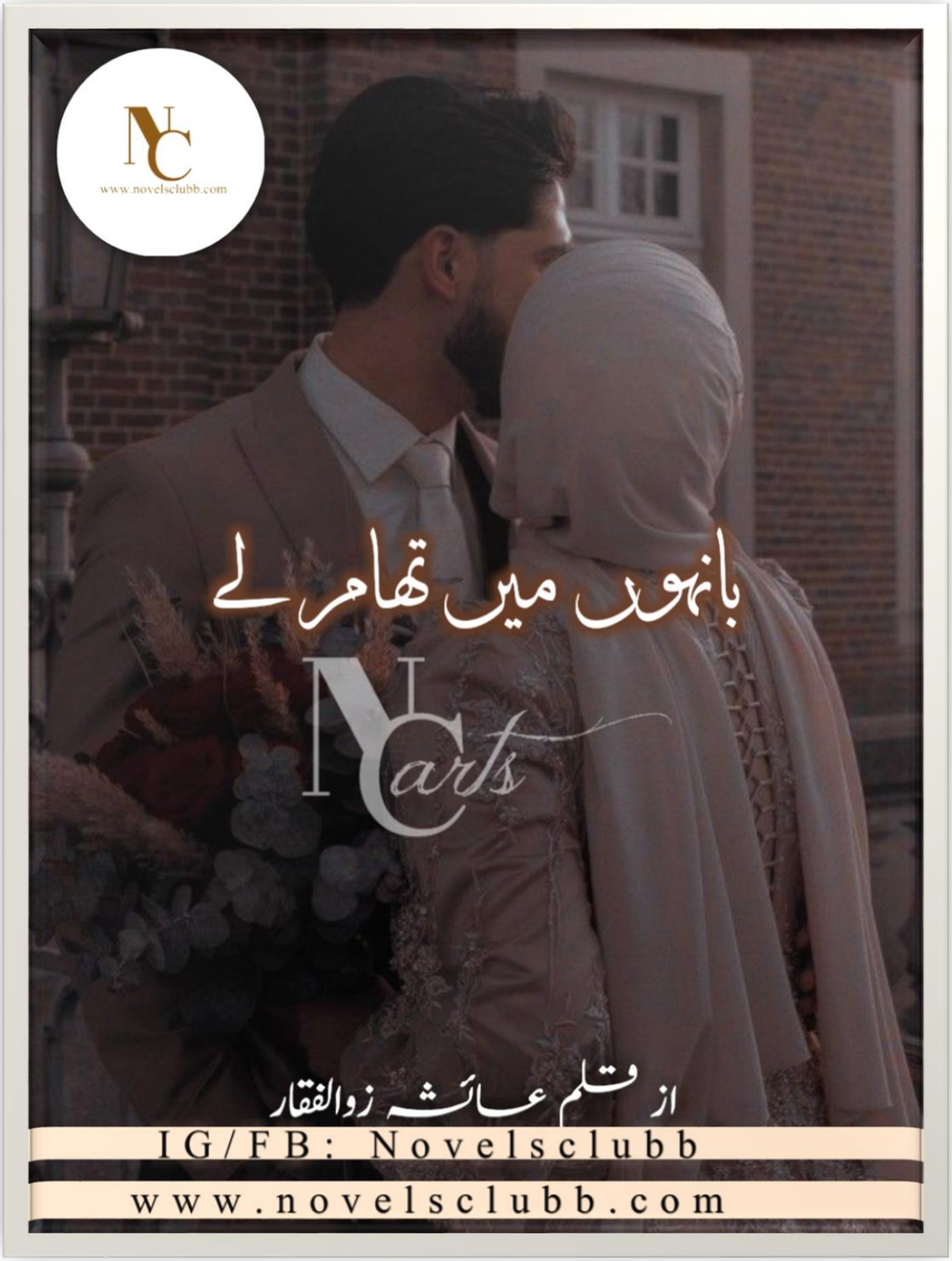
www.novelsclubb.com
بانہوں میں تھام لے
Nc arts
از قلم عائشہ زوالفقار
IG/FB: Novelsclubb
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

# بانہوں میں تھام لے

## از قلم

## عائشہ ذوالفقار

www.novelsclubb.com

آج علینہ کو دیکھنے کے لئے کچھ لوگ آرہے تھے, پورے چوہدری ہاؤس میں ایک افراتفری کا سماں تھا, ہمیشہ کی طرح کام بانٹے ہوئے تھے, نائمہ بیچاری نے تو صبح فجر کی نماز پڑھتے ہی پیازوں کی ٹوکری اور چھری اٹھالی تھی... بس چھیلے جارہی تھی اور... کاٹے جارہی تھی, ہر قسم کی خاطر داری اس کے ذمے تھی... ویسے ایک اور کام بھی تھا جو اس نے بلا معاوضہ ہی اپنے ذمے لے رکھا تھا اور وہ تھا... مفت کے مشورے دینے کا

"امی تسی بھائی شمس دی بارات والا سوٹ پالینا..." ماں کو مشورہ

"لے... ایک ہزار موتی لگے آاودے اتے (ایک ہزار موتی لگے ہیں اس کے اوپر...) پھوڑے نکل آئیں گے پورے جسم پر, جلد کی بواسیر ہو جائے گی مجھے"

یاسمین نے اس کا بتایا کوئی دسواں سوٹ رد کیا تھا

"زرینہ باجی آپ ناڈائیننگ ٹیبل ہال کمرے میں سیٹ کر دینا... وہ ذرا کھلا ہے"

زرینہ اس کی تایازاد کزن تھی, جب اس بیچاری نے کھینچ تان کہ اسے ہال کمرے میں منتقل کر دیا تو...

"آئے ہائے... زرینہ باجی یہ کمرہ تو کچن سے دور ہی بہت ہے... وہیں سیٹ کر دیں جہاں پہلے تھا"

اس بیچاری نے صبر کا انتہائی کڑوا گھونٹ پی کر اسے دھنگیڑ کر دوبارہ کچن کے سامنے سیٹ کیا

"اوہو... ادھر سے تو کچن کے اندر صاف نظر آئے گا... تھوڑا سا پرے کو کر دیں"

وہ مسلسل چارپائی پر بیٹھی پیازوں کے ساتھ ساتھ زرینہ کا صبر بھی چھیلے جا رہی تھی

"گل سن... مجھے تو نے کتنے پیسوں پر ملازمہ رکھا ہے پہلے یہ بتا... مٹر کی سونڈی... سویرے سے تیری زبان میں خارش مچی پڑی ہے, میں نے اس ڈائننگ ٹیبل کے ساتھ ہی تجھے بھی سیٹ کر دینا ہے کچن کے سامنے... سمجھی" زرینہ کی آواز چوہدری ہاؤس تو کیا... پورے گاؤں میں گونج رہی تھی, اس بیچاری نے بھی تو

فجر کی اذان کے ساتھ ہی جھاڑو پکڑ لیا تھا...اور ساتھ میں پوچا

تین کنال پر پھیلا چوہدری ہاؤس اور ایک اکیلی زرینہ چوہدری...زیادتی نہیں ظلم تھا

آٹھ کمرے, اٹیچ واش رومز, کچن, ہال, ریلوے سٹیشن نما برآمدہ, وسیع و عریض صحن, پلاٹس, گیراج, ڈرائینگ روم, اپر فلور...

دھیرے دھیرے بیچاری کی شلوار گھٹنوں تک چڑھ گئی, آستینیں کندھوں کو چھو گئیں, بالوں کا جوڑا عین سر کے وسط میں اور دوپٹہ سرے سے غائب...

ایک بچہ کیچڑ میں جا کر بیٹھ گیا, دوسرا گلی میں بنٹے کھیلنے نکل گیا

"ہائے ہائے زرینہ...اگر رشتے والوں نے تجھے ان حالوں دیکھ لیا تو گھر کی ملازمہ ہی سمجھیں گے "اس کا حلیہ دیکھا تو یاسمین کے منہ سے نکل گیا, زرینہ نے جھاڑو پھینک, پوچا پھینک, زمین پر پھسکڑا مارا اور شروع ہو گئی

"تو چاچی میری حیثیت پہلے کونسا ملازماؤں سے زیادہ ہے, انہیں تو پھر پورے دن

ذلیل ہو کر شام کو پانچ سو روپیہ مل جاتا ہے, مجھ کم بخت کو کیا ملنا ہے...؟ گالیاں, طعنے, کوسنے, بد دعائیں... سارا دن کھوتی کی طرح مشقت کر کے شام کو ابو مجھے ایک روٹی بھی سکون سے کھا لینے سے تو پھر کہنا..." وہ دھاڑیں مار مار کر رو رہی تھی, یاسمین چپ چاپ سر منہ لپیٹ کر اندر چلی گئیں

"یہ کون نور حضور کے ویلے بین ڈال رہا ہے؟" رفیق صاحب کو اس کے بین سنائی دے گئے تھے

"آپ کی زرینہ چوہدری..." یاسمین نے کہا, رفیق صاحب یوں باہر نکلے جیسے جنگ لڑنے جا رہے ہوں

www.novelsclubb.com

"رخسانہ باجی... دنگا ہون لگا ای (دنگا ہونے لگا ہے)" یاسمین نے ہانک لگائی تھی

"دنگا...؟" رخسانہ بیچاری کپڑے استری کر کر کہ پاگل ہوئی پڑی تھیں, کاٹن کے کلف زدہ کرتے, شلواریں اور واسکٹیں

"رفیق چوہدری ور سز زرینہ چوہدری" یاسمین نے کہا

"امی جائیں... جلدی جائیں" علینہ ایک دم ہول کھا کر کمرے سے نکلی, جب اس دیکھنے آتے تھے تو وہ صبح سے لیکر شام تک صرف اپنی خود کی ڈینٹنگ پینٹنگ ہی کرتی تھی, رخسانہ یکدم باہر کو بھاگیں

باہر ایک معرکہ کارزار گرم تھا

"میں نے کہا اپنی اس دس فٹ لمبی زبان کو ابھی کے ابھی منہ میں ڈال لے ورنہ آرے سے کتر دوں گا سمجھی..." رفیق صاحب نے اچھا ہی گلا پھاڑا

"چلو... کترو... میں بھی دیکھوں باپ کیسے بیٹی کی زبان کترتا ہے" زرینہ کو نسا کم تھی

www.novelsclubb.com

"چوہدری صاحب بس کریں... بس کریں" رفیق صاحب کو گلا پھاڑ پھاڑ کر اتھو لگ گیا

"نی ناعمہ... جا پانی لیکر آ" وہ بولیں, ناعمہ کو اس چارپائی سے اٹھنا ہی قیامت نظر آیا

"تائی جی... ابھی دو منٹ میں صحیح ہو جائے گا... تسی بس تایا جی نوں چپ کرا دو"

کہانا... مفت کا مشورہ

"اے... چل اوپر, چل اپنے کمرے میں, ہم خود ہی کر لیں گے سارے کام, تیری مہربانی, چل اوپر دفع ہو" رفیق نے اسے کھینچ کر سیڑھیوں کی طرف دھکیلا

"اس سے تو مجھے پیدا ہوتے ہی مار دیتے, ایک دفعہ ہی کام ختم کرتے, یوں روز روز کتے خانی کرنے سے تو بہتر تھا..." وہ چلی تو گئی لیکن اس کی آواز مسلسل بیک گراؤنڈ میں گونج رہی تھی, تبھی بیرونی دروازہ کھلا, زبیر اور حمزہ کی موٹر سائیکل اندر داخل ہوئی, وہ بیچارے سامان سے لدے پڑے تھے

"امی یہ کیا...؟ ان لوگوں نے دو گھنٹوں تک آجانا ہے, ادھر نہ کوئی صفائی, نہ ستھرائی... کدھر ہے زرینہ...؟" زبیر تو آتے ہی پھٹ پڑا

"تیرے پیو نے بھگا دیا ہے اسے..." رخسانہ خود ستی پڑی تھیں

"چل اٹھ چوہدری... جھاڑو اور پوچا اٹھا اور شروع ہو جا اب, اتھو صحیح ہو گیا ہے تیرا" رخسانہ نے جھاڑو اٹھا کر رفیق کے سامنے پھینکا اور پوچا زبردستی ان کے ایک

ہاتھ میں پھنسا دیا

"چلو...لاؤ جھاڑو پوچا" وہ کمر پر ہاتھ باندھ کر بولیں

"دیکھ...دیکھ اس کے تیور, یہ عزت کرتی ہے یہ میری" وہ بھڑکے

"میں نہیں کردی تہاڈی عزت...بس, چلو" رخسانہ ان سے زیادہ بھڑک گئیں

"تائی امی چلیں اندر...میرے کپڑے استری کئے کے نہیں؟" حمزہ انہیں بمشکل اندر لیکر آیا

"بے غیرتو...چھ چھ فٹ کے ہو گئے ہو, کپڑے تو خود استری کر لیا کرو, مجھ سے نہیں ہوتے یہ کلف لگے کرتے, شلواریں" انہوں نے استری پھینک کے ماری, وہ بیچارہ ناچار خود ہی استری کرنے کھڑا ہو گیا

"اویس بھائی کہاں ہیں؟" اس نے کمرے میں کھڑی علینہ سے پوچھا

"سیلون گئے ہوں گے" وہ بولی

"سیلون...؟" وہ پھڑک کے مرنے والا ہو گیا

"ایک تو مجھے اس شاہ رخ خان کی سمجھ نہیں آتی, صبح آٹھ بجے کا یہ لڑکا دلہوں کی طرح تیار ہونے گھر سے نکلا ہوا ہے, بندہ اسے پوچھے تیری پین دی بارات آنی ہے..."رخسانہ پھر سے بھڑک گئیں

"ابو... باہر کوئی بلانے آیا ہے آپ کو...؟"زبیر نے پانی چھڑکتے ہوئے رفیق صاحب سے کہا جن کی توپ کا رخ اب دھیرے دھیرے ناعمہ کی طرف ہو گیا تھا

"ابو... اٹھیں ذرا, باہر کوئی بلا رہا ہے, پہلے زرینہ کو بھگا دیا, اب اسے بھی ہتھے سے اکھاڑ دینا"وہ انہیں کھینچ کر دروازے تک لے آیا

"کون ہے...؟"وہ بولے

"پتہ نہیں... جائیں دیکھیں تو کون ہے...؟ سڑک پر کھڑا تھا جب ہم آئے ہیں... وہ بڑی سڑک تک چلے جانا"زبیر نے انہیں باہر نکال کر دروازہ بند کیا اور ہزار منتیں ترلے مار کہ زرینہ کو نیچے لیکر آیا, پورے بارہ بج رہے تھے جب مسٹر اویس چوہدری اپنی سی ڈی پر سوار لش پش کرتے گھر میں داخل ہوئے

زنک کلر کے کاٹن کے کرتے اور وائیٹ شلوار میں ملبوس پیروں میں بلیک پشاوری چپل پہنے وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا, رخسانہ پھٹ پڑیں

"باراتی کہاں ہے راجہ جی...؟" وہ بولیں

"کس کی بارات ہے امی؟" وہ جہاں جہاں سے گزر رہا تھا, خوشبوؤں کے جھونکے بکھر رہے تھے

"تیرے باپ کی... چھوٹی ممی کدھر ہے...؟" وہ بولیں, زبیر اور حمزہ کا قہقہہ چھت پھاڑ گیا

"واہ اویس بھائی... ایسا لگ رہا ہے جیسے برد کھوا آپ کا ہے" زبیر نے کہا

"دادا جی کہاں ہیں...؟" اس نے پوچھا

"انہیں میں اوپر چھوڑ آیا ہوں" حمزہ نے کہا

"کیوں... انہیں بھی تو مہمانوں سے..." رخسانہ نے اس کی بات کاٹ دی

"اوئے... بس کر, ہم ان کے سامنے تیرے باپ اور اس کی لاڈلی کی زبان ہی قابو

کر لیں تو بہت ہے, دادا جی نے کوئی معرکہ نہیں سر کر لینا نئی دھوتی باندھ کر" وہ بولیں

"کھانا بن گیا؟" وہ ناعمہ کی طرف مڑا

"بس فائنل فنشنگ" وہ اپنا کفگیر گھماتے ہوئے بولی

تقریباً ایک بجے کے قریب وہ لوگ آئے

"ایک, دو, تین چار, پانچ..." ناعمہ گنتی جا رہی تھی اور آنکھیں پھیلتی جا رہی تھیں

"یہ رشتہ دیکھنے آئے ہیں یا منگنی کرنے...؟" وہ علینہ کے کان میں گھسی تھی,

جھٹ پٹ جوس لیجایا گیا اور اس کے بعد سٹارٹر... زبیر اور حمزہ پوری طرح ناعمہ کی سپردگی میں تھے

"او جی اللہ کا بڑا شکر ہے... اپنی زمین ہے ہماری, گھر کی گندم ہے, ہر سال لاکھوں کی جاتی ہے, گھر کا چاول ہے, ہر سال لاکھوں کا جاتا ہے, گھر کی بھینسیں ہیں, لاکھوں کا دودھ دہی ہوتا ہے, گھر کی مرغیاں ہیں, لاکھوں کے انڈے..." رفیق

صاحب شروع ہو چکے تھے

"امی..."علینہ رونے والی ہو گئی, رخسانہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ لپک کے میاں کی زبان پکڑ لیتیں

"اور کیا جی... ہماری علینہ میں ماشاءاللہ سارے گن ہیں, کالج سے پڑھی ہوئی ہے, سلائی کڑھائی بھی کر لیتی ہے, یہ سب کچھ اسی نے بنایا ہے, سارا گھر چمکائے رکھتی ہے, روز پلاٹوں کی گھاس کاٹتی ہے, اے بڑی بڑی روٹیاں بناتی ہے, یہ خربوزے اور تربوز بھی اسی نے بوئے تھے..."اب کے زرینہ چوہدری کی باری تھی

"امی..."علینہ نے ٹھوکے مار مار کے رخسانہ کی پسلیاں زخمی کر دیں

"زرینہ... جا دیکھ کھانا لگوا" یاسمین بمشکل اسے وہاں سے کھینچ کر لے گئیں

"ابو... ادھر آنا, کوئی باہر بلا رہا ہے" زبیر کے پاس یہ ہی واحد حربہ تھا

"اوئے دفع ہو... کوئی وی نہیں ہے, ایویں..." وہ بولے, زبیر بیچارہ شرمندہ سا ہو گیا

بڑی ہی مشکلوں سے ساری صورتحال قابو کر کہ انہیں کھانا وانا کھلایا اور رخصت کیا ادھر انہوں نے دروازے سے باہر قدم رکھا, ادھر رخسانہ کی بس ہو گئی, پچھلے دو گھنٹے سے سر پر لیا ریشمی کا مدار دوپٹہ کھینچ کر چارپائی پر پھینکتے ہوئے وہ رفیق صاحب کی طرف مڑیں

"او چوہدری... چل جا کہ دھاریں نکال اور لاکھوں کا دودھ لیکر آ, علینہ اپنے باپ کو بالٹی لا کر دے, لاکھوں کا دودھ لیکر آئے گا یہ, اور یہ پکڑ ڈبہ, اس میں لاکھوں کے انڈے بھی بھر کر لا, جلدی کر," وہ پھنکار رہی تھیں

"اوئے میں تو ویسے ہی..." ان سے بات نہ بن پڑی

"گھر کا دودھ, گھر کے انڈے... او شیخی خورے... پوری سردیاں گزر گئیں ہمیں 25 روپے کا انڈہ منگوا کر کھاتے ہوئے, کہہ دیتا گھر کی مچھلیاں ہیں, لاکھوں کی جاتی ہیں, گھر کے تیتر بٹیر ہیں, صبح و شام سیخوں پر چڑھاتے ہیں, گھر کی مکھیاں ہیں, ہر وقت مار مار کہ کھاتے ہیں..." وہ کہتی چلی گئیں, حمزہ, زبیر اور ناعمہ ہنس ہنس کر

لوٹ پوٹ ہو رہے تھے

"اور تو..." انہوں نے زرینہ کی چٹیا پکڑ لی

"اگلی دفعہ آنے والوں کو یہ کہیں کہ یہ سارا مکان بھی علینہ نے ہی کھڑا کیا ہے گارے مٹی کو ڈھو ڈھو کر, خود ہی مستری بن کر اینٹیں لگائی ہیں اس نے, خود ہی دن رات ایک کر کے پلستر کیا ہے" وہ اسے زور زور سے جھٹکے دے رہی تھیں, رفیق صاحب نے باہر جانے میں ہی عافیت جانی, زرینہ بکتی جھکتی اوپر چلی گئی

"امی... مجھے نہیں لگتا یہاں بھی ہو گا" علینہ نے دھیرے سے خدشہ ظاہر کیا تھا, رخسانہ بس ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گئیں

پچھلے دو سالوں میں وہ علینہ کے لئے کوئی دس رشتے دیکھ چکے تھے, چوہدری ہاؤس دادا جی کے دو بیٹوں کا مشترکہ گھر تھا

بڑا رفیق چوہدری, رخسانہ کا شوہر, بڑا اویس, اس سے چھوٹی زرینہ جو شادی شدہ تھی اور اپنے شوہر اور دو بچوں کے ساتھ اوپر رہتی تھی, تیسرے نمبر پر زبیر اور

چوتھے پر علینہ, رفیق سے چھوٹا شفیق تھا جو لاہور میں ملازمت کرتا تھا, اس کا بڑا بیٹا شمس تھا جو دادا جی کی آدھا ایکڑ (بقول رفیق کے لاکھوں کی) زرعی اراضی پر کام کرتا تھا, وہ زرینہ کا شوہر تھا, اس سے چھوٹا حمزہ اور سب سے چھوٹی ناعمہ... حالانکہ رخسانہ کو علینہ کا رشتہ دیکھنے کے لئے اتنا خوار ہونے کی ضرورت نہیں تھی, زبیر اور علینہ کا جوڑ بالکل پرفیکٹ تھا لیکن بقول ان کے وہ چھ سال پہلے ماضی میں کی گئی غلطی کو دوبارہ نہیں دہرائیں گی

.....

وہ سب نفوس رات کے کھانے کے لئے جمع تھے, رخسانہ کا چہرہ ستا ہوا تھا, رفیق صاحب بس ادھر ادھر کی سناتے جا رہے تھے, جو لوگ علینہ کو دیکھنے آئے تھے انہوں نے اویس کو کال کر کہ انکار کر دیا تھا, وہ بیچاری پژمردہ سی دروازے سے ٹیک لگا کر کھڑی تھی

"او چلو دفع کرو, اللہ کوئی اور سبب بنا دے گا" رفیق صاحب کو رخسانہ کی خاموشی

حد درجہ کھل رہی تھی

"وجہ کیا بتائی انہوں نے؟" یاسمین نے پوچھا

"کہتے لڑکی موٹی ہے اور باپ شیخی خورہ" اویس نے صاف کہہ دیا

"میں تو پہلے ہی کہتا ہوں کہ اسے کم ٹھنسوایا کریں, بندہ ایک وقت کا کھانا بھی کھائے تو کیا ہے... نہیں یہ تو کھانے بیٹھے تو ایسے کھاتی ہے جیسے سو سالوں ک ایک ساتھ کھا رہی ہو, علینہ بیٹے وہاں کیوں کھڑی ہے... یہاں آ... یہ دیکھ چاول اور رائیتہ... بھر پلیٹ میرا بچہ... بلکہ پتیلہ اٹھا کر اپنی کمر کے ساتھ باندھ لے, ساتھ میں بنا لسی... چنگا میٹھا ڈال کے اور آٹھ دس گلاس خالی کر جا... چل شاباش" اویس کی زبان اول تو شروع ہوتی نہیں تھی لیکن جب ہو جاتی تھی تو پھر رکتی نہیں تھی

"بس کر... اس سے موٹی لڑکیوں کے رشتے بھی ہو جاتے ہیں" رخسانہ نے کہا

"میری ایک گل سن لو..." آئیندہ کوئی بھی رشتہ دیکھنے آیا, تیرا باپ ان کے پاس نہیں بیٹھے گا" رخسانہ نے کہا

"بس میرے سے ہی تکلیف ہے اسے..." وہ پھٹ پڑے

"تیری کالی زبان سے تکلیف ہے مجھے... بندہ بڑھکیں نہ مارے تو چین کی نیند نہیں آتی بھلا..." وہ بولیں

"میرے نال بکواس نہ کر..." وہ تپ گئے

"امی بس کر..." زبیر نے انہیں خاموش کروادیا, علینہ کھڑی آنسو گرائے جا رہی تھی

"امی میرا ایک دوست ہے, ادھر فیکٹری میں میرے ساتھ ہوتا ہے, وہ بس دو بہن بھائی ہیں, باپ انتہائی بیمار رہتا ہے, ماں فوت ہو گئی ہے, اس نے آج مجھ سے بات کی ہے علینہ کے رشتے کے بارے" اویس نے کہنا شروع کیا

"کون اویس بھائی...؟ حاتم...؟" زبیر نے پوچھا

"او یار بیچ میں نہ بولا کرو, زہر لگتی ہیں مجھے یہ گندی عادتیں" وہ اتنی سی بات پر ہی تڑخ گیا

"نام ہی پوچھا ہے..." زبیر بوکھلا سا گیا, اویس نے اسے رکھ کے گھورا

"اس کی عمر تھوڑی زیادہ ہے امی..." اویس ہچکچا رہا تھا

"کتنے سال کا ہے...؟" رخسانہ نے پوچھا

"اکتیس سال... علینہ سے سات سال بڑا ہے" اویس نے کہا, رخسانہ چپ سی ہو گئیں

اتنی عمر کیسے گزر گئی...؟ویاہ کیوں نہیں کیا؟" رخسانہ نے پوچھا

"امی اس کا رشتہ طے ہوا تھا ایک جگہ لیکن... شاید اس کی بہن کا کوئی مسئلہ بن گیا تھا, اس کی دو بڑی بہنیں ہیں" اویس نے کہا

"اوپتر عمر سے کچھ نہیں ہوتا, تیری ماں بھی تو عمر میں مجھ سے بڑی تھی" رفیق صاحب نے رخسانہ کی دم پر پاؤں رکھ دیا

"اچھا... کتنے سال کا کا کا تھا تو چوہدری؟" وہ بھڑک گئیں

"ہن مینوں یاد نہیں پر..." رخسانہ نے ان کی بات کاٹ دی

www.novelsclubb.com

"ڈیڑھ مہینہ چھوٹا کا کا تھا تو مجھ سے, میں نے ہی آکر تجھے چلنا سکھایا تھا, تیری پوٹیاں دھوتی رہی ہوں میں" رخسانہ تن فن کرتے ہوئے بولیں, زبیر اور حمزہ سر نیچے کئے ہنس رہے تھے

"ابو... یار جا باہر چلا جا" اویس تنگ آ گیا

"میں تو نہیں جاتا کہیں بھی... جب دیکھو باہر چلا جا" انہوں نے سگریٹ سلگائی تھی

"او تہاڈا بھلا ہووے... چاچا جی سگریٹ بند کرو, بند کرو, اوئے توبہ" نہ جانے ابھی حمزہ کی ناک تک دھواں گیا بھی تھا یا نہیں

"ابو یار روٹی تو کھا لینے دیتے" زبیر نے اپنی پلیٹ اٹھائی اور باہر نکل گیا

"کہا کہوں اسے پھر؟" اویس نے پوچھا

"بلا لے... اسے بھی دیکھ لیتے ہیں" رخسانہ نے ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے کہا تھا

"اب ایک بات تو بھی سن میری, فرزانہ آئی تھی آج, تیرے لئے ایک رشتہ بتا کر گئی ہے..." رخسانہ نے کہا, شوق کا مارا حمزہ ناک پر صافہ لپیٹ کر وہیں جم کر بیٹھا تھا

"امی میں نے نہیں کرنی ابھی..." رخسانہ کو غصہ آگیا

"اویس تیس سال کا ہو چلا ہے تو... تیس کے بعد کنواریاں نہیں ملیں گی پھر, شکل ہمیشہ تو ایک جیسی نہیں رہے گی نا... اور میری ایک بات کان کھول کر سن لے, میں نے زرینہ کی شادی تجھ سے پہلے کر دی سو کر دی, علینہ کی شادی تیرے ساتھ کرنی ہے سمجھا" وہ بولیں

"رشتہ تے دس دیو سرکار..." رفیق صاحب کش پر کش لگا رہے تھے

"مراد آباد سے ہے رشتہ, دو بہنیں اور ایک بھائی, ماں ہیلتھ ورکر ہے, باپ فوت ہو گیا, لڑکی نے ایم اے کیا ہوا ہے اور کسی پرائیوٹ سکول میں پڑھاتی ہے, بھائی نے اپنی چکی لگائی ہوئی ہے" رخسانہ بتاتی چلی گئیں, اویس سر جھکائے سنتا رہا

"لڑکی کی تصویر دکھا کر گئی ہے وہ, سوہنی ہے کڑی, پڑھی لکھی بھی ہے" انہوں

نے کہا

"اور فیر یتیم بھی ہے... ثواب بھی ملے گا" رفیق نے کہا

"تو چپ کر جا... میں بھی یتیم ہی تھی, کتنا ثواب ملا تجھے؟" وہ بولیں

"ثواب کی تو پنڈیں (بوریاں) ہیں جو میرے کندھوں پر رکھی ہوئی ہیں" وہ بولے,

رخسانہ بس انہیں گھور کر رہ گئیں

"دیکھ آئیں پھر اسے؟" انہوں نے اویس سے پوچھا

"دیکھ لیں..." وہ کھانا ختم کرتے ہوئے بولا تھا

.....

رخسانہ, رفیق, یاسمین اور حمزہ... یہ چار نفوس آج اویس کا رشتہ دیکھنے جا رہے تھے, جانا تو زبیر کو تھا لیکن اسے تین بجے چھٹی ملتی تھی, وہ بیچارہ نادرہ میں کمپیوٹر آپریٹر تھا, سو حمزہ کی ڈیوٹی لگائی گئی اور اس کا یہ حال تھا جیسے رشتہ اویس کا نہیں... اسی کا دیکھنے جا رہے ہوں

www.novelsclubb.com

کوئی سو مرتبہ اس نے اپنی شرٹ پر پانی چھڑک کر استری پھیری, پینٹ کو استری کرنے کھڑا ہوا تو دوپہر ہو گئ

"چل بس کر... جا کے نہا لے اب" ناعمہ اور علینہ نے بمشکل اسے واش روم میں دھکیلا

"اوئے اویس... اپنے باپ کو سمجھا لے کہ وہاں جا کر زبان بند رکھے, کوئی ضرورت نہیں ہے خوامخواہ بکواس کرنے کی" رخسانہ کو رفیق پر کوئی بھروسہ نہیں تھا

"امی میں نے بھی جانا تھا..." زرینہ نے ایک بار پھر تان اٹھائی

"ایسا کر لاڈو رانی... تو اور تیرا باپ ہی چلے جاؤ, میں رہنے دیتی ہوں" رخسانہ بولیں

"چلو, یہ گئی تو ہو گیا اویس بھائی کا رشتہ" علینہ نے کہا

"کیوں...؟ مجھے کیا ہے؟ رعشہ ہے مجھے, کیڑے پڑے ہوئے ہیں مجھے, ناک چوتا

ہے میرا یا خارش پڑی ہے مجھے...؟" وہ علینہ پر چڑھ دوڑی

نابی بی مسئلہ تیری خارش یا کیڑوں کا نہیں ہے, مسئلہ تو تیری زبان کا ہے, آٹھ گز لمبی کالی زبان... جس کے آگے تو نے سو فٹ گہرا کنواں کھود رکھا ہے" علینہ کونسا اس سے کم تھی

"میں کہہ رہی ہوں بکواس بند کرلے..." زرینہ ایک دم اس کی طرف بڑھی

"نہیں کرتی بکواس بند... کیا کرلے گی؟ تیری وجہ سے ٹکے ٹکے کے لوگوں کی بکواس سننا پڑتی ہے, ہر بار ریجیکٹ, ہر بار ریجیکٹ... خود تو یہ سب ہوا نہیں تیرے ساتھ" علینہ کا غبار نکلنے کو تیار تھا

"ہاں... جو میرے ساتھ ہوا وہ بڑا ٹھیک تھا, بہت سکھی ہوں میں, سارا دن گھر والوں کے ٹھڈے... ساری رات شوہر کے ٹھڈے..." وہ پھٹ پڑی

"الٹا بول گئی ہے تو زرینہ بی بی... یوں کہہ کہ سارا دن گھر والوں کو ٹھڈے اور ساری رات شوہر کو ٹھڈے" علینہ آگے کو آئی

www.novelsclubb.com

"او...بس کرو, خبردار جواب دونوں میں سے کوئی بولی...اے زرینہ چل اوپر"

یاسمین نے گھرک کے زرینہ کواوپر دھکیلا

"اوئے منڈیا بس کر...نکل آاب باہر"رخسانہ کی بس ہو گئی تھی

خدا خدا کر کے قافلہ گھر سے نکلا

حسب معمول پر تپاک استقبال...پھر چائے اور لوازمات اور آخر میں مس رملہ فاطمہ کی اینٹری

"اسلام علیکم..."وہ دھیمے سے کہتے ہوئے یاسمین کے ساتھ بیٹھ گئی تھی, عین سامنے رخسانہ اور حمزہ بیٹھے تھے, دائیں طرف رفیق صاحب اور رملہ کا چھوٹا بھائی بیٹھا ہوا تھا

حال, احوال پوچھنے کے بعد رخسانہ نے ساتھ بیٹھے حمزہ کو ذرا سی کہنی ماری تھی, ظاہر ہے وہ آیا کس لئے تھا ساتھ

"کوالیفیکیشن کیا ہے آپ کی رملہ...؟"اس نے پوچھا

"ایم اے اکنامکس..."

"اچھا... کہاں سے کیا ایم اے؟"

"ساہیوال سے..."

"اب کیا کرتی ہیں؟"

"ایک پرائیوٹ سکول میں جاب کرتی ہوں"

"اچھا, صحیح...ماشاءاللہ"

"یہ میرا چھوٹا بیٹا ہے...ابھی اس کا بی کام مکمل ہوا ہے, لیب ٹیکنیشن ہے یہ"

یاسمین نے کہا, وہ بس دھیرے سے مسکرادی

بہر حال حمزہ نے اس کا پورا انٹرویو لیا تھا, رخسانہ بے حد مطمئین تھیں

شام چار بجے ان لوگوں کی واپسی ہوئی, رفیق صاحب نے اپنی زبان کو لگام دے کر

ہی رکھی, جیسے ہی گھر پہنچے, ایک نئ خبر

اویس کا دوست اور اس کی بڑی بہن آئی ہوئی تھی

"اوئے... آج کیوں بلایا انہیں؟" رخسانہ حواس باختہ سی ہو گئیں

"مجھے کیا پتہ آپ نے آج رشتہ دیکھنے جانا ہے" وہ بولا

"بھلکڑ انسان... رات ہی تو بتایا تھا تجھے" وہ سر پر دوپٹہ لیتے ہوئے بولیں

"اچھا جائیں اب اندر..." اویس نے انہیں اندر دھکیلا

"زرینہ کہاں ہے؟" یاسمین نے ناعمہ سے پوچھا

"اوپر ہیں... اویس بھائی اوپر دروازے کو تالا مار آئے ہیں" ناعمہ ہنسی

"یاسمین..." رخسانہ نے آواز دی تھی

"رفیق اندر نہ آئے... حمزہ سے کہہ اسے باہر ہی رکھے" انہیں انتہائی پریشانی تھی

"بھابھی کوشش کرتی ہوں باقی پتہ نہیں" یاسمین نے کہا, بہر حال... جیسے تیسے حمزہ نے رفیق صاحب کو اندر نہیں جانے دیا, وہ لوگ کچھ دیر بعد چلے گئے, رات کے کھانے پر محفل جمی

"اویس بھائی یار قسم سے اتنی کمال کی لڑکی ہے کہ کیا کہنے, پیاری بھی ہے, ایم اے

کیا ہوا ہے, قد بھی ٹھیک ہے, سلم سمارٹ سی ہے..."حمزہ رطب اللسان تھا

"ایڈی وی کوئی نہیں... قد پورا سا ہی ہے, لمبا تو نہیں ہے قد, شکل بھی اپنی علینہ جیسی ہی ہے"رفیق صاحب نے رنگ میں بھنگ ڈالا

"تو میری شکل پی لعنتیں برس رہی ہیں کیا؟"علینہ تڑخ گئی

"نہیں میرا مطلب..."رخسانہ نے ان کی بات کاٹ دی

"اوئے چوہدری... کوئی خدا خوف کر, جوان دھی گھر بیٹھی ہے اور تو دوسروں کی بیٹیوں میں نقص نکال رہا ہے, مجھے بتا کیا کمی ہے اس لڑکی میں...؟اور کتنا لمبا قد ہو, فیر بانس لا کہ کھڑے کر لے ویڑے میں"وہ بھڑک گئیں

"اوہ چھڈو...ماں ہیلتھ ور کر ہے ان کی"دوسرا اعتراض

"تیری ماں کیا تھی؟بول ذرا... باپ تو ہے نہیں ان کا, پالنا کس نے تھا انہیں"وہ بولیں

"چاچا جی ایویں اعتراض جڑے جا رہے ہیں, اچھی بھلی فیملی ہے وہ اویس...بس تو

ہاں کر "حمزہ فل ٹائم امپریس ہو چکا تھا

"خوامخواہ کے اعتراض کر ناخدا کی ذات کو بھی ناپسند ہے پتر...ایویں کسی کی ذات میں نقص نکالنے کا کیا فائدہ, فیملی ساری پڑھی لکھی ہے, لڑکی بالکل پرفیکٹ ہے" رخسانہ نے کہا

"اوکے پھر...؟"حمزہ نے پوچھا,اویس سب کو ایک نظر دیکھ کر دھیرے سے مسکرا دیا

"ویر ساڈا گھوڑی چڑھیا"حمزہ اور زبیر نے تان ملائی تھی

.....

www.novelsclubb.com

قدرت شاید مہربان تھی... سبھی الٹے کام سیدھے ہونے لگے تھے

سبھی اٹکے کام مکمل ہونے لگے تھے

سبھی ادھورے کام پورے ہونے لگے تھے

رملہ کے گھر والے آکر اویس کو دیکھ گئے, بظاہر دیکھنے میں کوئی کمی تو نہیں تھی اس

میں, پانچ فٹ نو انچ قد تھا, اچھی شکل وصورت تھی, عمر نے بھی ابھی تیس کا عدد کراس نہیں کیا تھا, چار سال ہو گئے تھے اسے ایک ٹیکسٹائل فیکٹری میں سپر وائزر کی نوکری کرتے ہوئے, اتنا کما لیتا تھا کہ اپنی فیملی کو سپورٹ کر سکے, رملہ کی تصویر دیکھ کر اس نے اوکے کر دی تھی, رملہ کے گھر والے اس کے ہاتھ پر پیسے بھی رکھ گئے تھے, اب رخسانہ اور رفیق کی باری تھی

ہمیشہ کی طرح رات کے کھانے کے بعد سب جمع ہو گئے, اس بار دادا جی بھی مجمع کا حصہ تھے, شفیق بھی آیا ہوا تھا

"دن اتوار کا...اور کوئی دن نہیں" ظاہر ہے سب نوکری والے تھے

"کون کون جائے گا...؟" سب سے اہم سوال, لائن میں سب سے پہلے نمبر پر زرینہ چوہدری کھڑی تھی جسے رخسانہ نے دھنگیڑ کر سب سے آخر میں کر دیا

"تو پہلے بھی جا چکا ہے" حمزہ کا پتہ ختم

اویس تو خیر کسی صورت نہیں جا سکتا تھا

اب کمپیٹیشن آیا علینہ اور ناعمہ میں... دونوں میں وہ معرکہ کارزار ہوا کہ الامان الحفیظ... بازی ناعمہ کے حصے آئی کیونکہ اگر علینہ جاتی تو زرینہ بی بی کیسے پیچھے رہتیں...؟

رخسانہ بیگم فل ٹاس رفیق صاحب کا پتہ بھی کاٹنے کے درپے تھیں لیکن... وہ باپ ہونے کے ناطے بچ گئے

اتوار والے دن بارہ بجے کے قریب وہ سارا ٹولہ دو عدد موٹر سائیکلیوں پر سوار وہاں جا اترا

رملہ نے گلابی رنگ کا انتہائی نفیس سا لان کا سوٹ پہن رکھا تھا, چہرے پر بالکل نہ ہونے کے برابر میک اپ اور لبوں پر ہلکی گلابی سی لپ اسٹک تھی, گلابی رنگ کا شیفون کا دوپٹہ سلیقے سے سر اور کندھوں پر سیٹ کیا ہوا تھا, سفید اور گلابی رنگ کے اوپن شوز میں اس کے سپید پیر نمایاں نظر آ رہے تھے

زبیر اور ناعمہ تو پہلی نظر میں ہی واری صدقے ہو گئے

"اوجی دولت کا کیا ہے... آنی جانی شے ہے, آج ہماری کل تمہاری, پیسوں کی کوئی کمی ہے جی... منڈے صبح وشام فروٹ لیکر آتے ہیں, فریج بھری ہوتی ہے... گرمیوں میں آم, آلو بخارے, خوبانی, سردیوں میں کنوؤں کے تھیلے... ساڈا ایک کمرہ تو کنوؤں کے واسطے ہی رکھا ہوا ہے, گھر کی سبزیاں, گھر کا دودھ..." رفیق صاحب کی ٹرین ٹریک پر چڑھ چکی تھی

"چوہدری صاحب... گلاں گھٹ کرو تے جیب ڈھیلی کرو اور پیسے نکالو" رخسانہ نے بڑے ہلکے پھلکے انداز سے انہیں بریک لگائی

"آپھڑو جی... کنے لینے آ" وہ ایک کے بعد ایک ہزار ہزار کے نوٹ انہیں پکڑاتے چلے گئے, شیخی پن کی کوئی انتہا تھی

"ابو جی... بس کرو, اسی کیڑا فیر نئیں آنا" زبیر اٹھ کر ان کی طرف آیا

"ابو جی بس کرو... خدا دا واسطہ ای" وہ باپ کے کان میں گھسا تھا

رخسانہ نے رملہ کے ہاتھ پر پیسے رکھ دیئے

"اگر آپ برا نہ منائیں تو آپی کی ایک تصویر بنالیں؟" ناعمہ نے پوچھا, رملہ کی امی نے اثبات میں سر ہلادیا, ناعمہ نے پہلی تصویر کھینچی... پھر دوسری, پھر تیسری

"ناعمہ پلیز... صرف ایک تصویر... حالانکہ ضرورت اس کی بھی نہیں ہے لیکن چلیں کوئی نہیں, پلیز یہ دسیوں تصویریں مت بناؤ" وہ بڑے سبھاؤ سے بولی تھی

"ناعمہ بس کرو..." زبیر نے اسے تنبیہہ کی تھی

"ایڈی کوئی گل وی نہیں ہے جی..." رفیق صاحب ہوں اور پسوڑی نہ پڑے

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں انکل... واقعی یہ اتنی بڑی بات نہیں ہے لیکن... میرے لئے ہے, سوائے ایک لڑکے کے پورا خاندان ہی لڑکی کو دیکھنے آتا ہے لیکن اسے پھر بھی تصویر دیکھنی ہوتی ہے, اسے کسی کی آنکھوں پر اعتبار نہیں ہوتا... ماں باپ کی بھی نہیں, تصویر ناگزیر ہو گئی ہے... اور پھر اکتفا صرف تصویر پر نہیں ہوتا... تصویریں چاہیے ہوتی ہیں" وہ کہتی چلی گئی

"دیکھیں رملہ مجھے دین کی بہت زیادہ سمجھ تو نہیں ہے لیکن لڑکا اور لڑکی شادی سے

پہلے ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں... یہ اختیار تو مذہب نے بھی دیا ہے" زبیر نے کہا

"کب دیا ہے؟ کس صورتحال میں دیا ہے؟ جب سب کچھ طے ہو جائے تو دیا ہے زبیر بھائی, پہلی بار لڑکی دیکھتے ہی نہیں دیا, مجھے دیکھنے دسیوں لوگ آئے ہیں تو کیا اسلام نے ان تمام لڑکوں کا مجھے دیکھنے کا اختیار دیا ہے" وہ بولی, زبیر لاجواب ہو گیا

"میری بات کا برا نا منانا پلیز لیکن... رشتہ وہی محرم ہے جو اللہ اور اس کے رسول نے کہہ دیا... اس کے علاوہ کوئی نہیں" وہ دھیرے سے مسکرا کر بولی

"آپ کی فراست کو سلیوٹ ہے رملہ جی..." اسے بالکل برا نہیں لگا تھا

اویس کا رشتہ طے ہو گیا

اگلے ہی دن حاتم کی کال بھی آ گئی, اس کی بہن کو علینہ پسند آ گئی تھی, وہ اویس کو اپنے گھر آنے کی دعوت دے رہا تھا

.....

"آنٹی جی میری امی کی ڈیتھ کو پانچ سال ہو گئے ہیں, ابو جی ہارٹ پیشنٹ ہیں اور ساتھ شوگر کا مسئلہ بھی ہے اسلئے بس گھر پر ہی رہتے ہیں, سب سے بڑی نسرین باجی ہیں ان کی شادی ہو چکی ہے, اس سے چھوٹا میں ہوں اور مجھ سے چھوٹی بہن آجکل جھنگ گئی ہوئی ہے پھپھو کے گھر..." حاتم بتاتا چلا گیا

"تو دوسری بہن کی شادی نہیں کی؟" رخسانہ نے پوچھا, حاتم نے سرسری سا نسرین کی طرف دیکھا تھا

"آنٹی جی کی تو تھی اس کی شادی لیکن... وہ لوگ ٹھیک نہیں نکلے تو طلاق لے لی تھی" حاتم نے کہا, رخسانہ چپ سی ہو گئیں

"امی نے بھی بس اسی کا صدمہ لے لیا..." نسرین نے دھیرے سے لقمہ دیا تھا

"چل کوئی نہیں پتر... اچھے برے لوگ ہر جگہ ہی ہوتے ہیں" رخسانہ نے کہا, اویس بھی ساتھ آیا تھا, کافی دیر تک وہ دونوں بیٹھے آپس میں باتیں کرتے رہے بظاہر دیکھنے میں حاتم میں کوئی کمی نہیں تھی, گندمی سا رنگ تھا اور علینہ سے ذرا ہی

اونچا قد تھا, نین نقش بھی بہت زیادہ خوبصورت نہیں تو اتنے گئے گزرے بھی نہیں تھے, بس ایک عمر کو نظر انداز کر کہ لڑکا ٹھیک تھا

رخسانہ مطمئین تھیں, گھر پہنچے تو صحن کے وسط میں میدان کارزار گرم تھا زرینہ اور شمس کی لڑائی ہو رہی تھی

یاسمین کبھی بہو کو پیچھے کرتیں اور کبھی بیٹے کو... دونوں کی زبانیں آگ اگل رہی تھیں

"امی چھڈ دے مینوں... میں نے آج سارا عذاب ہی ختم کر دینا ہے, اسے قتل کر کے جیل میں سکون کی زندگی گزاروں گا میں" شمس نے کلہاڑی اٹھائی ہوئی تھی, گھر میں صرف یاسمین, علینہ اور نائمہ تھیں

"مار میرے کلہاڑی... مار کے دکھا, میں بھی تو دیکھوں کہ کتنا جگرا ہے تیرا" زرینہ نے زور سے حلق پھاڑا اور خود کو علینہ کی گرفت سے چھڑوا کر آگے کو آئی

"زندگی جھنڈ کر دی میری اس کمینی عورت نے, بولنے تک کی تمیز نہیں ہے اسے,

آج اس کا قصہ ختم کرتا ہوں میں" شمس کلہاڑی لئے تیزی سے اس کی طرف آیا

"شمس...رک جا یار, بس کر, بس کر دے" اویس نے بمشکل اسے روکا

"بے غیرت انسان ہے یہ زمانے کا, سارا دن مشقت کرتا ہے تو میرے پہ احسان کرتا ہے, کماتا ہے تو اپنے بچوں کے لئے کماتا ہے, مجھے کیا دیا ہے اس نے ساری عمر, روٹی اور کپڑا تو لوگ کام والیوں کو بھی دے دیتے ہیں" زرینہ فل آواز میں گلا پھاڑ رہی تھی

"اس کی زبان بند کرا لے امی...ورنہ کاٹ دوں گا آج" شمس زور سے دھاڑا

"اے چل اندر...چل دفع ہو" رخسانہ نے اسے بالوں سے پکڑ کر اندر کو دھکیلا

"ساری عمر اس کنجر کے تلوے چاٹے جانا...مجھ سے شادی کر کہ جو احسان کیا ہے نا اس نے سب پر وہ ساری عمر چکاتے رہنا..." وہ اندر جاتے ہوئے بھی باز نہیں آئی تھی

"زبان بند کرتی ہے یا نہیں..." شمس اس کے پیچھے دوڑا

"شمس میر پتر بس کر... بس کر" رخسانہ نے بمشکل اسے روکا

"ہاں یہ ہی پتر ہے تیرا... میں تو کنجری ہوں, کمینی ہوں, ماتھا چوموا س کا سارے مل کے "علینہ اسے کھینچ تان کر اندر لے گئی لیکن اس کی زبان بند نہ ہوئی

"ناعمہ پانی لیکر آ..." اویس نے اسے چارپائی پر بٹھایا

"لے... پانی پی" وہ اسے گلاس پکڑاتے ہوئے بولا

"اویس یار خدا دی قسم میں نے کسی دن اس عورت کے سر چڑھ کر خودکشی کر لینی ہے میں بتا رہا ہوں" شمس نے کہا

"اوہو یا کی سی...؟" رفیق نے پوچھا

"مجھ سے غلطی اتنی ہو گئی کے میڈم کو آکر پانی مانگ کر ڈسٹرب کر دیا... وہ مہارانی صاحبہ ٹی وی دیکھ رہی تھیں, کہتی جا وہ فریج کھڑی ہے خود ہی پی لے, میں نے کہہ دیا سارا دن ٹی وی ہی دیکھتی ہے اگر اٹھ کہ ایک گلاس پانی پلا دے گی تو مر تو نہیں جائے گی... بس شروع ہو گئی" وہ بولا

اندر زرینہ زار اقطار رخسانہ کے سامنے دھاڑیں مار رہی تھی

"امی خدا دی قسم ابھی اندر داخل نہیں ہوا اور گالی پہلے نکلی اس کی زبان سے, کہتا اے کنجریے اٹھ کے پانی دا گلاس دے دے, امی مینوں بس اے دس دیو کہ میرا قصور کیا ہے...؟میری وہ چھوٹی سی غلطی کیا ساری عمر معاف نہیں ہونی؟" وہ روئے جا رہی تھی

اور یہ پچھلے چھ سال سے ہو رہا تھا

آئے روز ان دونوں میاں بیوی کے دنگے چھڑے ہوتے تھے, آئے روز دونوں کی دھما چوکڑی اور گالم گلوچ, کئی بار دونوں ایک دوسرے کا سر پھاڑ چکے تھے, انہی لڑائی جھگڑوں میں دو بچے بھی دنیا میں آ گئے تھے

.....

رملہ کی امی کی کال آئی ہوئی تھی, اویس کا رشتہ پکا ہوئے چار ماہ ہو گئے تھے اور ان چار ماہ میں نائمہ اور علینہ کے بے حد اصرار پر بھی اس نے اپنی کوئی تصویر نہیں بھیجی

تھی,اویس بضد تھا کہ اسے نہ صرف رملہ کا نمبر چاہیئے تھا بلکہ براہ راست اس سے ایک دفعہ ملنا بھی تھا

"اویس میرے نال زیادہ بکواس نہ کر...میں بالکل اس کی امی کو نہیں کہنا کہ اپنی بیٹی کا نمبر دے,انتہائی بے شرمی والی بات ہے یہ,شادی سے پہلے کونسی باتیں کرنی ہیں تونے اس سے؟"رخسانہ اچھا خاصا برس پڑیں

"امی ایسے ہی تو انڈر سٹینڈ نگ ہوتی ہے"وہ بولا

"کھے تے سواہوندی آ...چپ کر جا"وہ بولیں

"امی اے کیڑی گل ہوئی,میں نے بس تصویر دیکھی ہے اس کی,پوری زندگی گزارنی ہے اس کے ساتھ جب تک بات نہیں کروں گا تب تک کیسے پتہ چلے گا کہ کس طبیعت کی ہے"وہ تڑخ گیا

"اچھا...وہ بھی تو زمانے تھے جب گھونگھٹ اٹھا کر ہی پتہ چلتا تھا کہ شکل کیسی ہے؟"رخسانہ نے کہا

"آہو..جب میں نے تیری ماں کا گھونگھٹ اٹھایا تو میرا تو پورا کمرہ ایسے ہو گیا جیسے اماوس کی کالی رات...اور یہ منجے پر بیٹھی ایسی لگے جیسے کوئی سو سال پرانی بد روح...کالی شا"رفیق صاحب نے ٹھٹھہ لگایا تھا

"ہاں اور اس سو سال پرانی بد روح کے سامنے بیٹھا ابلیس لعین...دجال کی شکل والا...وہ بیچاری اس کو دیکھ کر چیخیں مار مار کر رو بھی نہیں سکی تھی..."رخسانہ نے کہا

"اچھا بس کریں دونوں...امی میں نے بات کرنی ہے"اویس کی سوئی وہیں اٹکی ہوئی تھی لیکن چار ماہ سے رخسانہ اس کی کسی بھی بات پہ کان نہیں دھر رہی تھیں اب بھی سسرال سے کال آئی تو وہ ماں کے پیچھے پڑ گیا

"میں نے بات کرنی ہے رملہ سے..."وہ مسلسل رخسانہ کے کان میں کانا پھوسیاں کرے جا رہا تھا,رملہ کی امی کے بعد فون رملہ نے پکڑ لیا

ایک ایک کر کہ سبھی نے بات کی,زبیر کے بعد حمزہ نے فون پکڑا تو اویس کو چڑھ

غصہ گیا,اس نے جھپٹ کے حمزہ کے ہاتھوں سے فون کھینچ لیا

"ہیلو...اسلام علیکم" وہ فون کان کو لگا کر بولا,ارادہ تو اس کا چھت پر جانے کا تھا لیکن زبیر اور حمزہ نے اسے دائیں بائیں سے جکڑ کر وہیں چارپائی پر گرالیا,ناعمہ اور علینہ اس کے اوپر جیسے پاور پلے لیکر کھڑی ہوئی تھیں

"جی وعلیکم السلام...اب کون ہے؟" انتہائی شیریں سی آواز

"میں اویس بات کر رہا ہوں" وہ بولا,دوسری طرف خاموشی سی چھا گئی

"دیکھیں رملہ میں جانتا ہوں آپ شادی سے پہلے بات کرنے کے حق میں نہیں ہیں لیکن...جہاں پورے گھر کو دو دو منٹ عنائیت کیے ہیں وہاں ایک میں بھی سہی...کیا فرق پڑتا ہے؟" وہ اٹھنے لگا لیکن اٹھنے نہ دیا گیا

"آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں اویس....فرق کوئی نہیں پڑتا,میرا زبیر یا حمزہ سے بات کرنا بھی جائز نہیں ہے آپ سے تو پھر رشتہ طے ہوا ہے,فرق اس سے نہیں پڑتا اویس کہ آپ مجھے کال کر کہ میرا حال چال پوچھیں,فرق اس سے بھی نہیں پڑتا

کہ میں آپ کی کال ریسیو کر کہ آپ کو اپنا حال چال سناؤں... فرق ہر روز صبح و شام یہ حال چال سنانے سے پڑتا ہے, ایک منٹ کی حال چال والی کال کو آدھے آدھے گھنٹے پر محیط کرنے سے پڑتا ہے, میرے سارے دن کی روداد سننے سے پڑتا ہے, آپ نے کال کی اور میں ریسیو نہیں کر سکی اس پر جرح کرنے سے پڑتا ہے, آپ نے کال کی اور میں کہیں اور مصروف تھی اس پر سوال کرنے سے پڑتا ہے, اویس فرق ان بے جا غلط فہمیوں سے پڑتا ہے جو میرے اور آپ کے آپس میں بات کرنے سے پیدا ہوں گی" وہ کہتی چلی گئ

"رملہ میں صرف تھوڑی سی انڈر سٹینڈنگ ڈیویلوپ کرنا چاہ رہا تھا بس..." اویس اس کی بات بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا

"کیسی انڈر سٹینڈنگ اویس...؟ میرا پسندیدہ رنگ کونسا ہے, آپ کا پسندیدہ کھانا کون سا ہے, میری پسندیدہ مووی کونسی ہے, آپ کا پسندیدہ شہر کون سا ہے, کیا یہ سب جاننا انڈر سٹینڈنگ کے زمرے میں آتا ہے؟ نہیں نا... یہ سب چیزیں تو ہم

اپنے فیورٹ سٹارز کے متعلق بھی جانتے ہوتے ہیں تو کیا ان سے ہماری اچھی انڈرسٹینڈنگ ہوتی ہے" رملہ نے کہا

"رملہ آپ شاید میری بات سمجھ نہیں رہیں, میں بس اتنا کہنا چاہ رہا ہوں کہ ہفتے میں ایک آدھ بار ایک دوسرے کا حال چال پوچھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا" اویس نے ایم لمبی سانس بھرتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے اویس... لیکن یاد رکھیے گا کہ ہفتے میں دس بیس بار میرا حال چال پوچھنے سے مجھے فرق پڑے گا" وہ دھیرے سے مسکراتے ہوئے بولی تھی

.....

www.novelsclubb.com

گھر میں منگنی کے ہنگامے شروع ہو گئے تھے, اویس اور علینہ کی منگنی ایک ہی دن رکھی گئی تھی... وقت اور پیسے دونوں کی بچت

اس دن ان سب نے رملہ کی طرف جانا تھا, رخسانہ نے اسے منگنی کے لئے دو عدد جوڑے, جوتے اور بناؤ سنگھار کا سامان بنا کر دیا تھا, اس کے علاوہ گھر کے ہر فرد کی

طرف سے ایک ایک گفٹ تھا, مٹھائی کی ٹوکریاں اور پھولوں کے بکے... دو عدد گاڑیاں بک کروا کر وہ لوگ اویس کی منگنی کرنے پہنچے, پیچھے ایک اکیلا اویس اور اسی سالہ دادا جی

"اویس میرا پتر... دادے کا خیال رکھنا, خود کانوں میں ٹونٹیاں گھسا لے اور دادا بیچارہ باہر دھوپ میں سڑتا پھرے..." رخسانہ نے دروازے تک اسے نصیحتیں کی تھیں

اویس نے ان کے جاتے خود کو اور دادا جی کو ٹی وی لاؤنج میں بند کیا, دروازے کی کنڈی لگائی, پردے برابر کیے اور کانوں میں ٹونٹیاں ٹھونس کر صوفے پر لیٹ گیا خدا گواہ ہے کہ اسی سالہ دادا جی نے شام تک اس ٹی لاؤنج کے پانچ سو چکر لگا لئے لیکن باہر جانے کا راستہ نہ ملا

ادھر وہ ٹولہ لدا پھندا اویس کے سسرال پہنچا, اس بار خطرے کی بات یہ تھی کہ زرینہ اور شمس بھی آئے تھے

رملہ نے ہلکے سبز اور کاسنی رنگ کے امتزاج کا شرارہ سوٹ پہنا ہوا تھا, شارٹ سی موتیوں کے کام والی شرٹ اور ساتھ ہیوی کامدار شرارہ...دوپٹہ اسی طرح سلیقے سے سر پر سیٹ کیا ہوا تھا, اب کی بار میک اپ ذرا زیادہ تھا لیکن نفیس... ہلکی پھلکی جیولری بھی پہنی ہوئی تھی, گولڈن بلاک ہیل والے جوتوں نے پیروں کو قید کیا ہوا تھا

اس کی چھوٹی بہن نائلہ نے اسے لا کر صوفے پر بٹھا دیا

سبھی اسے دیکھ رہے تھے

مسکراتے ہوئے....ستائش سے, اپنائیت سے, محبت سے

حمزہ نے بھی اسے دیکھا

ستائش سے, اپنائیت سے, محبت سے

لیکن...نہ جانے کیوں وہ مسکرا نہیں سکا

وہ اس سے آٹھ دس قدم کے فاصلے پر کھڑا تھا, مسلسل اسے تک رہا تھا

وہ واقعی اتنی حسین تھی یا اس لمحے بس اسے ہی لگ رہی تھی

سب باری باری اس کے پاس جا کر بیٹھ رہے تھے, مٹھائی کھلا رہے تھے, گفٹ دے رہے تھے, وہ سب کو مسکراتے ہوئے شکریہ کہہ رہی تھی, زبیر اس کے پہلو سے اٹھا تو رفیق صاحب نے اسے آواز دے لی

"حمزہ پتر آ جا..."

نہ جانے کیوں...؟ وہ اس کے قریب نہیں بیٹھنا چاہ رہا تھا لیکن... رفیق کے بلانے پر دھیرے سے اس کے برابر میں جا کر بیٹھ گیا

"میرا گفٹ کہاں ہے؟" رملہ نے دھیرے سے مسکراتے ہوئے پوچھا

"یہ اتنا بڑا ڈھیر تو ہے گفٹس کا, میرے دینے یا نہ دینے سے کیا فرق پڑتا ہے" وہ مسکرا نہیں سکا تھا

"فرق کیوں نہیں پڑتا... یہ ڈھیر کونسا تم نے دیا ہے" وہ بولی

"دوں گا کسی دن آپ کو... تحفوں کا پورا ڈھیر" وہ بولا, عجیب سے انداز

سے... رملہ یکلخت چونک گئی, بچی تو تھی نہیں کہ لجہ ہ سمجھ پاتی

"کس دن...؟"اس کے لبوں کی مسکراہٹ یکدم مانند پڑ گئی, ساکت سی نگاہوں سے وہ اپنے ساتھ حمزہ کو دیکھتی رہ گئی

وہ بھی اسی کو دیکھ رہا تھا

بس چند لمحے... پھر جبری سا مسکرا کر اٹھ کھڑا ہوا

شام پانچ بجے وہ لوگ رملہ کو انگوٹھی پہنا کر واپس آ گئے تھے

اگلے دن رملہ کے گھر والوں نے اویس کو انگوٹھی پہنانے جانا تھا, ساتھ ہی حاتم کی بڑی بہن اور دیگر چند ایک رشتے دار بھی مدعو کر لئے گئے

"دوسری بہن نہیں آئی نسرین؟"رخسانہ حد درجہ حیران تھیں

"آنٹی جی اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اسلئے ابھی وہ ادھر ہی ہے... پھپھو کی طرف "نسرین نے بہانہ سا بنا دیا

"اتنی بھی کیا طبیعت خرابی کے اکلوتے بھائی کی منگنی میں بھی نہیں آ سکی" وہ

بولیں, نسرین بات کو گول مول کر گئی تھی

.....

"کیسی ہیں رملہ...؟" وہ اس کی آواز سنتے ہی دھیرے دھیرے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر آ گیا

"جی میں ٹھیک ہوں, آپ کیسے ہیں؟" وہی رسمی سا حال احوال

"رملہ مجھ سے بات کرنا آپ کو جبری تو نہیں لگتا؟" اس نے پوچھا

"مطلب...؟"

"مطلب یہ کہ آپ صرف میرے کہنے پر مجھ سے بات کرتی ہیں, ہمیشہ میں ہی کال کروں تو آپ ریسیو کرتی ہیں, خود سے کبھی ایک ٹیکسٹ بھی نہیں کیا آپ نے..." وہ کہتا چلا گیا

"تو کیا یہ کافی نہیں ہے اویس... آپ کال کرتے ہیں اور میں فوراً ریسیو کر لیتی ہوں یہ کافی نہیں ہے, بجائے اس کے کہ میں خود آپ کو کال کروں, آپ کی کال کا انتظار

کرنا میرے لئے زیادہ خوبصورت ہے, آپ پوچھیں کہ کیسی ہو اور میں کہوں کہ ٹھیک... یہ سب سے زیادہ خوبصورت ہے اویس" وہ بولی

"یعنی پہل ہمیشہ مجھے ہی کرنی پڑے گی... ہے نا؟" اس نے پوچھا

"تو ایسے ہوتا ہے اویس... اور ایسا ہی ہونا چاہیے, مرد کا پہل کرنا ہی اچھا لگتا ہے, بے قرار ہو کر اسی کا کال کرنا اچھا لگتا ہے, اسی کی بے صبری اچھی لگتی ہے... کیا اچھے لگے گا اگر میں پہل کروں؟ نہیں... بالکل نہیں... مرد ہمیشہ پورے حق سے پھول دیتا ہوا اچھا لگتا ہے اور عورت ہمیشہ سر جھکا کر مسکراتے ہوئے اسے لیتی ہوئی اچھی لگتی ہے" رملہ نے کہا

www.novelsclubb.com

"تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ مرد میں صرف چاہنے کے احساسات ہونے چاہئیں... چاہے جانے کا کوئی حق نہیں ہے اس کا...؟" وہ بولا

"کیوں نہیں ہے... میں آپ کا دیا پھول پکڑوں گی تو یہ آپ کو چاہا جانا ہی تو ہوا اویس..." اس نے کہا

اس نہج پر آکر ہمیشہ ان دونوں کی بحث ہو جاتی تھی, اویس اس کی جانب سے بھی اتنی ہی بے قراری کی ڈیمانڈ کرتا تھا جتنا وہ خود تھا... لیکن رملہ متفق نہیں ہوتی تھی, بقول اس کے پہل کرنا ہمیشہ مرد کو ہی زیب دیتا ہے

"تو کیا شادی کے بعد بعد بھی یہ ہی ہو گا رملہ...؟ تب بھی اظہار ہمیشہ میں ہی کیا کروں گا؟" وہ دھیرے سے بولا

"اویس میں یہ ہی کہتی تھی نا کہ شادی سے پہلے ایک دوسرے سے بات کرنے سے صرف غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں" وہ بولی

"چلیں ٹھیک ہے رملہ... خدا حافظ" اویس نے دھیرے سے کہتے ہوئے کال کاٹ دی

پچھلے دو ماہ میں اکثر اوقات وہ ایسے ہی دل مسوس کر کال کاٹ دیتا تھا

شادی کے بعد کیا ہو گا...؟؟؟ یہ سوال ہمہ وقت اس کے ذہن میں گردش کرتا رہتا, رملہ نے اس کی ریکوئسٹ مان کر اس سے بات کرنا شروع تو کر دی تھی لیکن

اس کا بھی ایک وقت تھا, وہ رات گئے اس کی کال نہیں سنتی تھی, ویڈیو کال نہیں کرتی تھی, اپنی کوئی تصویر اسے سینڈ نہیں کرتی تھی, پورا پورا دن آن لائن نہیں رہتی تھی

اویس اس کا سو فیصد وقت صرف اپنے لئے چاہ رہا تھا لیکن ایسا ناممکن تھا

.....

اس دن علینہ کی سالگرہ تھی, حاتم کی بہن کی کال آئی کہ وہ اس کے لئے تحائف وغیرہ لیکر آنا چاہ رہے تھے, اویس نے جیسے ہی گھر میں اناؤنس کیا, ایک افراتفری مچ گئی, ہنگامی بنیادوں پر تیاری کرنا تھی

"اے زرینہ... میری دھی, اچھا سا جھاڑو مار, پوچا مار... ٹھیک ہے... چمکا دے سارا کچھ" رخسانہ کی زبان چینی بنی ہوئی تھی

"امی بس کر... شوگر ہو جائے گی مجھے" وہ سب سمجھتی تھی, جھٹ پٹ علینہ کی ڈینٹینگ پینٹنگ ہوئی, کھانا بنا, ایک بجے کے قریب وہ لوگ آ گئے, رخسانہ, رفیق

اور اویس گیٹ پر استقبال کے لئے کھڑے تھے

سب سے پہلے نسرین اندر آئی, پھر اس کے دو بچے, اور پھر وہ...

سیاہ رنگ کی پیروں تک آتی ریشمی کامدار فراک میں ملبوس, پیروں میں کئی انچ لمبی پنسل ہیل پہنے, چہرے پر میک اپ کا اچھا خاصا کوٹ کیے وہ اندر داخل ہوئی تھی, سیاہ نیٹ کا دوپٹہ بڑی بے فکری سے کندھے پر ڈالا ہوا تھا, لمبے سیاہ ریشمی بال شانوں پر لہرا رہے تھے, اس کے اندر داخل ہوتے ہی خوشبوؤں کا ایک جھونکا اندر آیا تھا

"ہیلو..." وہ اندر آتے ہوئے بولی

"ماشاءاللہ... یہ شرمین ہے؟" رخسانہ نے پوچھا

"ہاں جی..." نسرین نے کہا, رخسانہ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا

"آئیں... اندر آئیں" اویس نے اس کا بھرپور جائزہ لیتے ہوئے اندر کی طرف اشارہ کیا تھا, وہ ایک دل نشیں مسکراہٹ اس کی طرف اچھالتے ہوئے اس کے ساتھ ہو

www.novelsclubb.com

لی

"یہ کون باغ و بہار ہے؟"حمزہ اور زبیر کی باچھیں کھلی جا رہی تھیں

"یہ شرمین ہے, حاتم کی چھوٹی بہن"رخسانہ اپنی اولاد سے واقف تھیں, اس سے پہلے کہ ایک ایک کر کہ وہ سب ان کے کان میں گھستے, انہوں نے بآواز بلند تعارف کروا دیا

"ہائے اللہ آنٹی جی آپ نے تو ایسے تعارف کروایا ہے جیسے میں کوئی راجکماری ہوں"وہ بڑے سٹائل سے مسکرائی تھی

"شرمین آپی آس وقت آپ کسی راجکماری سے کم تو نہیں ہیں"زبیر نے کہا

"اوہو... آپی کس خوشی میں کہا ہے, اتنی بھی بڑی نہیں ہوں تم سے"وہ مصنوعی خفت سے بولی

"گستاخی معاف راجکماری... تو پھر کس طرح پکارا جائے آپ کو؟"زبیر اوچھے سے اوچھا ہوتا جا رہا تھا

"شرمین جی..."اس نے ایک جھٹکا سا مارا,نیٹ کا دوپٹہ ڈھلک گیا,نہ جانے کتنی نگاہیں اس کے آر پار ہوئی تھیں,شرمین نے لاپرواہی سے اسے دوبارہ کندھے پر ڈال لیا

"شرمین آپ ادھر آجائیں..."اویس نے سنگل صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا,اس نے ایک بھرپور نظر اس پر ڈالی,وہ ڈارک گرین کلر کا کرتا شلوار پہنے ہوئے تھا

کھانے کے دوران بھی وہ اویس کے ساتھ والی کرسی پر ہی براجمان رہی,اس بیچارے نے خود تو کیا کھانا تھا,بس اسے ہی اٹھا اٹھا کر دیتا رہا

واپسی پر انہیں دروازے تک چھوڑنے بھی آیا تھا

"تھینک یو سو مچ اویس...آپ کا ویلکم اور کھانا سب بہت زبردست تھا"وہ اس کے برابر میں چلتے ہوئے بولی تھی

"ذرہ نوازی ہے راجکماری..."اویس نے دھیرے سے مسکراتے ہوئے اپنے سینے

پر ہاتھ رکھا,وہ جواباً ہنستے ہوئے اس کے سامنے جھکی,دوپٹہ ایک بار پھر ڈھلکا,ریشمی بال کندھوں سے ہوتے ہوئے آگے کو بکھر گئے

"بائے..."اویس کے دل کی دنیا اتھل پتھل کرتے ہوئے وہ باہر نکل گئی تھی

.....

اویس کی پروموشن ہوئی تھی,اس نے سب گھر والوں کو پارٹی دی تھی,اویس اور علینہ کے سسرال والوں کی طرف بھی مٹھائی بھجوائی گئی,وہ رات کے کھانے سے فارغ ہو کر کمرے میں آیا تو دس بج رہے تھے,اسے امید تو نہیں تھی کہ رملہ اس وقت کال ریسیو کرے لیکن اویس کی قسمت کہ اس نے کر لی

"زہے نصیب...آج ابھی تک جاگ رہی ہو"وہ بولا

"بچوں کے پیپرز چیک کر رہی تھی,اسلئے جاگ رہی ہوں"وہ بولی

"اچھا,اچھا..."اویس بستر پر لیٹتے ہوئے بولا

"آپ کو بہت مبارک ہو اویس...اللہ آپ کو اور کامیابیوں سے نوازے"وہ بولی

"بڑی بات ہے..." وہ بالکل امید نہیں کر رہا تھا کہ وہ اسے مبارکباد دے گی, رملہ اس کا طنز سمجھ گئی

"میں پتھر تو نہیں ہوں اویس..." اسے اویس کا یوں کہنا اچھا نہیں لگا تھا

"میرا وہ مطلب نہیں تھا رملہ..." اویس جلدی سے بولا

"آپ کی پروموشن ہو گی تو کیا مجھے خوشی نہیں ہو گی؟" وہ بولی

"اچھا ایم سوری..." وہ بولا مبادا بات بگڑ ہی نہ جائے

"ایک بات کہوں؟" وہ چند لمحوں بعد بولا

"کہیں؟"

"میں آپ کو الگ سے ٹریٹ دینا چاہ رہا تھا" اویس نے کہا

"وہ کیسے...؟" اس نے پوچھا

"ایک لنچ یا ایک ڈنر..." اویس نے کہا

"کہاں...؟"

www.novelsclubb.com

"کہیں باہر...." وہ بولا

"اویس آپ پتہ کیا کریں...اپنی والدہ سے کہہ کر نکاح کروالیں, پھر آپ جہاں کہیں گے, جب کہیں گے...میں چلی جایا کروں گی" وہ بولی

"اب نہیں جائیں گی؟" اویس نے پوچھا

"نہیں..."

"کیوں؟" اس نے پوچھا

"کیونکہ مجھے ایک نامحرم شخص کے ساتھ ہوٹلنگ کرنا بالکل اچھا نہیں لگتا" وہ بولی

"نامحرم...رملہ میری اور آپ کی شادی ہونے والی ہے" اویس شادی پر ذرا زور دے کر بولا

"ابھی ہوئی تو نہیں ہے نا..." اس نے کہا

"پتہ ہے اویس...بیشک آپ کو میری بات بری ہی کیوں نہ لگے لیکن یہ حقیقت ہے کہ مرد کسی بھی صورت راضی نہیں ہوتا, میں اگر آپ کو ہر بات پر انکار کر دیتی

ہوں تو بھی مسئلہ ہے لیکن اگر میں آپ کی ہر بات مان کر ہر جگہ ساتھ چل دوں تو بھی آپ کو ہی مسئلہ ہو گا اویس... کہ یہ تو شادی سے پہلے ہی اتنا کھل گئی ہے...

آپ نکاح کروائیں جلد از جلد" رملہ نے کہا

"رملہ معذرت کے ساتھ لیکن... آپ بہت کنزرویٹیو ہیں" اویس کو ذرا سا غصہ آ گیا

"مجھے پتہ ہے... خدا حافظ" وہ دھیرے سے کہہ کر کال کاٹ گئی

.....

جاتم اور علینہ کی منگنی کو سات ماہ ہو چکے تھے, حاتم کی کال آتی تھی تو رخسانہ کبھی کبھار علینہ کی بات بھی کروا دیتی تھیں, ظاہر ہے وہ ماں تھیں, جب اپنے بیٹے کا اتاؤلا پن دیکھتی تو محسوس کرتی تھیں کہ دوسرا بھی تو یہ سب چاہتا ہو گا, دھیرے دھیرے شادی کے ہنگامے جاگنے لگے تھے, علینہ کا جہیز, پیٹیاں, چارپائیاں, بستر, کھیس, گدے, رضائیاں, فرنیچر, الیکٹرانکس, کراکری, کپڑے... الغرض

ہر شے...

وہ یوں سمجھ رہی تھی جیسے وہ بیاہ کر مریخ پر جا رہی ہو

"امی میرا ڈول...اور دودھ والی بالٹی..."رخسانہ بازار جا کر وہ لیکر آئیں

"امی صابن دانی...اور نہانے والا ڈبہ "وہ بیچاری اگلے دن جا کر وہ لیکر آئیں

"امی لوٹا تو رہ ہی گیا..."رخسانہ کی بجائے یاسمین کی بس ہو گئ

"خدا کا خوف کر علینہ...لوٹے بھی لیکر جائے گی اب..."وہ پھٹ پڑی

"پتہ نہیں ان کے گھر لوٹا ہو گا یا نہیں..."

دیکھا...وہ فل ٹائم مریخ جانے کی تیاریوں میں تھی

"اچھا...ان کے تو پاخانے بند ہیں نا,انہیں تو حاجت ہی نہیں ہوتی ہو گی"یاسمین تڑخ گئیں

"امی اسے فلش اور تھوڑا سا گارا مٹی بھی دے دے...کیا پتہ ان کے گھر سنڈاس ہی نہ ہو,کم از کم یہ جا کر کھڑا تو کر لے گی"زرینہ نے لقمہ دیا

"تو بکواس بند کر..." علینہ اور زرینہ کا تو چھتیس کا آکڑا تھا

اویس کی شاندار سی بری, جیولری, کاسمیٹکس... آئے روز بازار کے چکر لگتے تھے

اس دن بھی رملہ کے جوتے خریدنے جانا تھا, حمزہ دو گھنٹے کی چھٹی لیکر آیا, اویس نے

انہیں گاڑی بک کروادی تھی, ڈرائیور کے ساتھ حمزہ کو بیٹھے دیکھ کر وہ جھجک سی

گئی, اس نے فیروزی رنگ کے سوٹ کے اوپر سفید بڑی سی چادر لی ہوئی تھی

وہ مسلسل شیشے میں سے پیچھے اسے ہی دیکھے جا رہا تھا, رملہ کو اس کی نظریں عجیب سی

لگیں

دوکاندار نے جوتوں کا ڈھیر لگا دیا, رملہ نے ایک گولڈن جوتا پاؤں میں ڈالا اور جھک

کر سٹریپ بند کرنے لگی

"باجی ایسے نہیں..." دوکاندار آگے کو ہوا اور اس کا پاؤں پکڑنے لگا

"رہنے دو, میں کر دیتا ہوں" حمزہ نے اس کے پاس نیچے بیٹھ کر اس کا پاؤں پکڑا اور

سٹریپ بند کر دی, اس کی انگلیوں کا لمس رملہ کے وجود میں سنسنی دوڑا گیا

"ٹھیک ہے یہ آنٹی..." وہ سٹریپ کھولنے کے لئے دوبارہ جھکی تھی

"لائیں میں کھول دیتا ہوں" وہ بولا

"میں خود کھول لوں گی, دور رہو" رملہ کو غصہ آگیا, حمزہ اس کے سرخ پڑتے چہرے سے نظریں نہیں ہٹا سکا تھا

گھر آکر بھی وہ شام تک نارمل نہ ہو سکا, صورتحال انتہائی عجیب تھی, حالانکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ رملہ اور اویس کا رشتہ طے تھا, کچھ ہی عرصے میں دونوں کی شادی ہو جانی تھی.... وہ رشتے میں اس کی بھابھی تھی لیکن... دل اور ہی طرح ہمک ہمک جاتا تھا, منگنی کے بعد وہ ایک بار بھی رملہ کے گھر نہیں گیا صرف اسلئے کہ وہاں سے واپسی پر اس کا دل اگلے دو دن ادھم مچائے رکھتا تھا

.....

وہ اس دن حاتم کے گھر گیا تھا, اس کا ناپ لینا تھا, حاتم اسے ڈرائینگ روم میں بٹھا کر چائے کا کہنے چلا گیا, اس نے موبائل نکال لیا, پچھلے دس پندرہ دنوں سے اس کی

رملہ سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی,اس بار وہ بھی غصہ تھا,اس کا دل چاہ رہا تھا کہ اس بار رملہ پہل کرے جو فی الحال تو ممکن نظر نہیں آ رہا تھا

کچھ دیر بعد حاتم آ گیا,وہ دونوں گپ شپ لگانے لگے,وہ چائے لیکر آئی تھی سرخ رنگ کی فٹنگ والی شرٹ کے ساتھ کیپری ٹراؤزر جو کہ ٹخنوں سے اوپر جا رہا تھا,دوپٹہ ہمیشہ کی طرح گلے میں,بال کھلے اور فل میک اپ...اس کے ساتھ ہی خوشبوؤں کے جھونکے بھی اندر آئے تھے

"اسلام علیکم..."ٹرے میز پر رکھتے ہوئے اس نے سلام کیا تھا,دوپٹہ کندھے پر سے پھسل کر نیچے گر گیا اور کالی زلفیں کمر پر بکھرتی چلی گئیں,اویس نے کھڑے ہوتے ہوئے بڑی گرمجوشی سے جواب دیا تھا,وہ سیدھی ہوئی اور دوپٹہ دوبارہ گلے میں ڈال لیا

"بیٹھیں اویس..."وہ بولی

"چینی کتنی لیں گے؟"وہ حاتم کے برابر والی کرسی پر بیٹھ کر اس کے لئے چائے

بنانے لگی

"میرا خیال ہے اب ضرورت تو نہیں ہے" وہ معنی خیز انداز میں بولا, شرمین بس اسے ایک نظر دیکھتے ہوئے اداسے مسکرادی

"لیں..." اس نے کھڑے ہو کر کپ اویس کی طرف بڑھایا, کپ پکڑتے ہوئے اویس کی انگلیاں اس کی مخروطی انگلیوں سے مس ہوئی تھیں, شرمین ایک بار پھر مسکرادی, اس نے حاتم کو بھی چائے کا کپ پکڑایا

"مبارک ہو آپ کو اویس..." وہ بولی

"تھینک یو..." اویس نے کہا

"بس سوکھا سوکھا..." وہ ہنسی

"آپ بتادیں گیلا کیسے کروں؟" اویس نے مسکراتے ہوئے پوچھا

"کوئی بریانی, کوئی پیزا, کوئی زنگر, کوئی کباب..." وہ کہتی چلی گئی

"جو حکم... جہاں آپ کہیں؟" اویس نے کہا

www.novelsclubb.com

"واقعی...؟"وہ ایک ادا سے ہنسی

"بالکل...آپ جہاں کہیں گی وہیں ٹریٹ پکی...جو آپ کھانا چاہیں"اویس نے کہا

"واہ...یہ ہوئی نا بات...میں بس چینج کر کہ آتی ہوں پھر چلتے ہیں,گاڑی ہے آپ کے پاس؟"اس نے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا

"نو پرابلم...میں منگوالیتا ہوں"اویس بھی کھڑا ہو گیا

"اویس یار...رہنے دے,جو کھلانا ہے گھر پر ہی کھلا دے,اس کی تو فرمائشیں ویسے ہی ختم نہیں ہوتیں"حاتم نے کہا,شرمین کا منہ بن گیا

"یہ کیا بات ہوئی...؟"وہ اس کے ساتھ جانے کے لئے بضد تھی,اگر حاتم نہ ہوتا تو چاہے بائیک پر ہی بیٹھ جاتی...اویس نے حاتم کے منع کرنے کے بعد اسے گھر پر ہی بریانی اور پیزا منگوا دیا

گھر آکر بھی وہ گومگوں سا تھا,رخسانہ نے کئی بار پوچھا لیکن ٹال گیا,اگلے دو,تین دنوں تک یونہی رہا...چپ چپ...کھویا کھویا

جب رخسانہ شادی کی تاریخ کی بات کرتیں... تبھی سر منہ لپیٹ لیتا

آخر ایک دن انہوں نے اسے گھیر ہی لیا, سبھی نفوس جمع تھے

"منڈیا... کی مسئلہ تیرے نال...؟" وہ بولیں

"منگنی تو کروالی... شادی نہیں کروانی؟" انہوں نے پوچھا

"امی ابھی تھوڑا رک جائیں" وہ بولا

"کیوں, نو ماہ ہونے کو آئے ہیں" رخسانہ نے کہا

"میں اور رملہ ایک دوسرے کو ذرا اور سمجھ لیں..." وہ سر جھکا کر بولا

"دیکھ اویس... پتر تو چاہے پانچ سال لے لے, سمجھ وہی ہے جو شادی کے بعد آنی ہے" رخسانہ نے کہا

"اور اویس بھائی رملہ کو سمجھنے کے لئے بھی آپ کو وقت چاہیے, وہ لڑکی تو کھلی کتاب کی طرح ہے, نہ کوئی جھوٹ, نہ دھوکہ, نہ تصنع... سیدھی سادھی سی لڑکی ہے" زبیر نے کہا

"وہ تھوڑی کنزرویٹیو ہے" اویس نے کہہ ہی دیا

"او کی ہندا...؟" رخسانہ تڑخ گئیں

"امی مطلب...ذرا پرانے خیالات کی ہے" وہ بولا

"اویس میرے ساتھ زیادہ بکواس نہ کر... کیا مطلب پرانے خیالات کی ہے, اور کیا کرے وہ...؟ بات کرتی تو ہے تیرے سے؟" رخسانہ بھڑک گئیں

"امی وہ بات نہیں ہے... بات تو کرتی ہے لیکن..." اویس جھجھک گیا

"امی دیکھیں... میں نے اسے کہا کہ میری پروموشن ہوئی ہے تو میں تمہیں لنچ یا ڈنر کرواتا ہوں کہیں باہر... اس نے صفا چٹ انکار کر دیا مجھے اور ایک وہ ہے شرمین... جو اپنے منہ سے ٹریٹ مانگ کر میرے ساتھ ہوٹل جانے کو تیار تھی..." اویس کی دوسری بات پر سب نے چونک کر اسے دیکھا... پھر ایک دوسرے کو دیکھا

"شرمین..." کئی آوازیں ابھری تھیں

"آپ نے اسے لنچ آفر کیا؟" حمزہ کو اچھا نہیں لگا تھا

"ہاں وہ ٹریٹ مانگ رہی تھی تو میں نے کہہ دیا کہ ٹھیک ہے "اویس کو کوئی شرمندگی نہیں تھی

"پھر لیکر کیوں نہیں گئے؟"اس نے پھر پوچھا,پورا گھر خاموش بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا

"حاتم نے روک دیا"

"یعنی اس کے بھائی کو شرم آگئی لیکن آپ کو نہیں آئی..."حمزہ کے کہتے ہی اویس نے اسے گھورا

"زبان سنبھال کر...."وہ انگلی اٹھا کر بولا

"واہ...نو ماہ ہو گئے ہیں آپ کی منگنی ہوئے,اور آپ ایک غیر لڑکی کو لنچ آفر کر رہے ہیں...وہ بھی ہوٹل میں...؟اور پھر کہہ رہے ہیں کہ زبان سنبھال کر"حمزہ کو نہ جانے کیوں اتنا غصہ آیا تھا...ایویں...بلاوجہ

"حمزہ تو چپ کر جا"یاسمین نے اسے گھرکا

"اویس...میری گل سن,قسمت والوں کو ملتی ہے رملہ جیسی لڑکیاں,خوبصورت

بھی اور خوب سیرت بھی... شرمین جیسیوں کا کیا ہے...؟اس جیسی تو ہزاروں ہوتی ہیں... رملہ جیسی ہزاروں میں ایک ہوتی ہے" رخسانہ نے کہا, اویس چپ چاپ سنتا رہا

"دل خراب نہیں کرتے میرا بچہ... اب تو شادی ہونے والی ہے تیری, اس کے بعد جہاں مرضی لیکر جانا اسے, وہ کونسا منع کرے گی" رخسانہ رسان سے کہتی چلی گئیں, وہ بنا کچھ بولے اٹھ کر وہاں سے چلا گیا

چند دن بعد رخسانہ, رفیق اور زبیر جا کر شادی کی تاریخ طے کر آئے تھے

.....

www.novelsclubb.com

اس دن حاتم کی بہنیں علینہ اور حاتم کی شادی کی تاریخ طے کرنے آئی تھیں, ظاہر سی بات ہے پہلے دن اویس کی بارات اور اگلے دن اس کا ولیمہ اور علینہ کی بارات... تیسرے دن حاتم کا ولیمہ

تاریخ طے کر دی گئی, رخسانہ اور رفیق نے بڑا پر تکلف کھانا بنایا تھا, کھانے کے بعد

چائے پیش کر دی گئی

"شرمین کہاں ہے...؟اس کی چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے" رخسانہ کو کافی دیر بعد اس کا خیال آیا

"وہ شاید واش روم گئی تھیں" علینہ نے کہا

"حمزہ دیکھ ذرا وہ کہاں ہے؟" رخسانہ کے کہنے پر حمزہ ساتھ والے کمرے میں دیکھنے آیا لیکن وہ وہاں نہیں تھی, وہ جیسے ہی باہر نکلا, اس کی نظر سامنے لان کی طرف اٹھ گئی, وہ وہاں اکیلی نہیں تھی, اویس اس کے ساتھ تھا, وہ دونوں موتیے کے پودوں کے جھرمٹ میں کھڑے تھے

www.novelsclubb.com

شرمین کے فٹنگ والے لباس میں اس کا سراپا پوری طرح نمایاں ہو رہا تھا, اب کی بار دوپٹے کو کندھے پر آنے کی بجائے صرف کمر کے گرد ڈال رکھا تھا, لمبے بال کندھوں پر بکھرے تھے اور ہوا کے جھونکوں کے ساتھ ساتھ لہرا بھی رہے تھے, بڑی بے تکلفی سے وہ اویس کی باتوں پر مسکرا رہی تھی

حمزہ اویس کو آواز نہ دے سکا, بس ساکت سی نظروں سے دونوں کو دیکھتا رہ گیا

اچانک ہوا کا جھونکا آیا, شرمین کے بال ادھر ادھر اڑنے لگے, کہیں سے ایک آوارہ پتہ اڑتا ہوا آیا اور اس کے بالوں میں اٹک گیا, اویس نے بڑے حق سے اس کے بالوں سے وہ پتہ کھینچ دیا

شرمین نے اسے دیکھا, اویس نے کندھے اچکائے اور دونوں ایکدم ہنس پڑے

حمزہ کی بس ہوئی تھی, وہ پیچھے کو مڑا اور ٹھٹھک گیا, زبیر عین اس کے پیچھے کھڑا تھا

"حمزہ یار یہ تو حد ہی ہو گئی... بس بیک گراؤنڈ میوزک کی کسر رہ گئی ہے" وہ بولا

"اویس بھائی زیادتی کر رہے ہیں رملہ کے ساتھ..." حمزہ نے کہا

"دیکھ ذرا... بندہ پوچھے اسقدر ہنسنے کی کیا تک ہے, آج تک ہمارے سامنے نہ یہ بندہ اتنا ہنس کے دیا" زبیر اس سے متفق تھا, شرمین نے کسی بات پر ہنستے ہوئے اویس کے بازو پر ہاتھ رکھا تھا

"دراصل ایسی لڑکی چاہ رہا تھا یہ... ایسی جو شادی سے پہلے بھی اسے بیوی کے طور پر

مہیا ہو, تبھی تو وہ بیچاری اس کی آنکھوں میں چبھتی ہے "زبیر بچہ تو نہیں تھا....

سب جانتا تھا

"زبیر یار...انہوں نے بعد میں بھی یہ ہی کیا تو...؟ ظاہر ہے یہ چڑیل یہاں آنا جانا بند تو نہیں کرے گی نا...بلکہ بعد میں تو زیادہ آیا کرے گی, رملہ کے سامنے انہوں نے ایسے عشق کی پینگیں بڑھائیں تو...؟"حمزہ دور کی سوچ رہا تھا

"پندرہ, بیس دن ہو گئے ہیں رملہ اور اویس بھائی کی لڑائی ہوئے, چھت پر جا کر تو فون سنتے ہیں, آواز ساری میرے کمرے میں سنائی دیتی ہے, یہ اس سے ہر وقت یہ ہی بات کرتے ہیں کہ آپ کال نہیں کرتیں, آپ بات نہیں کرتیں, آپ ریپلائی نہیں کرتیں, آپ میرے ساتھ لنچ پر چلیں...وہ بیچاری بھلا کیسے منہ اٹھا کر ان کے ساتھ چلی جائے اگلی پردہ کرتی ہے, بھلا یوں ہو ٹلنگ کرتی اچھی لگتی ہے "زبیر پوری طرح رملہ کے حق میں تھا

"زبیر...یار ہم دونوں بات کریں اویس بھائی سے؟"حمزہ نے اس کے کندھے پر

ہاتھ رکھا

"کیا بات؟" وہ بولا

"یہ ہی کہ اگر دل نہیں مانتا تو اس کی زندگی برباد نہ کریں" حمزہ نے کہا

"زندگی تو سمجھ اس کی برباد ہو گئی حمزہ... شادی کی تاریخ طے ہو گئی ہے, اب انکار کیسے ہو گا؟" زبیر نے کہا

وہ دونوں اندر آ رہے تھے, بس ایک دوسرے کی بانہوں میں بانہیں ڈالنے کی کسر باقی تھی

"توبہ... دیکھ ذرا" زبیر تو لاحول پڑھتے ہوئے وہاں سے کھسک گیا

.....

پورے گھر میں ایک کہرام مچا ہوا تھا, اویس کو کال آئی تھی, وہ سیل لیکر اوپر چلا گیا, زرینہ کہیں کپڑے ڈالنے اوپر گئی تھی

اسے لگا وہ رملہ سے بات کر رہا ہو گا لیکن... اس کے منہ سے شرمین کا نام سن کر وہ

تو دنگ رہ گئی

فوری طور پر نیچے نہیں آئی, پہلے پوری تسلی سے اس کی ساری باتیں سنیں پھر نیچے آ کر قیامت قائم کر دی

"امی اس نے منہ کالا کروا دیا ہمارا, کہیں کا نہیں چھوڑا, اگلے مہینے اس کی شادی ہے اور یہ کسی اور سے عشق فرما رہا ہے" وہ اپنی پوری قوت سے گلا پھاڑ رہی تھی

"کس کی بات کر رہی ہے؟" رخسانہ بوکھلا گئیں, مغرب کے بعد کا وقت تھا, زبیر اور حمزہ کچھ دیر پہلے گھر آئے تھے

تہاڈا الاڈلا صاحبزادہ... امی یہ ناک کٹوا دے گا تیری" وہ آنسوؤں سے رو رہی تھی

"کیا ہوا؟" اویس اس کے بین سن کر نیچے اترا

"کس سے بات کر رہا تھا تو؟" زرینہ نے اس کے دو سال بڑے ہونے کا کوئی لحاظ نہ کیا

"میں... وہ رملہ سے..." اویس سے بات نہ بن پڑی

"جھوٹ... سراسر جھوٹ... امی یہ شرمین سے بات کر رہا تھا" وہ زور سے چیخی

"کیا بکواس ہے یہ...؟" اویس کو غصہ آ گیا, زرینہ کے دونوں بچے بلے لیکر ایک دوسرے کے پیچھے دوڑ رہے تھے, دادا جی کو چائے کا آرڈر دیئے آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا, علینہ چائے لیکر آئی تو میدان گرم تھا

"امی خدا دی قسم... میں نے خود اپنے کانوں سے سنا ہے یہ اس شرمین سے باتیں کر رہا تھا, اسے کہتا مجھے ہمیشہ سے تمہارے جیسی لڑکی چاہئے تھی جو میرے برابر چل سکتی" زرینہ سارے راز کھول دینے کو تھی

"اویس...؟" رخسانہ کی آنکھیں پھیل گئیں

"امی میری بات تو سنیں..." اویس کی آواز زرینہ کے شور شرابے میں ہی دب گئی

"امی پوچھ اس سے... اس ڈائن کا نمبر ہی کیوں لیا اس نے؟ کیوں بات کرتا ہے یہ اس سے؟" زرینہ اس پر چڑھ دوڑی

"میری چاتے لے آؤ..." دادا جی چیخے, زرینہ کے چھوٹے بچے نے کھینچ لے بلا

دوسرے کے مارا, وہ آگے سے بروقت ہٹ گیا, بلا ٹھاں رفیق صاحب کے سر میں لگا

"بے غیرت... خبیث.... رک جا" وہ ایک دم مغلظات بکتے ہوئے اس کے پیچھے بھاگ لیے

"بکواس بند کر... چپ ہو جا" رخسانہ نے زرینہ کے تھپڑ جڑا تھا

"تو نے بات کی ہے اس سے؟" رخسانہ نے اویس سے پوچھا

بیک گراؤنڈ میں مسلسل دادا جی کا راگ الپ رہا تھا... میری چا... میری چا ساتھ میں رفیق صاحب کی گالیاں بھی میوزک کا کام دے رہی تھیں

"ہاں لیکن..." رخسانہ کا تھپڑ اس کا گال رنگ گیا

تیس سالوں میں پہلی بار انہوں نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا, اویس سب سے پیارا تھا انہیں... ان کا پرفیکٹ بیٹا, زبیر اور علینہ تو بس ایویں تھے, اویس میں تو جان تھی ان کی.. تیس سالوں میں اس کی ہر جائز, ناجائز پوری کی تھی اس کی لیکن آج...


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ان کے تھپڑ نے ہر طرف سناٹا کر دیا, ہر بندہ دنگ رہ گیا, رفیق صاحب بھی سناٹے میں آ گئے

"کیا لگتی ہے وہ تیری؟" انہوں نے پوچھا, اویس جواب نہ دے سکا

"میری ایک بات کان کھول کر سن لے اویس... میں اس شریف عورت سے شادی کی تاریخ لے آئی ہوں اور اس چھنال کی وجہ سے میں اسے انکار نہیں کروں گی, تیری شادی رملہ سے ہی ہو گی سمجھا... چاہے مجھے علینہ کا رشتہ ہی کیوں نہ توڑنا پڑے" انہوں نے اسے انگلی اٹھا کر وارن کیا تھا

.....

www.novelsclubb.com

اویس اور علینہ دونوں کی شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں, علینہ کا جہیز تقریباً مکمل ہو چکا تھا, باقی دونوں گھروں میں بھی یہ ہی حال تھا لیکن اویس... وہ دن بدن خاموش ہوتا جا رہا تھا, رملہ سے اس کی بات چیت نہ ہونے کے برابر رہ گئی تھی, رملہ نے اویس کی بے توجہی کو شاید اسلئے زیادہ محسوس نہیں کیا کہ وہ بھی شادی کی

تیاریوں میں کافی زیادہ مصروف ہو گئی تھی, رخسانہ کی کڑی دھمکی کے باوجود وہ ہر چوتھے دن شرمین کو کال کرتا تھا, رات کا کھانا کھا کر اپنی ہینڈ فری اٹھاتا اور آخری چھت پر جا چڑھتا, وہاں اس نے ایک ٹوٹی پھوٹی چارپائی ڈال رکھی تھی, بس پھر پوری رات ہوتی اور شرمین جی کی باتیں... جو ہر گزرے دن کے ساتھ اسے رملہ سے دور کرتی جا رہی تھیں, شرمین پوری طرح اسے اپنے جال میں پھنسا رہی تھی اور وہ... الو کا پٹھا پھنستا جا رہا تھا

اس کی اس بے توجہی کو گھر کے سبھی افراد نے محسوس کیا تھا... خاص طور پر حمزہ نے اس رات بھی وہ کھانا ختم کر کے اٹھا تو زبیر نے اسے آواز دے لی

"حمزہ... چل آذر اوا ک کر کے آئیں" وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا

"خیر ہے..؟" حمزہ چونک گیا

"پتہ نہیں..." زبیر کندھے اچکاتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گیا, حمزہ ناچار اس کے برابر ہو لیا

"امی ہم ابھی آئے..." زبیر نے دروازہ بند کرتے ہوئے زور سے کہا تھا, رخسانہ سمیت سب لوگ اندر اویس کی بریاں ٹانک رہی تھیں

"کیا ہوا ہے؟" حمزہ نے اس کے پیچھے آتے ہوئے پوچھا

"رملہ کی کال آئی تھی آج..." زبیر نے کہا

"کہتی اویس کی طبعیت کیسی ہے اب...؟ میں چونک گیا... آفس میں رش زیادہ تھا سو میرے منہ سے نکل گیا کہ انہیں کیا ہوا... وہ تو اچھے بھلے ہیں, کہتی کہ اویس پچھلے تین ہفتوں سے اس کی کال ریسیو نہیں کر رہا... بس میسیج کر دیتا ہے کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ہسپتال ایڈمٹ ہوں" زبیر نے بتایا, حمزہ بس اسے دیکھ کر رہ گیا, وہ دونوں چلتے ہوئے سڑک تک آ گئے تھے

"پھر میں نے کہا کہ شادی کے ہنگامے ہیں اسلئے ذرا مصروفیت ہے اور کچھ نہیں... پھر کہتی ایک بات پوچھوں... مجھے علینہ سمجھ کر سچ بولنا, کیا اویس اس رشتے سے خوش ہیں؟" زبیر نے کہا اور رک گیا

"تو نے کیا کہا....؟"حمزہ نے پوچھا

"میں کیا کہتا اسے... کہہ دیا کہ بہت خوش ہے"زبیر نے کہا

"یعنی علینہ تو نہیں سمجھانا تو نے اسے...."حمزہ نے کہا

"تو کیا کہتا... کہ اویس کا بس چلے تو آج انکار کر دے"زبیر بولا

"میں تو تائی امی کے سامنے کچھ کہتا نہیں ہوں کہ غصے ہوں گی, اویس بھائی ہر چوتھے دن حاتم کے گھر پہنچے ہوتے ہیں, اکثر ہی ان کی موٹر سائیکل وہاں کھڑی ہوتی ہے, ہسپتال سے نزدیک ہی تو گھر ہے حاتم کا... ذرا باہر نکلو تو پتہ چل جاتا ہے, کبھی پیزا, کبھی بریانی... حد ہے یار"حمزہ نے کہا

"کیا کروں؟امی یا ابو سے بات کرنے کا تو کوئی حال ہی نہیں ہے, انہوں نے اویس کو دو چپیڑیں مار کے چپ کروا دینا ہے, ابو نے ویسے اس کے گلے پڑ جانا ہے, زرینہ کا بھی تجھے پتہ ہے... امی سے کوئی بعید نہیں کہ علینہ کا رشتہ بھی توڑ دیں"وہ کافی پریشان تھا

"اویس بھائی سے بات کریں؟"حمزہ نے کہا

"کیا بات کریں گے....وہ صاف مکر جائے گا؟"زبیر نے کہا

"ثبوتوں کے ساتھ کریں گے"حمزہ نے کہا

"ابھی وقت ہے زبیر...ایویں ساری زندگی خود بھی ذلیل ہوں گے اور اس بیچاری کو بھی کریں گے,اس کے ہوتے ہوئے اگر انہوں نے شرمین سے عشق پیچا لڑائی تو زیادہ کام خراب ہو گا"حمزہ نے کہا

"ویسے مجھے یقین نہیں آتا کہ اویس جیسے بندے کی آنکھوں پر پٹی کیسے بندھ گئی, اچھا بھلا سوبر,ڈیسنٹ اور سمجھدار لڑکا ہے پھر بھی جان بوجھ کر اندھا بن رہا ہے, پتہ نہیں اس پیسٹری میں نظر کیا آتا ہے اسے؟"زبیر نے کہا

"کریم ہی نظر آتی ہو گی"حمزہ دھیرے سے ہنسا

"غلط بات ہے یار...شرمین جیسی لڑکیاں کسی کی بھی نہیں ہوتیں,میرے تیرے جیسے کو اسے دیکھ کر سمجھ آجاتا ہے کہ اسے طلاق کیوں ہوئی ہو گی لیکن اویس کو نہ

جانے کیوں کچھ سمجھ نہیں آرہا"زبیر نے کہا

"زبیر یار...بس ایک دو دن رک جا, پھر پوری تیاری کے ساتھ اویس پر یورش کریں گے "حمزہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا

لیکن اس سے پہلے کہ وہ دونوں اویس کو گھیرتے...قسمت الٹا ہی داؤ چل گئ

.....

اس دن رخسانہ, یاسمین اور علینہ بازار آئی تھیں, کچھ علینہ کی بچی کھچی چیزیں خریدنی تھیں اور کچھ گھر کے لئے سامان وغیرہ لینا تھا, ظاہر ہے لڑکے تو سارے اپنے اپنے کاموں پر ہوتے تھے سو وہ رکشہ کروا کر آئیں, دن کا ایک بج رہا تھا جب وہ لدی پھندی دوبارہ بازار سے سٹاپ تک پہنچیں

"بھائی 97 موڑ جانا ہے..."رخسانہ نے پوچھا, رکشے والے نے یوں کرایہ بتایا جیسے رکشہ نہیں ہوائی جہاز ہو, کافی بحث مباحثے کے بعد وہ لوگ رکشے میں چڑھ گئیں

"امی...وہ دیکھنا ذرا...وہ اویس بھائی ہیں نا..."علینہ اور رخسانہ آگے بیٹھی تھیں

"کہاں؟"رخسانہ کی آنکھوں میں پسینہ بھرا پڑا تھا

"وہ دیکھیں...وہ ہوٹل کے سامنے...ہائے اللہ,امی ساتھ تو کوئی لڑکی ہے"علینہ نے ان کے سر پر قیامت پھوڑی تھی,رکشے والے نے رکشہ سٹارٹ کر دیا

"بھائی رک ذرا...رک جا"علینہ فل ٹائم شرلاک ہومز بنی ہوئی تھی

"توبہ ہے...مجھے تو ابھی تک نہیں نظر آیا"رخسانہ تڑخ گئیں

"ہائے اللہ امی...وہ لڑکی تو اویس بھائی کے پیچھے بیٹھ گئی ہے بائیک پر...یا خدا...یہ رملہ تو نہیں ہو سکتی...اس سے تو میری ابھی آتے ہوئے بات ہوئی ہے,وہ تو سکول میں تھی"علینہ نے کہا

"ہاں یہ تو اویس ہی ہے..."رخسانہ کو نظر آ گیا تھا,اویس نے بائیک سٹارٹ کر دی

"بھائی,اس موٹر سائیکل کے پیچھے لگانا جلدی,جلدی"علینہ جوش میں آ گئی

"باجی اس ریس کے الگ سے پیسے ہوں گے"وہ بولا

"بھائی تو بس رکشہ دوڑا... لے لینا پیسے... جلدی کر جلدی" رخسانہ کو بھی اویس کی موٹر سائیکل صاف نظر آ رہی تھی

پچھلی سیٹ پر شاپروں میں دفن ہوئی یاسمین جھٹکے پر جھٹکا کھا رہی تھیں لیکن اس بیچاری کی سن کون رہا تھا

"جلدی بھائی... موڑ لے, موڑ لے" اویس کی بائیک نے ٹرن لے لیا

"امی ادھر کہاں جا رہے ہیں یہ...؟" علینہ حیرانی سے بولی, اویس نے بائیک ایک گھر کے سامنے روک دی تھی, رخسانہ بس پتھرائی ہوئی نظروں سے بائیک پر سے اترتی شرمین کو اندر جاتے دیکھتی رہ گئیں

.....

"وہ چڑیل تیری موٹر سائیکل پر بیٹھی کر کیا رہی تھی؟" رخسانہ کی دھاڑ سے ایک لمحے کو تو ہلا گئی

"اب کیا ہو گیا... کہ اس نے زبان بھی بند کروا دی ہے تیری... میں کچھ پوچھ رہی

ہوں تجھ سے اویس "بس اسے تھپڑ لگنے کی کسر رہ گئی تھی

اس گھر کا ایک مسئلہ یہ بھی تھا کہ شوٹائم کے وقت پورا گھرانہ ہی تماشائی ہوتا تھا

"امی اس کی طبیعت خراب تھی, میں بس اسے..."

"بکواس نہ کر میرے ساتھ... وہ جن حالوں میں تھی وہ طبیعت خرابی والے حال

نہیں تھے اویس "رخسانہ نے اس کی بات کاٹ دی

"امی وہ ہسپتال گئی تھی, واپسی پر حاتم کو دیر ہو گئی تو میں نے اسے گھر چھوڑ دیا بس...

"اویس نے کہا

"میں نے تجھے اور اسے ہوٹل کے سامنے دیکھا تھا..." وہ بولیں

"اسے بس راستے میں جوس پلوایا تھا..." اویس ان سے نگاہیں نہیں ملا سکا

"اویس... ادھر دیکھ... تو اسے لیکر کھانا کھانے گیا تھا نا...؟" انہوں نے اویس کو

جھٹکا دیا

"امی میں..."

"تائی امی اس کی طبیعت بالکل ٹھیک تھی... کچھ نہیں ہوا اسے, حاتم تو صبح سات بجے کا فیکٹری گیا ہوا تھا, یہ جناب پورے دس بجے اس کے گھر پہنچے ہیں, راجکماری کو ساتھ لیا ہے اور اسے لنچ کروایا ہے... پھر واپس گھر چھوڑا ہے... مجھ سے پوچھیں" حمزہ نے بھانڈہ پھوڑ ہی دیا

"تو میری جاسوسی کرتا ہے..." اویس نے اسے گھورا

"میں نے کہا تھا اسے..." رخسانہ نے کہا

"اویس تیری شادی ہونے والی ہے... لچھن دیکھ لے تو اپنے... منڈیا تجھے ہو کیا گیا ہے" رخسانہ تنگ آ گئیں

"امی... میرا دل نہیں مان رہا" وہ دھیرے سے بولا

"پھر ہاں کیوں کی تھی...؟" رخسانہ تپ گئیں

"آپ کو ہی جلدی لگی ہوئی تھی... میں تو راضی ہی نہیں تھا" اس نے سارا مدعا ان پر ڈال دیا

www.novelsclubb.com

"اویس... میں تیرا منہ توڑ دوں گی سمجھا, رشتہ طے ہونے سے لیکر منگنی تک تو تو راضی تھا, جب سے وہ چھنال دیکھی تب سے تیرا دل نہیں مان رہا... یہ کوئی طریقہ ہے بھلا..." یاسمین نے کہا, رخسانہ تو بس حق دق اسے دیکھ رہی تھیں

"اویس بھائی... بس کریں, کارڈز چھپ چکے ہیں, آدھے سے زیادہ تو بانٹ بھی دیئے ہیں, سارے دوستوں کو پتہ ہے, رشتے داروں کو پتہ ہے, سوچیں اب انکار ہو سکتا ہے بھلا...؟ ایک قیامت ٹوٹ پڑے گی رملہ کے گھر والوں پر, اس کی امی کو کچھ ہو گیا تو..." زبیر کہتا چلا گیا

"تو میں کیا کروں...؟ اپنی پوری زندگی برباد کر لوں, نہیں دل کرتا میرا رملہ سے شادی کرنے کو, عجیب و غریب سی لڑکی ہے وہ..." اویس پھٹ پڑا

"اچھا... پھر کس سے شادی کرنے کو دل کرتا ہے تیرا... اس بلا سے... جو آج تیری اور کل کسی اور کی... اس کے انہی کرتوتوں کی وجہ سے طلاق ہوئی ہو گی اسے" رخسانہ نے ایک بار پھر ہمت جمع کی تھی

"امی... میں نے رملہ سے شادی نہیں کرنی" اس نے کہہ ہی دیا

"تیرا تے پیو وی کرے گا" رخسانہ بھی ڈٹ گئیں

"فیر پیو دی ہی کرادیو..." وہ ہر حد پار کر گیا

"اویس..." رفیق صاحب اس پورے معاملے میں پہلی بار دھاڑے تھے, ایک لمحے کو تو اویس کانپ گیا

"آج کے بعد میں تیرے منہ سے انکار نہ سنوں... شادی تیری وہیں ہو گی جہاں طے ہے سمجھا, رخسانہ اور میں کل ہی جا کر حاتم اور اس کی بہن سے معذرت کر کے آتے ہیں کہ ہم علینہ کا رشتہ وہاں نہیں کر سکتے" انہوں نے انتہائی سرد لہجے میں کہا شاید زندگی میں پہلی بار وہ اپنی بیوی کے ساتھ تھے

"ابو..." اویس دنگ رہ گیا

"اس کا موبائل ضبط کرو, شادی تک یہ کسی سے بات چیت نہیں کرے گا, حمزہ اس پر پوری نظر رکھ... جیسے ہی یہ حاتم والی گلی میں داخل ہو, اس کی ٹانگوں میں گولی مار

دے" وہ بولے

"علینہ کا رشتہ ختم نہ کریں... میں آج کے بعد نہیں جاؤں گا حاتم کے گھر" مری مری سی آواز میں کہتا ہوا وہ باہر نکل گیا تھا

.....

وہ لوگ آج رملہ کا سامان اٹھانے آئے تھے, اس کی ماں اور بھائی نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر جہیز دیا تھا, پہلے تو آنے والوں کو کھانا کھلایا... پھر سامان اٹھوایا, حمزہ اور زبیر دونوں آئے تھے, شمس بھی ساتھ تھا

"آنٹی جی دو منٹ رملہ کو بلا دیں..." زبیر نے کہا

"میں باہر ہوں..." حمزہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے باہر نکل گیا, شمس نے رملہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے ہاتھ میں پانچ ہزار کا نوٹ پکڑا دیا

"جیتی رہ... پریشان نہیں ہونا" وہ بولا, رملہ نے ایک نظر زبیر کو دیکھا جیسے کچھ پوچھ رہی ہو

"سب ٹھیک ہے... بے فکر ہو جائیں" وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا

قیامت تب آئی جب علینہ کا سامان اٹھانے ساتھ شرمین جی بھی چلی آئیں

فیروزی رنگ کا کھلے سے گھیر کا پلازو اور ساتھ انتہائی شارٹ سی شرٹ جس کے ساتھ اس نے کئی انچ لمبی پنسل ہیل پہن رکھی تھی, میک اپ اتنا کہ جواب نہیں... بال ہمیشہ کی طرح کھلے

"کیسی ہیں آنٹی جی..." رخسانہ کو زور سے جپھی ڈال کر ملی, بس گالوں پر چمی کی کسر رہ گئی تھی

"ابھی تک تو زندہ ہوں" رخسانہ کا بس نہیں چل رہا تھا اس کے بال کاٹ دیتیں, حتی الامکان اویس کو اس کے سامنے آنے سے روکا گیا لیکن وہ بھی نظر بچا کر اس کے کمرے میں جا ہی گھسی, اویس واش روم سے نکلا تھا, اسے اپنے سامنے دیکھ کر نظریں چرا گیا

"بھاگنے کی کوشش کر رہیں ہیں؟" شرمین نے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے

پوچھا

"بھاگنے میں ہی عافیت ہے" وہ بولا

"میں بھاگنے ہی نہ دوں تو؟" وہ بڑی بے باکی سے اس کے قریب آگئی, اس کی خوشبوئیں اویس کی سانسوں میں گھل گئیں

"شرمین... پلیز" وہ دو قدم پیچھے کو ہوا تھا

"بس... ہار مان لی...؟" وہ چار قدم آگے کو آئی تھی

"اویس... اتنی جلدی ہار مان لی آپ نے؟" شرمین اور اویس میں فاصلہ نہ ہونے کے برابر تھا, وہ بول نہ سکا, اس کی طرف دیکھ بھی نہ سکا

www.novelsclubb.com

"اویس... میری طرف دیکھیں" شرمین نے دھیرے سے کہا, اویس نے اس کی آنکھوں میں جھانکا

"میں آپکے ساتھ ہوں" وہ دھیرے سے اس کے ہاتھوں کی انگلیوں کو چھو کر باہر نکل گئی تھی

اویس اس کے سحر کے زیر اثر کھڑا رہ گیا

.....

ڈھولکی رکھی جا چکی تھی, پرسوں اویس اور علینہ کی مہندی تھی, زبیر اور حمزہ پر انتظامات کی ساری ذمہ داری تھی, مہندی کا فنکشن گھر پر ہی رکھا گیا تھا

اویس پر سب کی کڑی نگرانی تھی, رخسانہ پر یقین تھیں کہ ایک دفعہ اس کی شادی ہو جائے تو سب کچھ سیٹ ہو جائے گا

وہ اپنے کمرے میں تھا جب رخسانہ اس کے پاس آئیں, اٹواٹی کھٹواٹی لیکر پڑا تھا, کل اس کی مہندی تھی

www.novelsclubb.com

"اویس...." انہوں نے اس پر سے کمبل کھینچا

"کیا ہے اب...؟" وہ ستا پڑا تھا

"ایسے کیوں کر رہا ہے؟" وہ بولیں

"امی جائیں یہاں سے... اب بھلا میں نے کچھ کہا ہے" وہ کروٹ بدل گیا

"اویس پتر تجھے تو میں سب سے سمجھدار اور عقلمند سمجھتی تھی, تو تو میرا سب سے سیانا پتر ہے, ایسے تھوڑی کرتے ہیں, عورت کی خوبصورتی ہمیشہ میک اپ میں, کھلے بالوں میں, فیشن ایبل کپڑوں میں تو نہیں ہوتی پتر...اس کی خوبصورتی ڈھکی چھپی بھی تو ہو سکتی ہے نا, رملہ جیسی لڑکیاں خوش قسمتوں کو ملتی ہیں اویس اور تو بہت خوش قسمت ہے, عورت کا کردار ہی اس کی خوبصورتی ہوتا ہے" رخسانہ کہتی چلی گئیں

"اچھا ٹھیک ہے" وہ بولا

"اویس...پتر دل میلا نہیں کرتے" وہ بولیں, اویس نے چپ چاپ کمبل اوپر تک اوڑھ لیا, رخسانہ کچھ دیر بعد باہر نکل گئیں

"رخسانہ..." رفیق صاحب نے انہیں آواز دی تھی. "اویس ٹھیک ہے اب...؟" انہوں نے پوچھا

"پتہ نہیں...اللہ خیر رکھے" وہ پریشان ہوئی پڑی تھیں

"عین ٹائم پر انکار نہ کر دے..." رفیق نے کہا

"کوئی خدا خوف کر...مانا کہ کالی زبان ہے تیری پر بول تو اچھا بول سکتی ہے نا" وہ بولیں

"بھابھی..." اندر آئیں تو یاسمین نے گھیر لیا

"حاتم کی بہنیں کل مہندی پر تو نہیں آئیں گی نا...؟" وہ بھی ڈر رہی تھیں

"نا آئیں تو اچھا ہے" رخسانہ نے کہا

"بھابھی کل اویس کی بارات پر تو ضرور آئیں گی" وہ بولیں

"پھر کیا کروں میں...؟ اب منع تو کر نہیں سکتی" وہ بولیں

"اللہ کرے اس شرمین کو تو کچھ ایسا ہو جائے کہ دو, تین دن بستر سے ہی نہ اٹھ سکے" یاسمین نے کہا

"امی...اگر ان کی کال آئی نا مہندی پر آنے کے لئے تو کہہ دیں ہمارے ہاں رواج نہیں ہے...بس گل ختم" زرینہ ان کے کان میں گھسی

"اور بارات... بارات کا کیا بنے گا؟" وہ بولیں

"بارات کا مجھ پر چھوڑ دے, میں اس چڑیل کو اویس کے پاس بھی نہیں پھٹکنے دوں گی" وہ بولی

"اچھا... وہ کیسے؟" رخسانہ نے پوچھا

"میں نے کہا نا... ٹینشن نہ لے" زرینہ نے سینہ پھلا کر کہا, رخسانہ بس اسے دیکھ کر رہ گئیں

.....

آج اویس کی بارات تھی, صبح سے ہی پورے گھر میں افراتفری کا عالم تھا, دور دراز کے سبھی رشتے دار آ چکے تھے, تمام مہمانوں کو ناشتہ کروایا جا رہا تھا

"اے ناعمہ... سات پلیٹیں اور بنا..." زرینہ بھاگتی ہوئی اندر آئی تھی, ناعمہ دھڑا دھڑ آملیٹ اتار رہی تھی اور زرینہ چوہدری پھرتی سے پیش کرتی جا رہی تھی

"تے چاچی تسی اے جگ بھرو..." یاسمین نے میٹھی لسی کا پورا ٹب تیار کیا ہوا تھا

جس میں وہ مسلسل ڈونگا پھیر رہی تھیں

"پوریاں کدھر ہیں... پوریاں...؟"حمزہ بھاگتا ہوا اندر آیا تھا

"اور پراٹھے؟"وہ چیخا

رخسانہ نے باہر ایک کونے میں توی لگائی ہوئی تھی اور ایک کے بعد ایک تہہ دار پراٹھے اتار رہی تھیں

"امی میں نے دس بجے کے بعد کچن میں پیر بھی نہیں رکھنا... جو کروانا ہے اس سے پہلے کروالیں"ناعمہ صبح سے کوئی دس دفعہ یہ دھمکی دے چکی تھی

"اوئے زبیر... علینہ اور ناعمہ کو پارلر کس نے چھوڑنا ہے؟"رخسانہ تھوڑی دیر بعد ہی فارغ ہو کر کچن میں آ گئیں, وہ پوری کی پوری پسینے میں ڈوبی ہوئی تھیں, زبیر اندر آیا تو انہوں نے پوچھا

"میں چھوڑ آؤں گا... تھوڑی دیر تک... پھر میں نے بھی سیلون جانا ہے"وہ لسی کا گلاس بھرتے ہوئے بولا

"اویس کہاں ہے؟"رخسانہ نے پوچھا

"باہر ہیں...ماموں لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہیں"اس نے کہا

"اس پر نظر رکھیں پتر...."رخسانہ تشویش سے بولیں

"ان پر تو نظر رکھ لیں گے...لیکن ان کے موبائل پر نظر کیسے رکھیں گے, چلیں کال نہ سہی میسیج تو کر سکتے ہیں نا اسے"وہ بولا

"تو مجھے اور پریشان نہ کر...ناعمہ جا مجھے دو پینا ڈول لا کر دے, سارا دن پتہ نہیں کیسے گزرے گا"وہ سر کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر وہیں سٹول پر بیٹھ گئیں

"جس جس نے پارلر جانا ہے ریڈی رہنا...دس بجے کے بعد مجھے کوئی تنگ نہ کرے"وہ باہر جاتے ہوئے بولا

"حمزہ کہاں ہے...اسے کہہ مٹھائی اور بد لینے چلا جائے"رخسانہ نے کہا

"بس جانے لگا ہے"وہ بولا, کچھ ہی دیر بعد زبیر نے علینہ, زرینہ اور ناعمہ کو پارلر چھوڑا اور خود اویس کو لیکر سیلون چلا گیا


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سہر ابندی کا وقت گیارہ بجے کا تھا, صد شکر کہ سیلون جاتے ہوئے اویس اپنا سیل گھر ہی بھول گیا...(یا پھر کسی نے چھپا دیا... کس نے؟)

پارلر والیاں بھی سہر ابندی سے پہلے حمزہ کے ساتھ ہی واپس آ گئیں تھیں, آخری وقت تک رخسانہ کی نظریں دروازے کا طواف کرتی رہیں کہ اب قیامت آئی کہ اب آئی لیکن صد شکر کہ حاتم اکیلا ہی آیا

"پتر دونوں بہنیں نہیں آئیں...؟"رخسانہ نے شکر کا کلمہ پڑھتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا

"وہ دونوں طاہر بھائی کے ساتھ آ رہی ہیں آنٹی, راستے میں مل جائیں گی ہمارے ساتھ "حاتم نے کہا, رخسانہ کو سکھ کا سانس آیا تھا

سہر ابندی ختم ہوتے ہی وہ لوگ گھر سے نکل پڑے, دن کے بارہ بج رہے تھے

"حمزہ انہیں کال کر دے کہ ہم چل پڑے ہیں "رخسانہ نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے حمزہ سے کہا تھا

تقریباً بیس منٹ کی مسافت تھی, رملہ کی بارات کا فنکشن میرج ہال میں ہی رکھا گیا تھا, ہال کے مین دروازے پر رملہ کا بھائی یاسر اور دیگر رشتے دار کھڑے تھے

"خواتین اس طرف..." یاسر نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

تبھی شرمین گاڑی سے باہر نکلی

وہ گلابی رنگ کی ساڑھی پہنے ہوئے تھی, اس بار لمبے بالوں کا اونچا سا جوڑا بنایا ہوا تھا, بلاؤز کا اگلا گلا تو جو گہرا تھا سو تھا... پچھلا اس کی کمر تک پہنچا ہوا تھا, ساڑھی کی پیٹی نے بمشکل بلاؤز کے نیچے کی جگہ پر کی تھی, ہاف سلیوز آستینوں سے اس کے دودھیا بازو دمک رہے تھے... فل میک اپ اور جیولری...

گاڑی سے اترتے ہوئے اس نے فوراً اویس کی طرف دیکھا, وہ ہال کے دروازے کے قریب تھا, یاسر نے اس کے گلے میں ہار ڈالا, وہ سر جھکاتے ہوئے ذرا سا مڑا اور اسے دیکھا... وہ دوسری طرف جاتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی, اویس زبیر اور شمس کے ساتھ آگے بڑھ گیا, صوفے پر بیٹھتے ہی اسے شرمین کا میسیج آگیا

"میں آپ کے ساتھ ہوں اویس..." وہ بس ساکت سی نظروں سے سکرین دیکھتا رہ گیا تھا

عورتوں والی طرف بھی کافی گہما گہمی تھی, رملہ کی امی اور چھوٹی بہن نائلہ نے سب کا ایک دوسرے سے تعارف کروایا

"یہ کون ہے؟" ہزاروں نظریں شرمین جی طرف اٹھی تھیں

"یہ علینہ کی نند ہے" رخسانہ نے اس کا تعارف کروایا, وہ بڑی خوش دلی سے سب سے مل رہی تھی, زرینہ جونک بن کر شرمین سے چپک گئی, تابڑتوڑ اس کی تعریفیں کر کر کہ ہلکان ہوئے جا رہی تھی, وہ جیسے ہی ادھر ادھر ہونے کی کوشش کرتی, فٹ کسی نہ کسی بہانے اس کے پاس چلی جاتی, اس کا موبائل بجتا تو آنے بہانے اس کے ارد گرد چکر کاٹے جاتی

"زرینہ باجی... میں نے ذرا واش روم تک جانا ہے" وہ کچھ دیر بعد بولی

"میں نے بھی جانا ہے... آجا ایک ساتھ چلتے ہیں" زرینہ نے کہا, وہ اپنا موبائل اٹھا

کر واش روم کی طرف چل دی, شرمین نے اندر جا کر کنڈی لگائی اور دو منٹ بعد ہی کھول دی

"زرینہ باجی پلیز میرے بیگ میں سے میرا ہینڈ واش تولا کر دینا" وہ بولی, زرینہ ناچار وہاں سے ہٹ گئی اور شرمین اس کی نظر بچا کر ہال سے باہر نکل آئی

"کدھر ہیں؟" اس نے اویس کو کال کی تھی

"ادھر ویٹنگ روم میں..." وہ بولا

"اور کون ہے...؟" وہ بولی

"کوئی بھی نہیں... واش روم استعمال کرنے کے بہانے آیا ہوں" وہ بولا, شرمین نا محسوس سے انداز سے ادھر چلی گئی

اویس اندر اکیلا ہی تھا... نیوی بلو شیروانی کے ساتھ سفید رنگ کی لٹھے کی شلوار پہنے وہ انتہائی گریس فل لگ رہا تھا, شرمین کو دیکھ کر جیسے نظریں ہٹانا ہی بھول گیا

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو" آپ جناب تو کب کے ختم ہو چکے تھے

"اویس... خود پر ظلم کیوں کر رہے ہیں آپ...؟" وہ اس کے قریب آتے ہوئے بولی

"میں کیا کروں؟ کوئی میری بات ہی نہیں سمجھتا" وہ ہار سا گیا

"اویس... اگر آج ہمت نہیں کی نا تو ساری عمر زندگی کو ایک بوجھ کی طرح ڈھوتے رہیں گے آپ" وہ اس کے عین سامنے آ گئی

"لوگوں کا کیا ہے...؟ آج باتیں کریں گے کل بھول جائیں گے لیکن آپ اویس... آپ کی پوری زندگی تباہ ہو جائے گی" وہ بولی, اویس نے بے خود ہو کر اسے دیکھا, وہ اس کی خوشبوؤں کا اسیر ہوا جا رہا تھا, شرمین اس کے اور قریب ہوئی تھی اور بڑی بے باکی سے اپنا مرمریں ہاتھ اس کے چہرے پر رکھا, دائیں ہاتھ سے اس نے اویس کا ہاتھ تھاما تھا

"ابھی بھی وقت ہے اویس... اگر قبول ہے پر سر جھکا دیا تو سمجھیں سب کچھ ختم" وہ دھیرے سے کہتی ہوئی اس کے مزید قریب ہوئی تھی, اویس نے اپنے چہرے پر

رکھے اس کے ہاتھ کے اوپر اپنا ہاتھ رکھا اور آنکھیں بند کر لیں, شرمین نے بڑے حق سے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی

"ذرا سوچیں اویس... اگر آج آپ نے ہمت کر لی تو پھر بس آپ اور میں... تیسرا کوئی نہیں" وہ مدھم سی سرگوشی کرتے ہوئے اس سے الگ ہوئی اور باہر نکل گئی,

واپس ہال میں آئی تو زرینہ تیر کی طرح اس کی طرف آئی

"گھنٹہ ہو گیا ہے مجھے یہاں یہ ہینڈ واش لیکر کھڑے ہوئے..." وہ بولی

"سوری باجی... مجھے ایک کال آگئی تھی" شرمین نے کہا

"کس کی کال؟" زرینہ نے پوچھا

"ایک دوست کی..." وہ آنکھ دبا کر ہنسی, زرینہ کے چاروں طرف گھنٹیاں بجنے لگی تھیں

کچھ ہی دیر بعد رملہ آگئی, حمزہ نے اسے سٹیج کے پاس کھڑے ہوئے بس گاڑی سے اترتے ہوئے دیکھا تھا, اس کے ساتھ والی دو محافظ عورتوں نے اس پر ایک بڑی سی

چادر ڈالی ہوئی تھی, اسے تھام کر برائیڈل روم میں لے گئے, رخسانہ اور یاسمین اسے وہیں آ کر ملیں

"ماشاءاللہ, ماشاءاللہ... بہت سوہنی لگ رہی ہے" رخسانہ نے اس کی بلائیں لی تھیں, وہ واقعی بہت خوبصورت لگ رہی تھی, روایتی سرخ لہنگے میں ملبوس, نفیس سا میک اپ کئے ساتھ گولڈن جیولری پہن رکھی تھی, زرینہ شوق کے باوجود اس سے ملنے نہیں آ سکی کیونکہ... اپنے تئیں وہ شرمین پر پہرہ دے رہی تھی

یونہی کچھ دیر میں نکاح کا وقت ہو گیا, حمزہ جا کر نکاح خواں کو لیکر آیا

"اویس بھائی کدھر گئے؟" اس نے سٹیج خالی دیکھ کر زبیر سے پوچھا

"واش روم گئے تھے" وہ بولا

"کتنی دیر ہو گئی؟" حمزہ کا ماتھا ٹھنکا

"ہو تو کافی دیر گئی..." زبیر نے کہا

"چل آ دیکھیں... کہہ کر بھی گیا ہوں کہ ان کے ساتھ رہنا" حمزہ نے اسے گھر کا

"او یار میں ان کے ساتھ ہی تھا,اب واش روم میں بھی ساتھ چلا جاتا...؟"زبیر اس کے برابر چلتے ہوئے بولا

"جو سچوایشن چل رہی ہے نا...اس میں تو یہ ہی موزوں تھا"وہ دونوں ویٹنگ روم کی طرف آ گئے

"اویس بھائی...مولوی صاحب آ گئے ہیں"حمزہ نے واش روم کا دروازہ ناک کیا

"اویس بھائی.."کوئی جواب نا پا کر اس نے دوبارہ ناک کرنا چاہا لیکن اس کے ذرا سے زور لگانے پر ہی دروازہ کھل گیا...اندر کوئی بھی نہیں تھا

"کدھر گئے...؟"زبیر کی آنکھیں پھیل گئیں

"شٹ یار..."وہ دونوں سر پر پیر رکھ کر باہر کو بھاگے,دونوں نے لمحوں میں پورا ہال چھان مارا لیکن اویس کا کچھ پتہ نہیں چلا

"کال کرا نہیں..."حمزہ انتہائی پریشانی سے بولا,زبیر نے کال کی تو نمبر بند

"سیل آف جا رہا"وہ اس سے زیادہ پریشان تھا

"اب کیا ہو گا زبیر؟" حمزہ کو قیامت نظر آ رہی تھی

"اوئے... مولوی کہندا چھیتی کرو, اس نے جانا ہے, یہ اویس کدھر گیا؟" شمس انہیں ڈھونڈتا ہوا باہر آیا تھا, وہ دونوں بس ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے

"او میں نے پوچھا اویس کدھر ہے... نکاح شروع کرائیں" وہ آگے کو آیا

"اویس بھائی کہیں نکل گئے ہیں شمس بھائی..." قیامت تو سمجھو آ گئی تھی

"ہن کی ہوؤگا...؟" شمس کو ہول ہونے لگے

"چلیں ابو کو بتائیں..." زبیر نے کہا

"تم دونوں چلو میں ذرا آیا.. پیٹ میں مروڑ ہونے لگے ہیں" شمس کو واقعی ہول اٹھنے لگے تھے

"ابو ادھر آئیں..." زبیر نے رفیق کا بازو پکڑ کر کھینچا, ادھر سے حمزہ, رخسانہ اور یاسمین کو بلا لایا, سبھی ویٹنگ روم میں جمع ہو گئے

"کیا ہو گیا؟" رخسانہ پریشان ہو گئیں

"اویس بھائی بھاگ گئے ہیں امی..." زبیر نے بم پھوڑا تھا

"ہائے اللہ..." رخسانہ نے دہل کر سینے پر ہاتھ رکھا

"پورا ہال چھان مارا... کہیں نہیں ہیں, موبائل آف... دوست سارے یہاں ہیں سو کوئی پتہ نہیں کہاں گئے ہوں گے" حمزہ نے سارا قصہ سنا دیا, رخسانہ تو صوفے پر ڈھے گئیں, زرینہ بھی آگئی تھی, کچھ دیر بعد ناعمہ اور علینہ بھی آگئیں, شفیق صاحب بھی ایک طرف پریشان کھڑے تھے

"شمس میر اپتر تسی مہماناں کول جاؤ... لوگ کہیں گے پتہ نہیں کی ہو گیا... حمزہ تو بھی جا میر اپتر" شفیق نے صورتحال تھوڑی قابو کرنی چاہی, وہ دونوں بادل نخواستہ سے باہر چلے گئے

"زرینہ تو بھی جا... علینہ, ناعمہ بچے چلو باہر" شفیق نے انہیں بھی باہر بھیجا, زرینہ اور ناعمہ تو چلی گئیں لیکن علینہ وہیں رخسانہ کے پاس بیٹھ گئی

"اب کیا ہو گا چوہدری...؟" رخسانہ کا چہرہ متغیر ہو رہا تھا

"ابھی رات اس لڑکے کو اتنا سمجھا کر آئی تھی میں لیکن... سر میں کھے ڈال دی اس نے ذلیل کروادیا کیا منہ دکھاؤں میں اس لڑکی کی ماں کو... اس شریف عورت کو پکا ہارٹ اٹیک آجائے گا" وہ رونے والی ہو گئیں

باہر زرینہ نے جاتے ہی شرمین کو پکڑ لیا

"کہاں گئی تھی تو بتا مجھے...؟" اویس سے ملی تھی نا...؟" وہ اسے بازو سے کھینچتے ہوئے ایک طرف لے آئی

"چھوڑیں مجھے... کیا بدتمیزی ہے؟" شرمین چیخی

"زرینہ باجی چھوڑیں اسے... ساری عورتیں دیکھ رہی ہیں" نائمہ نے اس کا بازو چھڑوایا

"پیچھے ہو ذرا... مجھے اس چڑیل سے پوچھ لینے دے کہ اس نے اویس کو کہاں بھیجا ہے؟" زرینہ آپے سے باہر ہو رہی تھی

"کیا بکواس ہے یہ...؟" شرمین تڑخ گئی

"اچھا...اب یہ بکواس ہو گئی, سب پتہ ہے ہمیں, کیسے تو اویس پر ڈورے ڈال رہی تھی"زرینہ چیخی

"بس کریں زرینہ باجی..."ناعمہ نے اسے پیچھے کو کھینچا, شرمین کی بڑی بہن بھی اٹھ کر آ گئی

"کیا ہو گیا؟"وہ بولی

"اس چھنال سے پوچھیں کہ ہمارے سروں میں مٹی کیوں ڈالی اس نے؟"زرینہ کو بھلا کون چپ کرواتا, نسرین نے فوراً شرمین کی طرف دیکھا

"آخری دفعہ اسی نے کال کی ہے اویس کو...اور اس کے بعد وہ کہیں چلا گیا ہے"

زرینہ رو ہی پڑی, نسرین نے انتہائی تشویش سے شرمین کی طرف دیکھا

"جتنا تیرا دل کرے...اتنی بکواس کرتی رہ"شرمین زرینہ کو گھورتے ہوئے وہاں سے چلی گئی

"کیا ہو گیا...؟"عورتوں کی چہ میگوئیاں

"زرینہ تیری امی کہاں ہے؟"رملہ کی امی اٹھ کر ان دونوں کی طرف آئیں,زرینہ مسلسل رو رہی تھی,ناعمہ نے بادل نخواستہ ویٹنگ روم کی طرف اشارہ کر دیا,وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئیں,ایکدم ٹھٹھک گئیں,رخسانہ رو رہی تھیں اور علینہ ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بیٹھی تھی

"کیا ہوا بہن...؟"وہ خود ڈر گئیں

"قیامت لے آیا میرا بیٹا تمہارے اوپر میری بہن..."رخسانہ اٹھ کر ان کے قدموں میں بیٹھنے لگیں تو انہوں نے روکا,ان کا نام شمیم تھا

"ہوا کیا ہے؟"وہ بولیں

"اویس بھائی کہیں چلے گئے ہیں آنٹی...اور ان کا موبائل بھی بند ہے"زبیر نے کہا,شمیم حق دق رہ گئیں

"اب...؟"ان کا چہرہ تاریک ہو گیا

"یاسر کو بلاؤ..."وہ صوفے پر گر گئیں

www.novelsclubb.com

"بہن ذرا حوصلے سے..." یاسمین ان کے برابر میں بیٹھ گئیں

"حوصلہ... وہاں میری بیٹی دلہن بنی بیٹھی ہے اور آپ کہہ رہے ہیں دلہا کہیں چلا گیا ہے, اور پھر حوصلہ بھی کروں؟" وہ بولیں

"اویس راضی نہیں تھا...؟" انہوں نے پوچھا

"راضی تو تھا لیکن..." رخسانہ بول نہ سکیں, یاسر بوکھلایا ہوا اندر آیا تھا

"یاسر..." شمیم رو پڑیں

"امی بس... حوصلہ کریں" پریشان تو وہ بھی تھا

"انکل جی اچھا نہیں کیا آپ لوگوں نے...؟ اگر وہ راضی نہیں تھا تو وقت پر بتا دیتے, جتنی بھی شرمندگی ہوتی وہ کم از کم آج کے مقابلے تو کم ہی ہوتی" یاسر کو غصہ آ گیا

"پتر تیرے مجرم ہیں ہم... جو سزا سنانی ہے سنا دے" رفیق نے کہا

"سزا تو انکل آپ کا بیٹا سنا گیا ہمیں..." وہ بولا

"اور سزا بھی پھانسی کی سنا کر گیا ہے, سولی پر چڑھا گیا ہے ہمیں" یاسر نے شمیم کو اپنے ساتھ لگایا ہوا تھا

"میں کر لوں گا رملہ سے نکاح..." زبیر کی بات پر سب نے چونک کر اسے دیکھا

"اگر آج نکاح کر کے کل کو طلاق دے دینی ہے تو بخش دے ہمیں... تیری مہربانی" یاسر زور سے بولا

"اللہ کی قسم تاعمر نبھاؤں گا... آپ پر کوئی احسان نہیں, مجھ پر کوئی زبردستی نہیں... میں اپنی مرضی سے یہ نکاح کر رہا ہوں" زبیر نے کہا, رخسانہ کے گرتے حوصلوں کو سہارا ملا تھا

www.novelsclubb.com

پرفیکٹ بیٹے نے ان کے سر میں جو خاک ڈالی تھی... اسے وہ امپرفیکٹ بیٹا چننے کے لئے تیار تھا

"امی..." یاسر نے شمیم کی طرف دیکھا

"لڑکی یونہی واپس لے گئے تو ساری عمر لوگوں کو کیا منہ دکھائیں گے یاسر...؟" وہ

بولیں

"بہن میری بات سنیں... آپ کی عزت ہماری عزت ہے, اگر اچھلے گی تو دونوں گھروں کی اچھلے گی, اویس کی جگہ زبیر کو بیٹھا دیکھ کر باتیں تو بہت بنیں گی لیکن... آپ کی بچی داغ لگنے سے بچ جائے گی, اللہ کی قسم بہن مجھے اپنی کی عزت کی اتنی پرواہ نہیں ہے لیکن میں بھی دو بیٹیوں کی ماں ہوں... مجھے پتہ ہے بیٹی پر لگا داغ تا عمر نہیں دھل پاتا, پچھلے چھ سالوں سے میں اس اذیت کے ساتھ جی رہی ہوں... اللہ کے واسطے بہن رملہ پر یہ داغ نہ لگائیں, زبیر سے اس کا نکاح کر دیں" رخسانہ نے کہا

www.novelsclubb.com

"اور رملہ..." شمیم نے اپنے آنسو خشک کئے تھے

"اسے فی الحال نہ بتائیں... مولوی صاحب کو اس کے پاس نہیں بھیجیں گے بس دستخط کروالیں گے" یاسر نے کہا

"یاسر پتر ایسے نکاح نہیں ہوتا, لڑکی یا لڑکے کو لاعلمی میں رکھ کر نکاح نہیں ہوتا, وہ

تو سمجھے گی اویس سے ہو رہا ہے" شفیق نے کہا

"اسے بتانا پڑے گا..." انہوں نے یاسر کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا

"جا یاسر... میرا پتر وہ برائیڈل روم میں بیٹھی ہے, اسے بتا کر آ, سمجھا کر آ...

میرے میں تو بالکل ہمت نہیں ہے اس کا سامنا کرنے کی" شمیم نے کہا

"میرے ساتھ آؤ.." یاسر نے زبیر کو اشارہ کیا تھا, وہ ایک نظر سب کو دیکھتے ہوئے

اس کے ساتھ باہر نکل گیا

برائیڈل روم میں رملہ کے ارد گرد کافی خواتین اور لڑکیاں بیٹھی تھیں, یاسر نے ان

سب کو باہر بھیج دیا

"کیا ہوا یاسر بھائی؟" اسے کچھ پتہ ہی نہیں تھا

"رملہ بیٹے... میری بات سن, صبر اور حوصلے سے" یاسر نے اس کے پاس بیٹھتے

ہوئے اپنا ایک بازو اس کے کندھوں کے گرد باندھ دیا, رملہ نے اچنبھے سے پہلے

یاسر اور پھر زبیر کی طرف دیکھا

www.novelsclubb.com

"کیا بات ہے؟" وہ بولی

"اویس بنا بتائے کہیں چلا گیا ہے... وہ راضی نہیں تھا" یاسر نے دھیرے سے کہا

"تھوڑی دیر میں تمہارا اور زبیر کا نکاح ہو گا" وہ بولا, رملہ بس پتھرائی ہوئی نظروں سے یاسر کو دیکھتی رہ گئی

"میں جانتا ہوں بیٹے کہ یہ تیرے اوپر ظلم ہے لیکن... یہ اس ظلم سے شاید کم ہو گا جو ہم تجھے کنواری کو واپس لے جا کر کریں گے, ساری عمر کے لئے داغ لگ جائے گا رملہ کہ لڑکے نے عین شادی والے دن آخر کیوں انکار کیا تھا...؟" یاسر کہتا چلا گیا, رملہ نے سن ہوتے وجود کے ساتھ زبیر کی طرف دیکھا

"کل کو جب یہ طلاق دے گا تب نہیں لگے گا داغ..؟" وہ بولی تو لگا آواز کہیں دور سے آ رہی ہو

"مجھے میرے رب کی قسم... نہیں دوں گا طلاق" زبیر نے قسم کھا کر کہا, وہ بس نظریں جھکا گئی, آنکھیں لبالب بھر گئی تھیں

"حوصلہ کر میرا شیر پتر..." یاسر اس کا سر تھپتھپاتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور باہر نکل گیا, زبیر بھی ایک نظر رملہ کے جھکے ہوئے سر کو دیکھتے ہوئے باہر نکل گیا

"مولوی صاحب نکاح شروع کریں..." ان دونوں کو باہر آتا دیکھ کر رفیق صاحب نے کہا

"نکاح... کس کا؟" حمزہ سمجھ نہ سکا

"چل پتر... بیٹھ" شفیق نے زبیر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"زبیر کا نکاح...؟" حمزہ حق دق رہ گیا

"ہاں... زبیر کہتا میں کر لوں گا رملہ سے نکاح" شفیق صاحب نے اب کے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا

"ابو میری بات سنیں... زبیر کا نکاح نہ کروائیں... میں کر لیتا..." اس کی بات ادھوری رہ گئی, شفیق کو کسی نے آواز دی تھی, وہ دونوں بھائی مسلسل لوگوں کے سوالوں کے جواب دے رہے تھے, حمزہ نے بے بسی سے سٹیج کی طرف دیکھا

قسمت کیسے اس کے ہاتھوں میں موقع دے کر چھین گئی تھی, مولوی صاحب نکاح پڑھا رہے تھے, زبیر قبول ہے کہتے ہوئے سر ہلا رہا تھا

وہ بس ساکت نظروں سے اسے دیکھتا رہ گیا, گواہوں میں شفیق اور شمس کا نام لکھ دیا گیا, دعا کے بعد سب سے پہلے یاسر اس سے گلے ملا تھا

"زبیر وہ لڑکی قدرت کی طرف سے ایک تحفہ ہے تیرے لئے...اس کی قدر کرنا" وہ بولا, زبیر نے سر ہلا دیا, مولوی صاحب یاسر کو لیکر رملہ کی طرف چلے گئے تھے

عورتوں والی سائیڈ پر بھی خبر پھیل گئی تھی, نکاح کے وقت رخسانہ اور شمیم بھی وہیں تھیں, رملہ بس چپ چاپ سر ہلاتی چلی گئی, سر جھکا کر سائن کرتی چلی گئی...

شمیم کو روتا دیکھ کر بھی اس کی آنکھوں سے ایک آنسو نہ نکلا

ہر دل پر قیامت آئی تھی...اپنی اپنی طرز سے

رملہ پر, زبیر پر, رخسانہ پر, شمیم پر

اور ایک قیامت آئی تھی حمزہ پر...اور ایک قیامت ایسی بھی آئی تھی جس کا کسی کو علم ہی نہ ہو سکا, انجانے میں ہی ایک معصوم سا دل چھناکے سے ٹوٹ گیا, دو خوابناک آنکھوں کے سامنے ان کے خواب چکنا چور ہو گئے تھے

زبیر رملہ کا ہاتھ تھام کر اسے سٹیج تک لایا تھا...سی گرین کلر کے سٹائلش سے کرتے اور شلوار میں ملبوس اوپر سے واسکٹ پہنے وہ دلہا تھا

شرمین کے چہرے پر ایک پراسرار سی مسکراہٹ کھیل رہی تھی

رملہ کو زبیر کے برابر میں بیٹھے دیکھ کر کسی کے سپنوں کا خون ہوا تھا, وہ بس ساکت سی نظروں سے سٹیج کی طرف دیکھے جا رہی تھی

وہ...نائمہ شفیق

جس پر یوں قیامت آئی تھی کہ اس سے زبیر چھن گیا تھا

.....

سرخ اور پیلے پھولوں سے سجی وہ گاڑی گھر کے سامنے آ کر رکی تھی, شفیق اور

یاسمین پہلے ہی گھر پہنچ چکے تھے, رملہ کے ساتھ اس کی پھپھو اور یاسر آئے تھے,

گاڑی رکتے ہی یاسر نیچے اترا اور رملہ کو نیچے اتارا

"دھیان سے..." وہ اسے خود سے لگائے اندر لے آیا, زبیر اس کے پیچھے پیچھے چل

رہا تھا

"پتر اندر ہی لے چل..." رخسانہ نے کہا, یاسمین نے اس کے سر پر سے چادر اتار

دی, کمرے کے دروازے پر کھڑی علینہ اور نائمہ نے اس پر پھول نچھاور کیے تھے

"پتر جوتے اتار کر اوپر آرام سے بیٹھ جا" رخسانہ نے کہا, رملہ کی آنکھیں بالکل

خشک تھیں... رخصتی کے وقت بھی اس کی آنکھ سے ایک بھی آنسو نہیں نکلا تھا...

بس خاموش تھی, بالکل خاموش

ستا ہوا چہرہ اور پتھرائی ہوئی آنکھیں

جوتے اتار کر وہ بیڈ پر بیٹھ گئی, علینہ نے اس کا لہنگا بڑی خوبصورتی سے بیڈ پر پھیلا دیا

تھا, زبیر, یاسر کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا

"رملہ پتر... کچھ کھالے" رخسانہ نے پوچھا, اس نے ہال میں بھی کچھ نہیں کھایا تھا, علینہ کو لڈ ڈرنک اور روسٹ رکھ کر چلی گئی, اس نے حلق میں پانی کا قطرہ تک نہ ٹپکایا

یاسر اور اس کی پھپھو دو, ڈھائی گھنٹے بعد اٹھ کھڑے ہوئے

"رملہ بیٹے..." یاسر نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اسے اپنے کندھے سے لگالیا

"تو تو ہمارا سب سے بہادر بیٹا ہے... ہے نا, ابو کیا کہتے تھے کہ ان کا ایک بیٹا نہیں ہے, دو ہیں... ایک یاسر اور دوسری رملہ... آزمائشیں انہی پر آتی ہیں جن میں انہیں صبر سے جھیلنے کی ہمت ہو, کچھ نہیں ہوتا, سب ٹھیک ہو جائے گا, جو ہمارے مقدر میں نہیں ہوتا وہ رب ہمارے دانتوں کے بیچ میں سے بھی کھینچ لیتا ہے... جو گیا وہ تیرا تھا ہی نہیں بیٹے... اور جو ملا وہ اس سے کہیں بہتر ہو گا جو چلا گیا, یہ ہی تو رب کا وعدہ ہے کہ وہ بہتر کے بدلے بہترین عطا کرتا ہے" وہ اسے خود سے لگائے سمجھاتا چلا گیا, رملہ چپ چاپ سنتی رہی

"حوصلے سے...ہمت سے....میرا شیر بیٹا ہے تو" وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کھڑا ہو گیا, زبیر اس کے ساتھ باہر تک آیا تھا

"زبیر اسے دھمکی نہ سمجھنا لیکن...بہن کا بھائی ہوں تو سر ہمیشہ جھکا کر نہیں رکھوں گا, اویس سے کہنا بچ کر رہے...ہتھے چڑھ گیا تو ایک دفعہ تو ضرور دھو دوں گا" وہ بڑے عام سے لہجے میں بولا تھا, زبیر چپ رہا

"تیرے نام پر بیاہ کر آئی ہے وہ اس گھر میں...کسی سے پوچھ نہیں ہو گی اس کے بارے میں سوائے تیرے, اس پر ہر اٹھنے والی انگلی کو توڑ دینا آج سے فرض ہے تجھ پر...تو ڈھال ہے اس کی زبیر..یاد رکھنا" یاسر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا, زبیر نے اثبات میں سر ہلا دیا

انہیں رخصت کر کہ اندر آیا تو رخسانہ اور حمزہ لاؤنج میں کھڑے تھے

"اویس کا کچھ پتہ چلا؟" رخسانہ نے پوچھا

"نہیں...مجھے نہیں لگتا وہ آج رات گھر آئیں گے" زبیر نے کہا, حمزہ چپ چپ سر

جھکا کر وہاں سے چلا گیا, سب ہی گھر والے چپ چپ سے تھے...ایک دوسرے سے نظریں چراتے ہوئے

"ناعمہ کہاں ہے؟"رخسانہ کو وہ کافی دیر سے نظر نہیں آئی تھی

"کہتی سر پھٹ رہا ہے...لیٹ گئی ہے"یاسمین نے کہا

"یاسمین چائے بنا...میرا تو اپنا سر ابھی ٹوٹ کر دو ٹکرے ہو جائے گا"رخسانہ اپنے دکھتے ہوئے سر کو دونوں ہاتھوں سے دباتے ہوئے رملہ کے کمرے میں چلی گئیں,

زبیر کہیں باہر نکل گیا تھا

رات تک وقفے وقفے سے کوئی نہ کوئی اس کے پاس بیٹھا رہا,وہ بس کسی بت کی طرح ساکت سی بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھی تھی,رخسانہ اور یاسمین نے ٹل لگا لیا لیکن اس نے کچھ بھی نہیں کھایا,مغرب کے بعد زبیر گھر واپس آیا,کمرے میں داخل ہوا تو رخسانہ اور یاسمین وہیں تھیں,رملہ ہنوز ساکت بیٹھی تھی

"علینہ..."اس نے باہر آ کر اسے آواز دی

"اس بیچاری کو کوئی ایزی سا ڈریس دے دو, یونہی بیٹھے بیٹھے ممی(mummy) بن جائے گی" زبیر نے کہا, علینہ اس کے کپڑوں میں ایک نسبتاً کم بھاری سوٹ استری کر کے لے گئی

"رملہ... بیٹے اٹھ کر کپڑے بدل لے, دوپہر سے ایسے ہی بیٹھی ہے, جسم اکڑ جائے گا" رخسانہ نے کہا, وہ بادل نخواستہ سے اٹھ کھڑی ہوئی, علینہ نے اسے ایک طرف سے تھام کر واش روم تک پہنچایا

"دھیان سے..." رخسانہ نے دھیرے سے دروازہ بند کیا لیکن کنڈی نہ لگائی

کافی دیر بعد وہ سارا میک اپ دھو کر اور کپڑے بدل کر باہر نکل آئی, شاور بھی لیا تھا, آنکھیں گواہ تھیں کہ وہ روئی ابھی بھی نہیں تھی, بالوں کو فولڈ کر کے کیچر لگا لیا تھا, باہر نکلی تو علینہ کھانے کی ٹرے رکھ گئی, وہ ایک نظر اسے دیکھ کر بیڈ کے کنارے پر بیٹھ گئی

"کھانے سے لڑائی نہیں کرتے دھی رانی... کھانا کھا لے میرا پتر" رخسانہ اس کے

سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولیں

"زبیر...پتر خود بھی کھالیں اور اسے بھی کھلا دیں...چنگا" رخسانہ اسے دیکھتے ہوئے باہر نکل گئیں, دروازہ بند ہو گیا, اب کمرے میں صرف رملہ اور زبیر تھے, وہ ایک نظر اسے دیکھتا ہوا واش روم میں گھس گیا, شاور لیا اور اپنی معمول کی ٹی شرٹ اور ٹراؤزر پہن کر باہر نکل آیا, چارجنگ پر لگا اس کا موبائل مسلسل وائبریٹ کر رہا تھا, یاسر کی کال تھی, سلام دعا کے بعد اس نے موبائل رملہ کی طرف بڑھا دیا

"تمہاری امی ہیں..." وہ بولا, رملہ نے کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں موبائل کان سے لگا لیا

"کیسی ہے میری بچی؟" شمیم نے پوچھا

"ٹھیک ہوں" نکاح کے بعد سے زبیر نے اب اس کی آواز سنی تھی, شمیم نہ جانے کیا کچھ کہتی جا رہی تھیں, رملہ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں لیکن آنسوؤں کو اندر دھکیلتے

ہوئے اس نے چپ چاپ موبائل بیڈ پر رکھ دیا, زبیر نے اٹھا کر کان سے لگایا

"آنٹی آپ پریشان نہ ہوں, سب ٹھیک ہے" انہیں تسلی دیتے ہوئے اس نے کال کاٹ دی, رملہ بیڈ کے ایک طرف بیٹھی تھی, زبیر نے کھانے کی ٹرے اٹھا کر اس کے آگے رکھی اور خود عین اس کے سامنے بیٹھ گیا

"یہ لو... تھوڑے سے کھالو" اس نے ایک پلیٹ میں چاول نکالے اور چمچ رکھ کر اس کے آگے رکھ دی

"کھالو... کب تک گزارا کرو گی بنا کھائے؟" زبیر نے دھیرے سے کہا, وہ چپ بیٹھی رہی

www.novelsclubb.com

"رملہ..." زبیر نے چمچ بھرتے ہوئے اسے پکارا

"یہ لو..." اس نے چمچ رملہ کی طرف بڑھایا تھا, رملہ نے چہرہ موڑ کر اس کی طرف دیکھا

"میں نے آپ سے پوچھا تھا نا... کہ وہ اس رشتے سے خوش ہے؟" وہ بولی تو

آنکھیں یکدم بھر آئیں, زبیر ساکت رہ گیا

"اور آپ نے کہا تھا... ہاں, وہ بہت خوش ہے "آنسو سیلاب کی صورت آنکھوں کا بند توڑ گئے, زبیر چمچ ہاتھ میں لئے بیٹھا رہ گیا

"جھوٹ کیوں بولا مجھ سے؟" وہ ہار سی گئی تھی, زبیر نے چمچ واپس پلیٹ میں رکھا اور ٹرے گھسیٹ کے ایک طرف کر دی, پھر دھیرے سے اس کے قریب ہوا اور اپنا ایک بازو اس کے کندھوں کے گرد لپیٹ کر اسے خود سے لگا لیا

وہ یوں بکھری کہ زبیر سے سنبھالنی مشکل ہو گئی تھی

"اتنی بری تو نہیں تھی میں..." وہ بس روئے جا رہی تھی, زبیر خاموش اسے اپنے بازوؤں کے حلقے میں لئے بیٹھا رہ گیا تھا

.....

چٹاخ کی آواز سے حاتم کا تھپڑ اس کے منہ پر پڑا تھا, وہ انتہائی بے شرمی سے اسے دیکھتی رہ گئی



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"شرمین تیری حد کیا ہے آج وہ بھی بتا مجھے" وہ دھاڑا

"میں نے کیا کیا ہے آخر...؟" وہ چیخی

"اویس کو کیوں ورغلایا؟" حاتم نے پوچھا

"میری مرضی... میں جسے مرضی ورغلاؤں... وہ الو پٹھا ہے کیا جو اسے عقل نہیں ہے" شرمین نے کہا

"باجی اسے لگام دے لیں, صرف اس کی وجہ سے میں آج تک کنوارا پھر رہا ہوں, جہاں رشتہ طے ہوتا ہے وہیں بات بگاڑ دیتی ہے یہ, امی اس کی انہی بے غیرتیوں کی وجہ سے دلبرداشتہ ہو کر آنکھیں بند کر گئیں" حاتم زور سے بولا

"شرمین کچھ تو شرم کر... اس لڑکے کا نکاح ہونے والا تھا" نسرین نے کہا

"تو کروالیتا نکاح... میں نے کیا اس کی زبان کو لگام ڈال دی تھی" وہ چیخی

"تیری وجہ سے انکار کیا ہے اس نے... تیری وجہ سے عین نکاح کے وقت بھاگ گیا وہ" حاتم کو اس پر شدید غصہ تھا

"میں نے کچھ نہیں کیا سمجھے...وہ عقل سے پیدل نہیں ہے,اچھا بھلا سمجھدار بندہ ہے,ایویں سارا ملبہ میرے اوپر نہ ڈالیں" وہ ذرا سی بھی شرمندہ نہیں تھی

"میری ایک بات کان کھول کر سن لے شرمین...کل میری بارات ہے,خبردار جو کل کوئی بھنڈ خرابہ کیا تو...خدا کی قسم میں اپنے ہاتھوں سے تیرا گلا گھونٹ دوں گا" حاتم نے کہا,وہ بس اسے گھورتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی

"میں نے کہا تھا نا آپ سے کہ اسے واپس مت بلائیں,اس نے واپس آکر وہی لچھن شروع کر دینے ہیں لیکن آپ نے میری ایک نہیں سنی...دیکھ لیں اب کیا ہوا" حاتم نے کہا

www.novelsclubb.com

"حاتم سگی بہن ہے وہ تیری,اس کے بنا شادی ہوتی تو لوگ سو سو سوال کرتے, تیری ساس نے کوئی ہزار بار مجھ سے پوچھا کہ چھوٹی بہن کیوں نہیں آتی" نسرین خود پریشان تھی

"بس پھر انہیں بھی مل گیا سواد...چھوٹی بہن کا" حاتم تڑخ کر بولا

"اویس کا کچھ پتہ چلا؟" نسرین نے پوچھا

"فی الحال تو نہیں... اویس سے مجھے اتنے گھٹیا پن کی امید نہیں تھی" حاتم نے کہا

"حاتم... یہ معاملہ سدھرنے کی بجائے اور بگڑے گا دیکھ لینا, شرمین نے اویس کی جان کوئی نہیں چھوڑنی اور وہ اس کے لئے رشتہ بھیجے ہی بھیجے..." نسرین نے کہا

"باجی میں اسے زندہ گاڑھ دوں گا لیکن اس کی شادی اویس سے نہیں ہونے دوں گا, ایک بار پھر منہ کالا کروائے گی میرا" وہ بھڑک گیا, نسرین خاموش رہ گئی تھی

.....

وہ رات بھی عجیب تھی... بوجھل سی

یوں جیسے سوراتوں کے برابر ہو

رملہ ہنوز بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی, نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی, زبیر اسے کئی بار سونے کا کہہ کر خود تھک ہار کر سو چکا تھا, وقفے وقفے سے اس کی آنکھیں بھیگ جاتیں

www.novelsclubb.com

اس کے ساتھ والے کمرے میں رخسانہ, رفیق اور دادا جی کی چارپائیاں تھیں,

سارے دن کے تھکے ہارے لوگ گرتے ہی سو گئے تھے, اس سے اگلا کمرہ اویس کا

تھا... خالی

حمزہ نے چھت پر پڑی اکلوتی چارپائی پر ڈیرہ ڈالا ہوا تھا, نیند آس کی آنکھوں سے بھی

کوسوں دور ہی تھی, قسمت نے آج کیا ہی کھیل کھیلا تھا اس کے ساتھ... کاش کے

زبیر بیچ میں نہ آتا تو وہ کلی نما لڑکی اس وقت اس کی بانہوں میں ہوتی

نائمہ اور علینہ دونوں چپ چاپ ایک دوسرے کی طرف پشت کئے لیٹی تھیں...

دونوں کی اپنی اپنی سوچیں

www.novelsclubb.com

نائمہ کا دل کچھ چھن جانے کا ماتم کر رہا تھا... علینہ کا دل کچھ مل جانے سے ڈر رہا تھا

زرینہ اور شمس اوپر سوئے پڑے تھے

یونہی دھیرے دھیرے رات گزر گئی

اویس واپس نہ آیا

اگلی صبح زبیر کا ولیمہ تھا... رملہ فجر کی نماز پڑھ کر صوفے پر ہی آڑی ترچھی سی گر گئی تھی

آٹھ بجے کے قریب رخسانہ نے کمرے کا دروازہ بجایا

"ناشتہ کر لو..." وہ بولیں, رملہ نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا

"زبیر کا کے اٹھ جا... سو کام کرنے والے پڑے ہیں" رخسانہ نے اس کا کمبل کھینچا تھا

"ناشتہ لیکر آتی ہوں میں..." وہ کہہ کر باہر نکل گئیں

"ناعمہ... جلدی ناشتے کی ٹرے بنا رملہ اور زبیر کے لئے وہ کچن میں آتے ہوئے بولیں, ناعمہ نے کان پر جوں بھی نہ رینگی, انہوں نے ناچار خود ہی ٹرے بنائی

"جا میری دھی اندر پکڑا کر آ..." انہوں نے ٹرے ناعمہ کے آگے کی تھی

"تائی امی میں تہاڈی نوکر رکھی ہوئی آں... مجھ سے نہیں جا ہوتا کہیں بھی, خود ہی آ کر لے جائے گی ساری رات کونسا ہل جوتے ہیں اس نے" ناعمہ بھڑک گئی, رخسانہ

حق دق رہ گئیں

"لائیں آنٹی... میں خود ہی لے جاتی ہوں, اور میں اپنا کھانا روز خود ہی لے جایا کروں گی, ایسے اچھا نہیں لگتا" رملہ کچن کے دروازے میں کھڑی تھی, ناعمہ بس اسے دیکھ کر رہ گئی, رملہ نے ٹرے اٹھائی اور واپس چلی گئی

"زبانیں چھیلنے والی ہو گئی ہیں تم سب کی" رخسانہ نے اس کے ایک جڑی تھی

وہ ٹرے لیکر کمرے میں آئی تو زبیر واش روم میں تھا, وہ ٹرے میز پر رکھ کر وہیں صوفے پر بیٹھ گئی, زبیر شاور لیکر باہر نکلا تو وہ یونہی ٹرے سامنے رکھ کر بیٹھی تھی

"ناشتہ..." رملہ نے دھیرے سے کہتے ہوئے اپنا کپ اٹھالیا

"اور تم نے نہیں کرنا...؟" وہ گیلے بالوں میں کنگھا پھیرتے ہوئے اس کے برابر میں آ بیٹھا, وہی رات والا شرٹ اور ٹراؤزر پہن رکھا تھا

"نہیں بس چائے..." وہ کپ لبوں سے لگاتے ہوئے بولی

"یہ جو تم کر رہی ہو یہ بھی خودکشی کے زمرے میں آتا ہے" زبیر نے لقمہ بنایا اور

اس کی طرف بڑھا دیا

"دل نہیں کر رہا..." وہ بولی

"دل تو میرے پاس بیٹھنے کا بھی نہیں کر رہا ہو گا پھر کیوں بیٹھی ہو؟" وہ بولا, رملہ نے ایک دم اسے دیکھا, وہ مسلسل اسے ہی دیکھ رہا تھا, دھیرے سے مسکراتے ہوئے زبیر نے لقمہ دوبارہ اس کی طرف بڑھایا, رملہ نے اس کے ہاتھوں سے لقمہ پکڑنا چاہا لیکن زبیر نے ہاتھ پیچھے کر لیا

"منہ کھولو..." وہ بولا, رملہ نے بادل نخواستہ منہ کھول دیا, زبیر نے مسکراتے ہوئے لقمہ اس کے منہ میں رکھ دیا

"ہولے ہولے ہو جائے گا پیار او بندیا.... ہولے ہولے ہو جائے گا پیار" وہ دوسرا لقمہ بناتے ہوئے دھیرے سے گنگنایا تھا اور رملہ کے گال تمتماتے چلے گئے تھے

.....

حاتم, علینہ کا ہاتھ تھام کر سٹیج تک لایا تھا, علینہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی,

رملہ نے فان کلر کی کامدار میکسی پہنی ہوئی تھی اور زبیر نے اسی کلر کا تھری پیس...

جوڑی تو کمال کی تھی

شرمین جی باقاعدہ طور پر تتلی بنی گھوم رہی تھیں... کبھی ادھر, کبھی ادھر

رخسانہ کو اسے دیکھ دیکھ کر قہر چڑھ رہا تھا

"امی... منہ کے زاویے تو ٹھیک کر لے" زرینہ نے کہا

"ایسا لگ رہا ہے جیسے ابھی اسے ذبح کر دے گی" وہ ہنسی

"کاش میرے بس میں ہوتا..." رخسانہ تڑخیں

"لے دس... تیری ہونے والی بہو ہے وہ, تھوڑا تو خیال کر" زرینہ نے مخول کیا

"دفع ہو پرے, کالی زبان... تو رفیق کی بیٹی ہے تیرا قصور کوئی نہیں" رخسانہ نے

اس کے ایک لگائی تھی

علینہ بخیر و عافیت رخصت ہو گئی, شام پانچ بجے وہ لوگ گھر واپس آئے تھے

رخسانہ نے گاڑی سے اتر کے رملہ کو نیچے اتارا, وہ بیچاری پنسل ہیل پر ڈگمگا سی گئی

"دھیان سے پتر..." رخسانہ اسے سہارا دے کر اندر لے آئیں

"لیٹ جا تھوڑی دیر... تھک گئی ہو گی" وہ کہہ کر باہر نکل گئیں, زبیر نے کوٹ اتار کر الماری میں لٹکایا اور چینج کرنے چلا گیا, واپس آیا تو وہی ٹی شرٹ اور ٹراؤزر... بس اب کی بار ٹی شرٹ کا رنگ مختلف تھا

"اوئے منڈیا خدا دا خوف کر... تیرا ویاہ ہوا ہے آج, تھوڑے ڈھنگ کے کپڑے پہن لے" رخسانہ نے اسے گھرکا

"مجھے کونسا بنا کر دیئے ہیں ڈھنگ کے کپڑے... ایک بارات کا اور ایک ولیمے کا بس..." زبیر نے کہا, رخسانہ جز بز سی ہو گئیں

"بکواس نہ کر... اویس کا کوئی پہن لے" وہ بولیں

"نہیں رہنے دیں... یہ ہی ٹھیک ہے" وہ موبائل اٹھا کر بیڈ پر لیٹ گیا, رملہ اپنے کپڑے اٹھا کر واش روم کی طرف بڑھ گئی, رخسانہ ابھی دروازے میں ہی تھیں جب اس کی دلدوز سی چیخ سنائی دی

"ہائے ربا..." وہ دہل کر اندر کو بھاگیں, زبیر بھی جلدی سے اٹھا

"کی ہویا پتر...؟" وہ پھسل کر گر گئی تھی

"چکر آ گیا تھا..." بائیاں ہاتھ واش بیسن کی سٹیل کی ٹونٹی پر لگا تھا... وہاں نیل ابھر آیا

"ہاں تو جب کچھ کھانا ہی نہیں تو ایسے ہی ہونا ہے, آج بھی کچھ نہیں کھایا, صبح بھی بس چائے ہی پی تھی" رخسانہ نے کہا

"امی... ناعمہ سے کہہ کھانا لیکر آئے رملہ کے لئے" زبیر نے اسے سہارا دے کر اٹھایا

www.novelsclubb.com

"میں نے شاور لینا ہے..." وہ بولی

"میں یہیں کھڑا ہوں... جلدی کرو" وہ دروازہ کے باہر ہو کر کھڑا ہو گیا, رملہ بند کرنے لگی تو روک دیا

"کھلا رہنے دو... شاور لو جلدی" وہ بولا, تھوڑی دیر بعد رخسانہ کھانے کی ٹرے

رکھ گئیں, رملہ گیلے بالوں کو جھٹکتے ہوئے باہر نکلی تھی

"ادھر آؤ..." زبیر نے اس کی کلائی پکڑی

"بال تو سلجھالوں" وہ بولی

"بعد میں سلجھالینا" وہ اسے لیکر صوفے تک آیا اور اس پر بٹھادیا

"کھانا نا کھا کر کسے سزا دے رہی ہو تم؟" اس نے پوچھا, رملہ نے سر جھکالیا, زبیر نے دھیرے سے اپنی انگلیوں کی پوروں سے اس کا چہرہ اوپر کو اٹھایا تھا

ساری رات کی جاگی ہوئی سرخ انگارہ آنکھیں... جن میں نیند تیر رہی تھی

دھلا دھلا یا شفاف چہرہ اور کانوں کی لوؤں سے ٹپکتا ہوا پانی کو گردن تک بہہ رہا تھا, گیلے بالوں کی چند ایک چپکی ہوئی لٹیں اور بھیگے بھیگے سے گلابی ہونٹ, وہ بالوں کو تولئے میں لپیٹے بنا دوپٹے کے اس کے سامنے بیٹھی تھی, زبیر نے بڑی مشکل سے نظریں ہٹائی تھیں

"سنو..." زبیر نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما

"اگر تمہیں اس بھوک ہڑتال سے کچھ ہو گی آنا تو تمہارا بھائی مجھے جان سے مار دے گا... سمجھیں" وہ ٹرے اس کے آگے کرتے ہوئے بولا

"اور تم چاہو گی کہ میں بنا قصور کے ہی رگڑا جاؤں؟" وہ بولا

"مقدر پر یقین بھی رکھتے ہیں اور صبر بھی کیا کرتے ہیں... کھانا کھاؤ پیٹ بھر کر اور پھر سو جاؤ" وہ بہت محبت سے بولا تھا, رملہ خاموشی سے کھانے لگی, زبیر مسلسل اسے دیکھ رہا تھا

"آپ نے بھی کھانا ہے؟" چند لمحوں بعد اس نے پوچھا

"نہیں..." زبیر نے نفی میں سر ہلا دیا

"تو پھر میرے نوالے گن رہے ہیں کیا؟" رملہ نے دھیرے سے پوچھا, زبیر قہقہہ لگا کر ہنس دیا تھا

.....

ایک اور دن طلوع ہو گیا... آج ان سب نے حاتم کے ولیمے پر جانا تھا, صبح چھ بجے

کے قریب زرینہ نیچے اتری تو چونک گئی,اویس کے کمرے کا پنکھا چل رہا تھا,اس نے حیرانی سے اندر جھانکا اور ٹھٹھک گئ

وہ اپنی چارپائی پر سویا پڑا تھا

شاید رات کے کسی پہر واپس آیا تھا

زرینہ سر پر پیر رکھ کر رخسانہ کے کمرے کی طرف بھاگی

"امی...امی..."اس نے رخسانہ کو جھنجھوڑ دیا

"کیا سیاپا پڑ گیا؟"وہ بوکھلا گئیں

"امی اویس آگیا ہے"وہ بولی

"تے فیر کی کراں...لڈو ونڈاں"رخسانہ بھڑک گئیں

"اٹھ کے پوچھ تو سہی اسے..."زرینہ فل ٹائم دنگا کروانے کے درپے تھی

"زرینہ,دفع ہو جا یہاں سے,اور جا کر اسے کہہ دے کہ مجھے قیامت تک اپنی پیڑی شکل نہ دکھائے"وہ بولیں,زرینہ ابھی باہر نکلی بھی نہیں تھی جب رفیق صاحب

www.novelsclubb.com

نے آسمان سر پر اٹھالیا

وہ نماز پڑھ کر واپس آئے تھے اور اویس پر چھاپہ پڑ گیا تھا

"او بے غیرتا کسی زمانے دا, یہ کیا کیا تو نے...؟ بڈھے وارے چٹے سروں میں خاک ڈال دی, پورے پنڈ میں ذلیل کروا دیا, کسی کو منہ دکھانے لائق نہیں چھوڑا..." وہ خوب گرج رہے تھے

"امی...ابو نوں چپ کرا" زرینہ بولی

"مینوں معاف کر دے..." وہ ہاتھ جوڑ کر کمبل تان گئیں, زبیر رفیق صاحب کی آوازیں سن کر باہر نکلا, حمزہ بھی بوکھلایا ہوا سیڑھیاں اتر کر آگیا

"ابو بس کریں" زبیر نے انہیں بازو سے کھینچ کر اویس کے کمرے سے باہر نکالا تھا

وہ انتہائی ڈھٹائی سے ہنوز کمبل تانے لیٹا تھا

.....

"کیا ہوا ہے؟" وہ رفیق صاحب کو ٹھنڈا کر کہ کمرے میں آیا تو رملہ نے پوچھا, وہ

کافی پریشان ہو گئی تھی

"کچھ نہیں..."زبیر بستر پر گرتے ہوئے بولا,وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی,دوپٹہ پوری طرح سر پر لپیٹا ہوا تھا

"پھر بھی...؟"اس نے پوچھا

"اویس بھائی آئے ہیں.."زبیر سانس بھرتے ہوئے بولا,وہ اب اس گھر کا ایک حصہ تھی,آخر کون کون سی بات اس سے چھپائی جا سکتی تھی

دھیرے دھیرے سویرا ہو گیا,گہما گہمی جاگ گئی,ناشتے کا دور چلنے لگا,یاسمین اور ناعمہ نے ڈائیننگ ٹیبل پر ناشتہ لگا دیا تھا,ناشتے سے پہلے رملہ نے کپڑے چینج کر لئے,ظاہر ہے گھر مہمانوں سے بھرا پڑا تھا,تمام نگاہوں کا مرکز تو وہی تھی,ہلکا سا میک اپ کر کے اس نے بالوں میں کیچر لگایا اور دوپٹہ سر پر لے لیا

"آجا میری دھی...ناشتہ کر"رخسانہ نے اس کی بلائیں لی تھیں,زبیر اسی شرٹ اور ٹراؤزر میں گھوم رہا تھا


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"حمزہ...پترادھر آ" وہ نیچے اترا تو رخسانہ نے آواز دے لی, ناچار وہ ان کی طرف چلا آیا...چہرہ بتا رہا تھا کہ ابھی سو کر اٹھا ہے

"پتر اس لاپرواہ کو آج بازار لے جا...اور اسے ڈھنگ کے دو, چار سوٹ لے دے, فقیروں کی طرح رنگ برنگی شرٹیں پہن کے گھومتا ہے" رخسانہ نے کہا

"تائی امی اسے کونسا شاپنگ کرنی نہیں آتی..." حمزہ نے کہا اور دماغ کی کڑی دھمکیوں کے باوجود پوری نظر بھر کر اسے دیکھا

ریشمی دوپٹہ اس کے سر سے ڈھلک کر کندھوں پر گر گیا تھا, کیچر سے نکلی ہوئی چند ایک آوارہ لٹیں چہرے کا طواف کر رہی تھیں, وہ بس بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھتا رہ گیا

زندگی کے سارے خسارے ایک طرف...اور حمزہ شفیق کے لئے رملہ حسین کا خسارہ ایک طرف

رملہ نے اس کی طرف دیکھنے کی بھی زحمت نہیں کی, وہ چند لمحوں بعد کمرے میں

چلا گیا

"میں نہالوں پھر چلتے ہیں" اس نے جاتے ہوئے زبیر سے کہا تھا

علینہ کا ولیمہ فنکشن رات کا تھا... سو ذرا وقت مل گیا, ناعمہ تو زیادہ وقت اوپر ہی

رہی, حمزہ اور زبیر بازار چلے گئے, وہ کچھ دیر باہر بیٹھی رہی پھر اپنے کمرے میں آ گئی

دوپہر کا وقت تھا جب وہ دونوں بازار سے واپس آئے

"رملہ... بیٹے بات سن" رخسانہ نے اسے آواز دی تھی, وہ باہر نکل آئی, سبھی گھر

والے ٹی وی لاؤنج میں جمع تھے

"جی آنٹی..." وہ سب کو دیکھ کر ذرا سی پزل ہو گئی

"یہ لے پتر... تیری بری میں یہ لگانے والی رہ گئی تھی, اس چھوکرے دوکاندار نے

آج منگوا کر دی ہے" رخسانہ نے ایک پیکیٹ اس کی طرف بڑھایا

"یہ کیا ہے؟" اس نے پوچھا

"ساڑھی ہے..." رخسانہ نے کہا, وہ ایک دم پریشان ہو گئی

"یہ تو نے آج رات کو پہننی ہے" رخسانہ نے اس کے سر پر بم پھوڑا, سبھی اس کی غیر ہوتی حالت کو دیکھ رہے تھے

"آنٹی جی... میں نے آج تک کبھی ساڑھی نہیں پہنی" وہ بولی

"تے فیر کی ہویا پتر... ویاہ شادیاں تے ہی پاہندی اے" رخسانہ نے کہا, اس نے پریشان سی نظروں سے سب کو دیکھا

"آنٹی تسی میری گل نہیں سمجھے, میں بالکل کمفرٹیبل نہیں ہوں گی اس میں, نہ یہ مجھ سے سنبھالی جانی ہے اور... اے مینوں بنی وی نی آندی" وہ بولی تو زبیر کو ہنسی آ گئی, رملہ نے فوراً اس کی طرف دیکھا

www.novelsclubb.com

"تم اسے کھول کر استری تو کرو, مجھے باندھنی آتی ہے میں سکھا دوں گا" وہ بولا, رملہ یکدم سرخ پڑ گئی, حمزہ اور ناعمہ نے بڑی سلگتی نظروں سے اسے دیکھا تھا

"ناعمہ... استری کر کے دے رملہ کو" رخسانہ نے کہا

"تائی امی میں نے تو ابھی کمرے صاف کرنے ہیں" وہ فٹ منع کر کے وہاں سے چلی

گئی

"میں خود ہی کرلوں گی..." رملہ دھیرے سے بولی تھی, گھنٹہ لگا کر تو وہ استری ہوئی, پھر درزن بلوا کر اس میں بیلٹ ڈلوائی گئی

الغرض رات تک اس کی ساڑھی بالکل ریڈی تھی, جتنی دیر میں زبیر شاور لیکر تیار ہوا, اتنی دیر میں وہ بس اس کی چٹلّا ہی سیٹ کر پائی

"میں وہاں جا کر اسی کو سنبھالتی رہوں گی" وہ از حد پریشان تھی

"ایک دفعہ سیٹ کر کے سیفٹی پنیں لگالو, پھر نہیں ہلے گی" زبیر پانچ منٹ میں تیار ہو گیا تھا, ڈارک گرے کلر کے تھری پیس میں, پانچ فٹ دس انچ قد کے ساتھ, ہلکی ہلکی بڑھی ہوئی شیو میں وہ اویس سے کم تو نہیں تھا, رملہ نے دو, تین دفعہ آئینے میں اس کا عکس دیکھا

"تم مڑ کر اچھی طرح دیکھ لو" وہ تاڑ گیا

"کیسے؟" رملہ چونک کر بولی

"مجھے..." وہ مسکرایا

"میں آپ کو تو نہیں دیکھ رہی..." وہ جھینپ سی گئی, زبیر دھیرے سے مسکراتے ہوئے اس کے قریب ہوا اور اپنا چہرہ اس کے نازک سے کندھے پر رکھ دیا

"پیچھے تو میں ہی کھڑا ہوں تمہارے..." زبیر نے اپنے دونوں بازو پورے حق سے اس کے مرمریں سراپے کے گرد باندھ دیے, رملہ کے گال تمتما اٹھے تھے, اس سے پہلے کہ وہ اس کی خوشبو کے زیر اثر کسی اور گستاخی کا مرتکب ہوتا, کسی نے زور سے دروازہ بجایا "پارلر والی آگئی ہے..." رخسانہ نے آواز دے کر کہا

"جی آنٹی..." وہ اونچی آواز میں کہتے ہوئے یکدم زبیر کی بانہوں کا حصار توڑ کر تیر کی طرح دروازے کی طرف بڑھی تھی, زبیر بس سر جھٹک کر رہ گیا

رفیق صاحب نے ولیمے پر جانے کے لئے دو تین گاڑیاں اور ایک ہائی ایس بک کروائی ہوئی تھی, رخسانہ نے بڑی مشکلوں سے کھینچ تان کر مہمانوں کو باہر کھڑی گاڑیوں میں لوڈ کروایا

"اور کون رہ گیا ہے اب..." انہوں نے صحن میں کھڑے ہو کر پوچھا

"چچی رہ گئی ہیں... وہ حمزہ کے کپڑے استری کر رہی ہیں, آج والا سوٹ اس نے دوبارہ استری کرتے ہوئے جلا لیا ہے" زبیر نے برآمدے میں کھڑے ہو کر کہا

"میں ناعمہ اور شفیق کے ساتھ جا رہی ہوں, ان دونوں کو اپنے ساتھ لے آئیں میرا پتر..." رخسانہ نے کہا, زبیر خود گاڑی چلا لیتا تھا

"ٹھیک ہے امی..." وہ کہتا ہوا کمرے میں چلا آیا

"اور کتنی دیر لگے گی؟" وہ اندر آتے ہوئے بولا تھا, رملہ جھک کر اپنے سینڈلز کے سٹریپ باندھ رہی تھی, زبیر نے بس اس کی نازک سی کمر پر بکھرے سیاہ بال دیکھے تھے... اور خوشبوؤں کے جھونکے جو اس کے چہرے سے آن ٹکرائے تھے, وہ دو قدم آگے کو آیا, رملہ سٹریپ باندھ کر سیدھی ہوئی تھی

کوئی جتنا حسین لگ سکتا ہے... وہ اتنی حسین لگ رہی تھی

میرون رنگ کی شیفون کی ساڑھی اس پر خوب جچ رہی تھی, ماتھے پر بالوں کا ہلکا سا


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پف بنا کر باقیوں کو یونہی کھلا چھوڑ رکھا تھا

لبوں پر دہکتی ہوئی میرون لپ اسٹک... آنکھوں پر گہرا سا میرون میک اپ... لمبی لمبی سیاہ پلکیں... گالوں پر پھیلی سرخیاں... کانوں میں لٹکتے میرون اور سلور کلر کے لمبے لمبے آویزے... اور گلے میں میچنگ نیکلس... دائیں کندھے پر پڑا ساڑھی کا پلو اور اس پر لگا میرون بروچ

وہ دیکھ کچھ رہا تھا اور نظر بھٹک کر جا کہیں اور رہی تھی... یاسر نے بالکل ٹھیک کہا تھا وہ تو ایک تحفہ تھی... جو اسے بیٹھے بٹھائے مل گئی تھی... بن مانگے... اس کی قدر کرنا تو فرض تھا اس پر، اس سے محبت کرنا تو عبادت تھا اس کے لئے

وہ بے خود سا اس کی طرف بڑھا، قریب ہوا، بے حد قریب... اتنا کہ اس کے سرخ لبوں کی لالیاں نمایاں ہونے لگیں

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں؟" وہ نازک سی حسینہ نروس ہو ہو کر سرخ ہو رہی تھی

"اپنی بیوی کو..." وہ بولا

"نظر نہ لگا دینا مجھے..." وہ سرگوشی میں بولی تھی

"کبھی سنا ہے تم نے کہ بیوی کو شوہر کی محبت بھری نظر لگ گئی ہو" زبیر نے دھیرے سے اپنے لب اس کے بالوں پر رکھے تھے

"سنا تو نہیں لیکن... آج کے بعد نہ سننا پڑ جائے" وہ انتہائی دھیمے سے مسکرائی تھی, زبیر دو قدم پیچھے ہٹا

"چلو آؤ..." حالانکہ دل کوئی اور ہی فرمائشیں داغے جا رہا تھا, وہ اس کے پیچھے پیچھے باہر نکلی, عین اسی وقت حمزہ بھاگتا ہوا کمرے سے نکلا تھا, زبیر کے پیچھے رملہ کو دیکھ کر ٹھٹھک گیا, رملہ نے سرسری سا اسے دیکھا تھا

"چچی کہاں ہیں؟" زبیر آگے بڑھتے ہوئے بولا

"آجاؤ... میں باہر ہوں" یاسمین نے ہانک لگائی

"آؤ..." زبیر نے پلٹ کر رملہ کی طرف ہاتھ بڑھایا, اس نے بڑے حق سے تھام لیا


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حسد اور رشک کی ایک سلگتی ہوئی لہر تھی جو حمزہ کے روم روم میں اتر گئی تھی, کئی لمحے وہ وہاں سے ہل نہیں سکا, وہ دونوں باہر چلے گئے تھے

"حمزہ... آجا یار" زبیر کی آواز پر وہ بادل نخواستہ باہر کی طرف بڑھا, زبیر نے رملہ کے لئے بیک ڈور کھولا تھا

"اپنی بیگم سے پوچھ لے آگے تو نہیں بیٹھنا" حمزہ نے بڑی لگاوٹ سے کہا تھا, اس کے لہجے کی جلن رملہ کو واضح محسوس ہوئی تھی, زبیر نے فوراً رملہ کی طرف دیکھا

"اٹس اوکے..." وہ پیچھے ہی بیٹھ گئی, حمزہ نے آگے بیٹھتے ہوئے دروازہ بند کیا اور زبیر نے گاڑی باہر نکال لے گیا

www.novelsclubb.com

وہ اس کا ہاتھ تھام کر ہی ہال میں داخل ہوا تھا, پورے ہال نے مڑ کر دیکھا... رخسانہ خود اٹھ کر آئی تھیں

"ماشاءاللہ... میری بہو کو نظر نہ لگے" وہ اس کی بلائیں اتارتے ہوئے بولیں

"ہنہ... ایڈی وی سو ہنی نہیں لگ رہی" نائمہ نے منہ بنایا

"چنگی بھلی تو لگ رہی ہے...اس ڈائن سے تو اچھی ہی لگ رہی ہے" زرینہ نے شرمین جی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"کیا خبر یہ اس سے بڑی ڈائن ہو" نائمہ زبیر کے پہلو میں کھڑی رملہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی, زرینہ اس کی بڑبڑاہٹ سن نہ سکی, بڑی مشکلوں سے سٹیج پر جا کر وہ علینہ سے مل کر آئی

"خوش ہو؟" وہ اس کے آسودہ سے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولی

"جی..." علینہ نے مسکراتے ہوئے نظریں جھکالی تھیں, کچھ دیر بعد وہ نیچے اتر آئی

"ہیلو..." اپنے پیچھے یک شوخ سی آواز سن کر مڑی

"ہائے...میں شرمین ہوں, علینہ کی نند" وہ اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولی تھی, رملہ نے لبوں پر ایک مسکراہٹ سجا کر اس سے ہاتھ ملایا

"کیسی ہیں آپ؟" شرمین نے پوچھا

"ٹھیک ہوں" وہ اس کے انتہائی کھلے گلے سے نظر آتی رعنائیوں کو دیکھتی رہ گئی

"ویسے کافی مشکل ہوتا ہے اس صورتحال سے گزرنا جس سے آپ گزری ہیں"

شرمین نے کہا

"لیکن شکر ہے کہ گزر گئی ہوں" وہ بولی

"ویسے حیرت کی بات ہے کہ آخر اویس نے انکار کیوں کیا...؟ آپ ماشاءاللہ اچھی خاصی خوبصورت ہیں" شرمین نے نمک چھڑکنا شروع کر دیا تھا

"انسان کی عقل پر پتھر پڑتے دیر تھوڑی لگتی ہے ڈیئر... وہ کہتے ہیں نا کہ دل آئے گدھی پر تو حور کیا چیز ہے... میرا خیال ہے اس کا دل کسی ایسی ہی گدھی پر آ گیا ہو گا" رسان سے کہتے ہوئے وہ رخسانہ کے پاس آ بیٹھی, شرمین بس قہر بار نظروں سے اسے دیکھ رہ گئی تھی, تبھی اس نے اویس کو اندر آتے دیکھا, وہ حمزہ سے کچھ کہتے ہوئے آ رہا تھا, شرمین اسے دیکھ کر دھیرے سے مسکرائی, اس سے پہلے کہ وہ اس کے پاس سے گزرتے ہوئے آگے بڑھتا, اس گدھی نے اسے پکار ہی لیا

"واپسی ہو گئی آپ کی... اویس" وہ بدستور مسکرا رہی تھی, حمزہ ایک نظر اسے دیکھ

کر آگے بڑھ گیا

"واپس تو آنا ہی تھا نا... راجکماری" وہ بولا

"آپ کے گھر والے مجھے اب راجکماری نہیں کہتے جناب... ڈائن کہتے ہیں" وہ اترا کر ہنسی تھی, ریشمی دوپٹہ ڈھلک کر بازو پر آ گرا تھا, وہ اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ اس کے سامنے تھے

وہ واقعی الو کا پٹھا بن گیا تھا... آنکھوں کا اندھا

رملہ سمیت وہاں موجود ہر عورت نے ان دونوں کا یہ منظر دیکھا تھا

زرینہ کی بس ہو گئی... ایک نظر ماں کے ستے ہوئے چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ تیر کی طرح ان دونوں کی طرف آئی تھی

"وے اویس... جیڑی تھوڑی بہت عزت بچ گئی ہے نا ہماری... اسے یوں پیروں تھلے نا رول, دفع ہو جا ایتھوں" وہ گرج کر بولی, اویس بس اسے گھورتا ہوا وہاں سے چلا گیا

"اوئے حمزہ... یہ گدھا اب اس طرف نظر نہ آئے" وہ اچھا خاصا تپ گئی تھی

رات کے گیارہ بج رہے تھے جب وہ لوگ ہال سے فارغ ہو کر گھر پہنچے, زبیر کی پوری کوشش تھی کہ واپسی پر اس کی گاڑی میں اس کے اور رملہ کے علاوہ کوئی نہ ہو لیکن... اس نے ایک نظر ڈرائیو کرتے ہوئے پیچھے دیکھا... زرینہ, نائمہ, یاسمین اور رملہ... وہ بیچاری کھڑکی کے بالکل ساتھ جڑی ہوئی تھی, زبیر نے فرنٹ مرر میں سے اسے دیکھا اور آنکھوں سے اشارہ کیا, وہ بس دھیرے سے مسکراتے ہوئے رخ موڑ گئی, گاڑی رکتے ہی سب سے پہلے وہ اتری تھی

"رکو... میں لے چلتا ہوں اندر... گر نہ جانا" زبیر گاڑی بند کرتے ہوئے جلدی سے بولا مبادا وہ اندر جا کر سب کچھ اتارنے ہی نہ لگ جائے

"زبیر یہ کونسا کراچی سے آئی ہیں... 90 موڑ کی ہیں, وہاں پر بھی رات گیارہ بجے اتنا ہی اندھیرا ہوتا ہے" نائمہ سلگ کر کہتے ہوئے وہ اندر کی طرف بڑھ گئی, رملہ نے زبیر کی طرف دیکھا, اس نے مسکراتے ہوئے رملہ کا ہاتھ پکڑا تھا

"لوگ ابھی سے کتنا جلنے لگے ہیں ہم دونوں سے" وہ بولا

"تو یہ مسکرانے کی بات ہے؟" وہ اس کے برابر میں چلتے ہوئے بولی

"اور کیا... رونے لگ جاؤں" وہ اسے ساتھ لئے کمرے میں چلا آیا, رملہ نے اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے سب سے پہلے دونوں جوتے اتارے تھے, دونوں پاؤں پھوڑے کی طرح دکھنے لگے تھے, زبیر نے دروازہ بند کرتے ہوئے اس کا بازو پکڑا

"ایک منٹ... ادھر آنا ذرا" وہ موبائل سیلفی کھولتے ہوئے بولا

"اب کیا باقی رہ گیا؟" وہ تھک چکی تھی

"ساری دنیا کے ساتھ تصویریں بنوالیں.. دو, چار میرے ساتھ بھی بنوالو" زبیر نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اسے اپنے ساتھ بٹھایا تھا

"میری تصویریں بالکل اچھی نہیں آتیں..." وہ بولی

"میں ساتھ ہوں گا تو دیکھنا کتنی کمال کی آئے گی" وہ مسکراتے ہوئے بولا

"اچھا..." رملہ نے لمبا سا اچھا کہتے ہوئے اس کو مصنوعی خفت سے گھورا, زبیر نے

مسکراتے ہوئے کلک کیا تھا, پھر اپنا بازو اس کے کندھوں کے گرد لپیٹ کر اسے اپنے قریب کرتے ہوئے کلک کیا... رملہ نے دھیرے سے اپنا سر اس کے کندھے پر رکھ دیا, وہ کلک کرتا چلا گیا

"کون زیادہ پیارا لگ رہا ہے؟" وہ تصویریں دیکھتے ہوئے بولا

"آپ..." وہ بولی

"واقعی...؟" زبیر نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا

"کوئی شک... بلکہ میرے ساتھ ہونے سے آپ کا امیج بھی ڈاؤن سا ہو گیا ہے" وہ عام سے لہجے میں بولی تھی لیکن... زبیر کے چہرے کی مسکراہٹ غائب ہو گئی, موبائل ایک طرف رکھتے وہ پوری طرح اس کی طرف مڑا, اس کا ایک بازو ہنوز رملہ کے کندھوں کے گرد تھا, وہ بھی اسی کو دیکھ رہی تھی

"رملہ... میں کیا تھا...؟ ایک لاپرواہ سا انسان جو دیکھنے میں ذرا سا بھی خاص نہیں ہے, جس کے پلے کیا ہے....؟ ایک چھوٹی موٹی نوکری اور ایک موٹر سائیکل

بس... میرے پاس تو اپنا ذاتی گھر تک نہیں ہے لیکن... اس کے باوجود اس لمحے میرے پہلو میں تم ہو... تم ہو تو میں بہت خاص ہو گیا ہوں رملہ" زبیر کہتا چلا گیا, دھیرے سے وہ رملہ کے اور قریب ہوا تھا, یوں کہ اس کی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کا شور سنائی دینے لگا تھا, نہائت محبت اور نرمی سے اس نے اپنی انگلیوں سے اس کے گال پر اڑتی بالوں کی لٹوں کو اس کے کانوں کے پیچھے اڑسا تھا

"میں یہ تو نہیں کہوں گا کہ جس نے تمہیں ٹھکرایا اسے معاف کر دو... بے شک قیامت تک نہ کرنا, کرنا بھی نہیں چاہیے لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ جو ہوا اسے بھول جانے کی کوشش کرو کیونکہ... جو ہوا اس کے بعد سے ہم ایک ہیں... اور یہ کافی ہے" رملہ کی آنکھیں یکلخت نم ہوئی تھیں اور زبیر ان گہری سیاہ جھیلوں میں ڈوب جانے کے لئے بالکل تیار تھا, دھیرے سے اس نے اپنے لب اس کی گیلی آنکھوں پر رکھ دیئے

"میں ہمیشہ تم سے بہت محبت کروں گا رملہ... آج سے... ابھی سے... میں اور


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

میرا دل دونوں تمہارے ہیں" وہ بہت نرمی سے اس کی بند آنکھوں کو چوم رہا تھا, رملہ ذرا سا کسمسائی تھی, زبیر کا گھیرا اس کے کندھوں کے گرد اور تنگ ہو گیا, اس کے لبوں نے بڑے حق سے رملہ کے لرزتے ہوئے لبوں کو قید کیا تھا, وہ اپنے دائیں ہاتھ سے مضبوطی سے زبیر کی شرٹ کا کالر جکڑ گئی, وہ دیوانہ وار اس کے چہرے کو گیلا کرتا چلا گیا

"زبیر..." اس نے زبیر کی شدتوں کے زیر اثر سرگوشی سی کی تھی

"میری جان..." زبیر نے اپنا کوٹ اتارتے ہوئے دوسرا ہاتھ اس کی کمر کے گرد باندھا اور اسے اپنے بازؤں میں اٹھا لیا, اسے بستر پر گراتے ہوئے وہ پوری طرح اس پر حاوی ہوا تھا, اپنے جسم پر رینگتی اس کی انگلیوں کا لمس رملہ کی آنکھیں بند کرتا جا رہا تھا, ساڑھی کا پلو کب کا ڈھلک چکا تھا, دھیرے دھیرے اس نے اپنے وجود پر بوجھ بڑھتا ہوا محسوس کیا

"زبیر...." اس نے پھر سرگوشی کی تھی

"خدا کی قسم میں ساری عمر تم سے بے پناہ محبت کروں گا...بے پناہ" زبیر نے اسے بس ایک لمحے کی مہلت دیتے ہوئے اپنی شرٹ کے بٹن کھولے تھے

"ونڈو کھول دیں..." رملہ کا چہرہ پسینے سے تربتر تھا, زبیر نے ایک نظر اس کے بکھرے بکھرے سے وجود پر ڈالتے ہوئے لابی کی طرف والی ونڈو کھول دی

"پردے بھی برابر کر دیں..." وہ بولی, اسی لابی میں ساتھ والے کمرے کی ونڈو بھی کھلتی تھی

"اس وقت کوئی نہیں ہوتا نیچے..." زبیر نے لائیٹ آف کرتے ہوئے کہا تھا, ہوا کا ایک جھونکا اندر آیا اور ساتھ ہی اس پگھلے موم جیسی لڑکی کو اپنی مضبوط بانہوں میں بھرتے ہوئے وہ پاگل ہوا تھا

تاریک کمرے کے سناٹے میں بس سانسوں کا شور تھا, زبیر پوری طرح اس کے وجود میں گم ہوتا رہا تھا

اب اسے کیا کہیں کہ اس کمرے کے ساتھ والا کمرہ حمزہ شفیق کا تھا...اور یہ کہ پچھلے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دو مہینے سے حمزہ اوپر چھت پر ہی سو رہا تھا لیکن اس رات وہ اپنی ہینڈ فری نیچے کمرے میں بھول گیا... اور اسے لینے دوبارہ نیچے آیا

اور اسے قسمت کی ستم ظریفی کہیں کہ ونڈو اس کمرے کی بھی کھلی تھی

وہ ہینڈ فری اٹھا کر باہر نکلنے لگا تھا جب ونڈو کے پاس ٹھٹھک گیا

کچھ سسکیاں تھیں... گھٹی گھٹی سی

کچھ سانسیں تھیں... پھولی پھولی سی

اور کچھ سرگوشیاں تھیں... دھیمی دھیمی سی

"زبیر..." دم توڑتی سی سرگوشی

"زبیر کی جان..."

وہ ساکت کھڑا رہ گیا

کاش... کاش... بڑی مشکلوں سے وہ دوبارہ اوپر پہنچا تھا، مٹھیاں نہ جانے کیوں بند تھیں... مضبوطی سے

www.novelsclubb.com

غصہ تھا.... جلن تھی... حسد تھا

چھت پر پڑی ہر شے کو ٹھوکر مار کر بھی اسے چین نہ آیا, دوبارہ نیچے آیا اور رفیق صاحب کے سرہانے سے سگریٹوں کی پوری ڈبیہ اٹھا کر لے گیا

یہ بھی آجکل کے لڑکوں کا ڈپریشن نکالنے کا ایک فیشن ہے... سگریٹ پوری رات وہ دھوئیں اڑاتا رہا... کھانستا رہا... صبح کے قریب جا کر جب آنکھوں کی بس ہو گئی تو چارپائی پر گر گیا

"وہ میری بھی تو ہو سکتی تھی"

.....

www.novelsclubb.com

وہ فجر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی, زبیر کروٹ لئے ہوش و حواس سے بیگانہ ہوا سو رہا تھا, وہ دھیرے سے دروازہ کھول باہر نکل آئی, سفیدی ابھی پوری طرح نہیں پھیلی تھی, چڑیوں کی چوں چوں کا راگ ہر درخت پر جاری تھا, باہر کوئی بھی نہیں تھا, وہ جوتے اتارتے ہوئے گھاس پر چلنے لگی, ٹھنڈی ٹھنڈی گھاس پیروں کو نہایت

سکون بخش رہی تھی, کافی دیر وہ ننگے پاؤں گھاس پر واک کرتی رہی, چہل پہل ہونے لگی تو اندر آ گئی, دور دراز سے آئے مہمان آج واپس جا رہے تھے, کچن میں کھڑ پٹر جاری تھی, وہ رخسانہ کو سلام کرتی ہوئی اندر آ گئی

"اٹھنا نہیں ہے؟" اس نے زبیر کے اوپر سے کمبل کھینچا تھا, وہ کسمسا کر سیدھا ہوا اور گھڑی کی طرف دیکھا... پھر اس کی طرف دیکھا اور ہاتھ بڑھا دیا, رملہ نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا, زبیر نے اسے کھینچ کر اپنے ساتھ بٹھایا اور بڑے حق سے اپنا سر اس کی گود میں رکھ دیا

"رملہ... یار ایک کام تو کر دو" وہ اس کے گیلے بالوں کو اپنے چہرے پر گراتے ہوئے بولا

"سو کام کروائیں..." وہ بولی

"میری ایک پینٹ اور شرٹ استری کر دو... دفتر جانا ہے" وہ بولا

"کیوں؟" وہ چونک گئی

"یار میں نے تو بس تین چھٹیاں لی تھیں, تینوں فنکشنز کے لئے, اب مجھے کیا خبر تھی کہ یہاں تو پورا فنکشن ہی میرے نام ہو جانا ہے" وہ دھیرے سے مسکراتے ہوئے بولا

"اب آج تو جانا پڑے گا, پھر کوئی جگاڑ لگا کر دو, چار چھٹیاں لیکر آتا ہوں" وہ اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

"اٹھیں پھر... میں کر دیتی ہوں" وہ بولی, زبیر نے اٹھتے اٹھتے بھی اس کے لبوں کو چھو لیا تھا, وہ بس تمتما کر بستر سے اتر گئی

"میں شاور لے لوں" زبیر تولیہ اٹھا کر واش روم میں گھس گیا, رملہ اس کی پینٹ شرٹ اٹھا کر باہر نکل آئی, استری سٹینڈ کچن کے ساتھ رکھا تھا, وہ اس کے کپڑے استری کرنے لگی, نائمہ کچن سے نکلی تھی, اس کے پاس سے گزری تو رک گئی, رملہ کی کمر پر بکھرے بالوں سے ابھی تک پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے... وہ سلگ سی گئی

"تو سیٹ ہو ہی گئیں آپ؟" وہ بولی

"کیا مطلب؟" رملہ نے اس کی طرف دیکھا

"میرا مطلب زبیر کے ساتھ انڈر سٹینڈنگ ہو ہی گی آپ کی؟" ناعمہ نے دوبارہ کہا

"ہاں... میری اپنے شوہر سے بہت اچھی انڈر سٹینڈنگ ہو گئی ہے" رملہ نے مسکراتے ہوئے کہا

"کمال ہے... ایک رات میں ہی" ناعمہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کے بال کھینچ دیتی

"میرے خیال سے تمہیں مجھ سے یہ سب پوچھنے کا کوئی حق نہیں ہے, اس گھر میں سب سے چھوٹی ہو تم... سو چھوٹی ہی رہو" رملہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کپڑے اٹھا کر اندر چلی گئی تھی

وہ بس جل بھن کر رہ گئی

.....

دن کے دس بج رہے تھے جب وہ سو کر اٹھا اور نیچے اترا, زیادہ تر مہمانوں کی واپسی ہو چکی تھی سو گہما گہمی ذرا کم تھی, وہ اپنی شرٹ کندھے پر ڈالے موبائل اور چارجر ہاتھوں میں لیے کچن کے آگے سے گزرا اور سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا, بس ایک نظر اس نے رملہ کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھا تھا, "مجھے کوئی ڈسٹرب نہ کرے" زور سے کہتے ہوئے اس نے دروازہ بند کر دیا

ناعمہ, زرینہ اور یاسمین اپنے اپنے کاموں میں جت گئی تھیں, زبیر دفتر چلا گیا تھا اور اویس کا کوئی پتہ نہیں تھا, بارہ بجے تھے جب یاسمین نے اس کے کمرے کا دروازہ دھڑ دھڑایا

www.novelsclubb.com

"حمزہ کوئی خدا کا خوف کر لے... دن چڑھ کے ختم بھی ہونے والا ہو گیا اور تو نے ابھی تک ناشتہ بھی نہیں کیا, دروازہ کھول..." وہ مسلسل اس کے کمرے کا دروازہ بجا رہی تھیں, حمزہ نے بادل نخواستہ اٹھ کر دروازہ کھولا

"کیا مصیبت آ گئی ہے..." وہ سرخ بوٹی جیسی آنکھوں کو مسلتے ہوئے بولا

"مصیبت کے کچھ لگتے اٹھ کے ناشتہ کر..." یاسمین نے بازو سے پکڑ کر اسے کمرے سے باہر دھکیلا

"میرا دل نہیں کر رہا..." وہ بولا

"مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ تجھے ہو کیا گیا ہے, پچھلے دو دن سے تیری یہی صورتحال ہے, نہ ڈھنگ سے کچھ کھاتا ہے اور نہ سوتا ہے... آنکھیں دیکھ اپنی... ایسے جیسے ساری رات چھت پر بیٹھا نشہ پیتا رہا ہو" یاسمین اس پر برس پڑیں, وہ نظریں چرا گیا "امی صبح میں نے اس کی چارپائی کے ارد گرد سے سگریٹوں کے نو ٹکڑے اکٹھے کئے ہیں, تایا جی کی پوری ڈبی اس نے رات رات میں ختم کر دی, اس کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے یہ بتا نہیں رہا" علینہ نے کہا

"حمزہ پتر کیا ہوا ہے؟" یاسمین نے پریشانی سے پوچھا

"امی کچھ نہیں ہوا..." وہ جھلا کر دوبارہ کمرے میں چلا گیا

"میں نہانے لگا ہوں, اس کے بعد ناشتہ کرتا ہوں" اس نے کمرے کا دروازہ دوبارہ

بند کر دیا تھا

.....

وہ کافی دیر سے بیڈ پر لیپ ٹاپ کھولے بیٹھا تھا,اسے دفتر سے چار عدد چھٹیاں مل تو گئی تھیں لیکن بدلے میں تھوڑا سا آن لائن کام کرنا تھا, جتنی دیر رملہ نے اس کے اور اپنے کپڑے استری کیے, وہ مسلسل لیپ ٹاپ میں سر دیے بیٹھا رہا, رملہ عشاء کی نماز پڑھ کر اس کے پاس آ بیٹھی

"اتنی دیر سے اس پر جھکے کیا کیا کر رہے ہیں آپ...؟" وہ سکرین کو دیکھتے ہوئے بولی

www.novelsclubb.com

"یار ایک ڈیٹا آن لائن کرنا ہے...پندرہ سولوگوں کا ڈیٹا ہے, ایک ایک کر کے کر رہا ہوں, ابھی صرف اسی ہوئے ہیں, چار چھٹیاں کیا دے دیں بدلے میں 14 دنوں کا کام پر تھوپ دیا ہے" وہ عاجز آیا پڑا تھا

"کون سا ڈیٹا ہے...؟" اس نے پوچھا, زبیر نے ایکسل کی ایک شیٹ کھول کر اس

کے سامنے کر دی

"ادھر لائیں..." وہ لیپ ٹاپ کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے بولی

"تم کر لو گی...؟" زبیر نے پوچھا

"بس آپ دیکھتے جائیں... ایم اے اکنامکس ہوں میں" رملہ کی انگلیاں لیپ ٹاپ کے کی بورڈ پر رینگنے لگی تھیں, زبیر نے بڑی فرصت سے اپنے سے بے حد قریب اس کے صبیح چہرے کو دیکھا, دوپٹہ گلے میں تھا اور بالوں کو فولڈ کر کے کیچر لگایا ہوا تھا, وہ چند لمحے تو یوں ہی اسے دیکھتا رہا, پھر اس کے بالوں سے کیچر کھینچ دیا, کالے سیاہ بال اس کی پشت پر بکھرتے چلے گئے

www.novelsclubb.com

"دیکھ لیں اب اپنے کام..." اس نے مصنوعی خفت سے زبیر کی طرف دیکھا

"میں نے کیا کہا ہے تمہیں...؟ تم اپنا کام کرو میں اپنا کام کر رہا ہوں" وہ اپنا چہرہ اس کے بالوں میں چھپاتے ہوئے بولا, رملہ دوبارہ لیپ ٹاپ کی سکرین کی طرف متوجہ ہو گئی

"زبیر آپ سے ایک بات پوچھوں...؟"اس نے کہا

"ہنہ..."زبیر آنکھیں بند کیے اس کے بالوں کی مہک کو اپنی سانسوں میں اتار رہا تھا

"ناعمہ کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے کیا....؟"اس نے پوچھا"نہیں تو... کیا ہوا...؟" زبیر نے کہا

"میں جس دن سے اس گھر میں آئی ہو تب سے لے کر آج تک میری اس سے جب بھی بات ہوئی ہے, میرے اوپر طنز ہی کیا ہے اس نے... عجیب سے لہجے میں بات کرتی ہے... لگاوٹ سے, آپ کا اور اس کا کوئی رشتہ وغیرہ تو طے نہیں ہوا تھا"رملا نے تاک کر تکا مارا تھا

"بالکل بھی نہیں..."زبیر ایک دم چونک گیا

"کوئی چکر وکر تو نہیں چل رہا تھا آپ دونوں کے بیچ...؟"اس نے نظریں گھما کر زبیر کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر پوچھا

"ابھی ہماری شادی کو چار دن بھی نہیں ہوئے اور تم مجھ پر شک کرنے لگ گئی ہو"

وہ ناراضگی سے بولا

"ہو سکتا ہے آپ کی طرف سے کچھ بھی نہ ہو لیکن اس کی طرف سے کوئی دلی وابستگی ہو..." وہ آخر کو پڑھی لکھی تھی, بات کی تہہ تک تو پہنچ ہی گئی تھی

"یار ایسا کچھ بھی نہیں ہے, نائمہ تو بہت اچھی لڑکی ہے... گھر کے آدھے سے زیادہ کام وہی کرتی ہے, ہو سکتا ہے شادی کے دنوں کی وجہ سے تھک گئی ہو" زبیر نے کہا

یہ لیں... آپ کا کام ہو گیا" رملہ نے اینٹر کی کی پریس کرتے ہوئے لیپ ٹاپ اس کے آگے کر دیا, زبیر کی آنکھیں پھیل گئیں

"یہ کیسے کیا تم نے...؟" اس نے پوچھا

"آپ کو کیا لگتا ہے سارے گن بس آپ میں ہی ہیں" رملہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرائی تھی, زبیر نے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے اسے اپنی طرف کھینچا, وہ ایک دم اس کے سینے پر گر سی گئی

www.novelsclubb.com

"ہاں مجھے پتا ہے گن تو تمہارے اندر بھی بہت ہیں.. وہ اور بات ہے کہ آہستہ آہستہ کھلیں گے" وہ اسے اپنی بانہوں میں بھرتے ہوئے بولا تھا

.....

اویس کے کمرے میں ایک دھما چوکڑی مچی ہوئی تھی, اس نے اپنا مدعا رفیق صاحب کے سامنے رکھ دیا تھا, وہ مرنے مارنے پر تلے ہوئے تھے, رخسانہ خاموش بیٹھیں دونوں باپ بیٹے کا تماشہ دیکھ رہی تھیں, زرینہ اور یاسمین بھی وہیں تھیں, حمزہ بیٹھا کھانا کھا رہا تھا, رملہ اپنے کمرے میں تھی

"اویس کوئی خدا کا خوف کر لے, تیری عقل کہاں گھاس چرنے چلی گئی ہے, کوئی ہوش کے ناخن لے اس گھر میں بیٹی دی ہوئی ہے ہم نے" رفیق صاحب دھاڑے

"پھر کیا ہوا؟" وہ بولا

"وٹہ سٹہ ہو جائے گا" وہ بولے

"ابو یہ وٹہ سٹہ کچھ نہیں ہوتا, سمجھیں تو ہوتا ہے ورنہ نہیں" اس کے نزدیک یہ کوئی


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مسئلہ ہی نہیں تھا

"اویس... میں تیرا رشتہ لیکر اس گھر میں نہیں جاؤں گا" وہ بولے

"اور نا ہی تیری ماں جائے گی... ہم سے وادو (اپنے طور) ہو کر کرنا ہے تو کر لے" رفیق نے کہا

"اویس آخر تجھے اس چڑیل میں نظر کیا آتا ہے؟" زرینہ کی زبان میں خارش ہوئی

"سب سے پہلے تو اسے چڑیل کہنا بند کرو سب لوگ" وہ تڑخا

"تو اور کیا کہیں... چڑیل ہی ہے جو تیرے سے چمٹ گئی ہے, پیچھا ہی نہیں چھوڑ رہی" زرینہ نے کہا

www.novelsclubb.com

"مجھے تو لگتا اس نے کچھ گھول کر پلا دیا ہے اسے" یاسمین کا دم درود اور تعویذ گنڈوں پر پورا اعتقاد تھا

"چچی خدا کا واسطہ... بس کر دیں" اویس جھلا گیا

"تو بس کر دے... تو کیوں نہیں بس کر دیتا" رفیق صاحب تڑخ کر بولے

"میں کیا بس کروں؟ شادی نہ کرواؤں؟" وہ بولا

"تیری شادی ہی کر رہے تھے ہم... شمشان گھاٹ تو نہیں بھیج رہے تھے تجھے" وہ شروع ہو گئے

"ابو میرے لیے وہ شادی شمشان گھاٹ جانے کے برابر ہی تھی, نہیں دل مان رہا تھا میرا, ساری زندگی برباد ہو جاتی, اتنی دفعہ تو کہا تھا کہ منع کر دیں, میں نے نہیں کروانی وہاں شادی" اویس برس ہی پڑا

"نہیں... کیا تھا اس کڑی کو...؟ ٹھگنی تھی, لکوا تھا اسے, یا لنگڑی تھی... لولی تھی؟" وہ بولے

www.novelsclubb.com

"میں نے کب کہا ابو...؟" اویس بولا

"زبیر نے بھی تو نکاح کیا ہی ہے نا اس سے... ماشاءاللہ دونوں کتنے خوش ہیں" رفیق صاحب کے کہتے ہی حمزہ نے زور سے چمچ پلیٹ میں پھینکا

"خدا کی قسم کھانا کھانا دوبھر کر دیا آپ لوگوں نے, ہر وقت کی چخ چخ, بندہ دو

دنوں میں پاگل ہو جائے" وہ چیخا

"تو تو ابھی تک نہیں ہوا" اویس نے اسے گھورا

"زبان بند رکھیں اور مجھ سے زیادہ بکواس نہ کریں" وہ بھڑک گیا

"حمزہ تو اتنا کیوں اچھل رہا ہے؟" یاسمین نے اسے گھرکا

"لوگ چھلانگیں مار سکتے ہیں... میں اچھل بھی نہیں سکتا" اسے بلاوجہ ہی غصہ آیا تھا

"حمزہ... چل باہر دفع ہو, بات کرنے دے" اویس نے کہا

"بھاڑ میں گیا سب کچھ" وہ بکتا جھکتا باہر نکل گیا

"ابو کب جائیں گے پھر؟" اویس نے پوچھا

"قیامت کے بعد" وہ کہہ کر باہر نکل گئے, اس سے پہلے کہ وہ رخسانہ کی طرف مڑتا, وہ رفیق صاحب سے پہلے باہر نکل گئیں

"چچی آپ ہی سمجھائیں انہیں.. جو ہونا تھا سو ہو گیا" اویس نے کہا

"اویس پتر بات یہ نہیں ہے کہ تونے رملہ سے شادی سے انکار کیا ہے, بات یہ ہے کہ تونے شرمین کی وجہ سے انکار کیا ہے, بھائی اور بھابھی کسی صورت نہیں مانیں گے" یاسمین نے کہا تھا

.....

ہر ہفتے ناعمہ اور زرینہ واشنگ مشین لگا کر کپڑے دھوتی تھیں, پھر اتوار والے دن استری کر لیتی تھیں, ظاہر ہے اویس کی نوکری تھی, حمزہ اور زبیر کو بھی روز نئے کپڑے چاہیے ہوتے تھے, رفیق اور شمس کے الگ سے... زرینہ کے بچوں کے یونیفارم الگ سے... ایک انبار ہوتا تھا جو وہ دونوں مل کر دھوتی تھیں, اس دن بھی ناعمہ نے مشین لگائی تو رخسانہ نے کہا کہ رملہ سے بھی کہہ کہ اپنے اور زبیر کے کپڑے نکال دے, ناعمہ کے کان پر جوں بھی نہ رینگی, وہ صبح سویرے کپڑے دھو کر فارغ ہو گئی

زبیر دفتر چلا گیا تو رملہ اپنا کمرہ صاف کرنے لگ گئی, اگلے دن اتوار تھا, زبیر نے اسے

بارہ بجے تک تو بستر سے ہی نہ اٹھنے دیا, ناشتہ کرتے کرتے دو بج گئے, شام کو جب وہ زبیر کے کپڑے استری کرنے لگی تو خیال آیا کہ کپڑے تو میلے پڑے ہیں

"زبیر کپڑے تو سارے دھونے والے پڑے ہیں" وہ پریشان ہو گئی

"کل ناعمہ نے مشین لگائی تھی, اسے نہیں دیے؟" زبیر نے پوچھا

"مجھے تو پتہ ہی نہیں... نہ اس نے بتایا" وہ بولی

"اچھا میں امی سے کہتا ہوں وہ دھو دیتی ہیں" وہ بستر سے اترتے ہوئے بولا

"نہیں... رہنے دیں, میں خود ہی دھو لیتی ہوں" اس نے زبیر کے سارے کپڑے جمع کر کے ٹوکری میں بھرے اور باہر نکل آئی, مغرب کے بعد کا وقت تھا

"آنٹی واشنگ مشین کہاں لگاتے ہیں؟" اس نے پوچھا

"کپڑے دھونے لگی ہے؟" رخسانہ حیرانی سے بولیں, اس نے اثبات میں سر ہلا دیا

"اے ناعمہ کی بچی, تجھے میں نے کل کہا تھا کہ رملہ سے بھی کپڑے لے لے"

رخسانہ نے اسے گھر کا

"ان کا دروازہ بند تھا صبح..." وہ بولی

"میں صبح ساڑھے پانچ بجے اٹھ جاتی ہوں, دروازہ تب سے کھلا ہی ہوتا ہے" رملہ کو اچھا نہیں لگا

"تو آپ مجھے دے دیتیں کپڑے" ناعمہ نے کہا

"مجھے کیا خبر کہ تم نے مشین لگانی ہے, میں دو دفعہ باہر آئی تو کچھ بھی نہیں تھا" وہ بولی, ناعمہ نے صرف حسد میں آکر مشین بھی اس بار اوپر لگائی تھی

"چل اٹھ... بہن کے کپڑے دھو کر دے" رخسانہ نے کہا

"مجھ سے تو نہیں دھوئے جاتے" ناعمہ نے صاف منع کر دیا, رملہ کو اچھی خاصی بے عزتی محسوس ہوئی تھی

"آنٹی میں خود دھولوں گی, اپنے گھر بھی تو دھوتی ہی تھی... بس مجھے بتا دیں کہ مشین کہاں ہے" وہ رسان سے بولی تھی, زرینہ اٹھ کر اسے لانڈری تک چھوڑ آئی

"بے غیرت نہ ہو تو... اے یاسمین, سمجھا لے اسے, میرے ہاتھوں مر جائے گی


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یہ کسی دن "رخسانہ نے اس کے دو لگائیں

"جب سے وہ اس گھر میں آئی ہے یہ انتہائی بد تمیز ہو گئی ہے, ہر کام کو صاف کورا انکار کر دیتی ہے" وہ بولیں, یاسمین نے ناعمہ کو گھورا

اب وہ رخسانہ کو کیا کہتیں کہ جس دن سے وہ اس گھر میں آئی ہے ان کے دونوں بچے ہی منہ پھٹ اور بد تمیز ہو گئے ہیں

رملہ نے لانڈری میں آکر مشین کھینچ کر آگے کی, پانی بھرا, صرف ڈالا اور کپڑے ڈال کر گھمادی, لانڈری بالکل گیراج کے سامنے تھی, حمزہ کہیں باہر سے آیا تھا, اسے لانڈری میں کھڑا دیکھ کر نظر انداز نہ کر سکا, دبے قدموں وہ اس کے پیچھے جا کھڑا ہوا

اس نے گہرے نیلے رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا, دوپٹہ کندھوں پر ڈالا ہوا تھا اور بالوں کو اوپر کو کر کہ کیچر لگایا ہوا تھا

"بڑی خوش لگ رہی ہیں؟" وہ بولا تو رملہ چونک گئی

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" اسے غصہ آ گیا

"میرا گھر ہے... جہاں مرضی, جو مرضی کروں" وہ کندھے اچکا کر بولا

"فی الفور یہاں سے اندر چلے جاؤ" رملہ نے کہا

"نہیں جاتا... کیا کر لیں گی؟" وہ دو قدم آگے کو آیا تھا

"حمزہ تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے؟" وہ بولی

"میرا سب سے بڑا مسئلہ آپ ہیں" وہ بولا, رملہ سمجھ نہ سکی

"رملہ..." وہ اسے دیکھتا ہوا آگے بڑھا, رملہ لڑکھڑا کر پیچھے مشین سے جا لگی

"میں آپ سے بہت..." اس سے پہلے کے وہ اپنی بات مکمل کرتا, زبیر اسے پکارتا ہوا وہاں آ گیا

"رملہ... یار بس ایک پینٹ, شرٹ دھو دیتیں, باقی کل دھو لیتے" وہ بولا

"کوئی بات نہیں..." وہ ایک نظر حمزہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولی

"ہسپتال نہیں گیا آج؟" زبیر کے ہاتھ میں چائے کا کپ تھا

"جلدی آ گیا تھا" حمزہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہاں سے چلا گیا, زبیر نے ایک کونے میں رکھیں پلاسٹک کی کرسیوں میں سے ایک کرسی کھینچی اور وہیں رملہ کے پاس ہی بیٹھ گیا

"میرا ریکارڈ لگوائیں گے آپ؟" رملہ کو اس کے پاس بیٹھنے سے سکھ کا سانس آیا تھا

"وہ کیسے؟" وہ بولا

"آپ کی بہنیں کہیں گی کہ کپڑے دھوتے وقت بھی میاں کو ساتھ بٹھاتی ہے مہارانی" وہ دھیرے سے مسکرائی تھی

اور اس کا یہ کہنا بالکل سو فیصد درست تھا, زرینہ آنے بہانے سے باہر نکلی اور زبیر کو اس کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر واپس اندر چلی گئی, نائمہ کے پیروں میں خارش ہوئی تو وہ بھی اٹھ کر باہر آئی اور پھر منہ بناتے ہوئے واپس چلی گئی

"آج کل کی لڑکیوں سے بھی اللہ بچائے, شوہر کو یوں پیچھے لگاتی ہیں کہ حد نہیں اور ایک میں ہوں... جس سے چھ سالوں میں ایک شمس الدین قابو نہیں آ سکا, پتہ

نہیں کس مٹی کا بنا ہے جس پر تعویذ گنڈے بھی اثر نہیں کرتے...اور ایک یہ ہے رملہ رانی... کپڑے بھی اکیلی نہیں دھو سکتی...؟ میاں کو کاٹھ کا الو سمجھ کے ساتھ بٹھایا ہوا ہے" زرینہ کی زبان چلنا شروع ہو گئی تھی

"میں نے کہا تھا نا دنیا میں صرف شرمین ہی ایک اکیلی ڈائن نہیں ہے" ناعمہ نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی تھی

"دیکھو ذرا چہرے سے کتنی میسنی نظر آتی ہے لیکن ہے پورے گنوں کی... چار دن میں لڑکا قابو کر لیا" زرینہ کی زبان چلتی جا رہی تھی

"اب تو اپنی زبان بند کرے گی کہ میں کرواؤں" رخسانہ نے اسے رکھ کے گھورا تھا

.....

وہ علینہ سے ملنے کے بہانے حاتم کے گھر آیا تھا, حاتم اس وقت فیکٹری میں تھا سو ایک گھنٹے کی چھٹی لے کر اس کے گھر چلا آیا, دروازہ نسرین نے کھولا تھا, سلام دعا کے بعد وہ اسے علینہ کے کمرے تک چھوڑ گئی,


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اویس بھائی... آپ یہاں؟"علینہ اسے دیکھ کر یک دم پریشان سی ہو گئی

"کیوں...؟ میں تم سے ملنے نہیں آسکتا" وہ بولا

"نہیں میں نے ایسا تو نہیں کہا, آئیں... اندر آجائیں"علینہ اسے لے کر اندر آگئی, وہ ایک نظر کمرے کو دیکھتے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا

"علینہ میری تھوڑی سی ہیلپ کر دے یار..."اویس نے کہا

"کیسی ہیلپ...؟"علینہ نے پوچھا

"امی اور ابو میری بات نہیں مان رہے" وہ بے بس ہو کر بولا

"آپ کی بات ماننے والی ہے بھی نہیں اویس بھائی..."علینہ نے کہا

"میں صرف پسند کی شادی ہی تو کر رہا ہوں, کون سا کوئی گناہ کر رہا ہوں" وہ بولا

"اویس بھائی..."علینہ دھیرے سے کہتے ہوئے اس کے ذرا قریب ہو گئی

"میرا یقین کریں وہ لڑکی آپ کے قابل نہیں ہے..."اس نے سرگوشی میں کہا تھا

"کیا مطلب؟"اویس سمجھ نہ سکا

"آٹھ گز لمبی زبان ہے اس کی, کتوں کی طرح حاتم اور نسرین کو کاٹ کھانے کو دوڑتی ہے وہ, انتہائی بد تمیز اور بد لحاظ... اسقدر فضول خرچ کے خدا کی پناہ..." وہ کہتی چلی گئی

"بعد میں سیٹ ہو جائے گی خود ہی" اویس کی آنکھوں کے آگے پردے پڑ چکے تھے

"اویس بھائی آپ کو ہو کیا گیا ہے... حاتم کبھی بھی اس کا رشتہ آپ سے نہیں کریں گے, شرمین کی وجہ سے اب کہیں جا کر ان کی شادی ہوئی ہے, اس کو پہلے بھی اسی وجہ سے طلاق ہوئی ہے... اویس بھائی وہ ایک مرد پر ٹکنے والی عورت نہیں ہے"

علینہ نے اسے سمجھانے کا ہر جتن کر لیا

"علینہ یار یہ میری ہیلپ تو نہ ہوئی..." وہ بولا

"یقین کریں یہ آپ کی ہیلپ ہی ہے اویس بھائی... ابھی بھی وقت ہے, آنکھیں بند کر کے اس کے پیچھے کنویں میں چھلانگ نہ لگائیں... اور ایک بات اور اویس بھائی, اس سے شادی کر کہ آپ میرے لیے نئی مصیبت پیدا کر دیں گے, اگر وہ


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آپ کے ساتھ ایڈجسٹ نہ ہو سکی تو سمجھو میرا گھر بھی گیا"علینہ نے کہا

"مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتا کہ سب آخر اتنی دور تک کیوں سوچ رہے ہیں, یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ میرے ساتھ بہت خوش رہے"اویس نے کہا

"تو یہ بھی تو بس ایک فرضی خیال ہی ہے...اگر خوش نہ رہ سکی تو...؟"علینہ نے کہا

"علینہ یار..."اویس جھلا گیا

"اویس بھائی میں صرف اتنا کر سکتی ہوں کہ آپ کی بات امی اور ابو کے کانوں تک پہنچا دوں...بس اور کچھ نہیں کر سکتی, میں ان دونوں کو بالکل فورس نہیں کروں گی"علینہ نے کہا, تبھی وہ گل بدن چائے لیکر آئی تھی

ہمیشہ کی طرح خوشبوؤں کے جھونکوں کے ساتھ اندر داخل ہوئی تھی

"کیسے ہیں اویس آپ؟"وہ بڑی بے تکلفی سے بولی تھی

"الحمداللہ شرمین جی آپ سنائیں"وہ جیسے ہر دکھ ہی بھول گیا, شرمین نے اسے

چائے کا کپ پکڑایا تھا,اویس کے ہزار اشاروں کی باوجود علینہ وہاں سے ٹس سے مس نہ ہوئی

"گھر والے تو آپ سے بہت ناراض ہوں گے نا اویس...؟"شرمین نے پوچھا,وہ اویس کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گئی تھی

"کب تک ناراض رہیں گے,مان ہی جائیں گے...دھیرے دھیرے"وہ بولا

"کتنا دھیرے؟"اس نے معنی خیز انداز سے پوچھا تھا,اویس بس اس کے چاند چہرے کی طرف دیکھتا رہ گیا

.....

www.novelsclubb.com

رات کے کھانے سے فارغ ہو کر اس نے برتن اٹھا کر کچن میں رکھے اور خود کمرے کی طرف بڑھ گئی,زبیر باقی لوگوں کے ساتھ بیٹھا تھا,اس کا ارادہ تھا کہ عشاء کی نماز پڑھ لے گی

"رملہ..."اسے کمرے کی طرف جاتا دیکھ کر زبیر نے آواز دے لی,وہ رک گئی

"آؤذراواک کر کے آتے ہیں" وہ کھڑا ہوتے ہوئے بولا, رملہ نے ایک نظر رخسانہ کی طرف دیکھا

"جاپتر..." وہ اس کی ہچکچاہٹ بھانپ گئی تھیں

"چلیں..." دوپٹہ سر پر لیتے ہوئے اس نے کہا, زبیر نے باہر نکلتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑا تھا

رات نو بجے کا وقت تھا... گلی تقریباً سنسان ہی تھی, زبیر اس کا ہاتھ تھامے واک کرنے لگا, اچانک کوئی سایہ آتا دکھائی دیا, رملہ دھیرے سے اس سے ذرا دور ہوئی تھی, کوئی لڑکا تھا... خاموشی سے ان دونوں کے پاس سے گزر گیا

زبیر نے دوبارہ اس کا ہاتھ تھاما اور پھر مسکراتے ہوئے اپنی طرف کو کھینچا... رملہ ایک دم اس کے پہلو سے آ لگی

"زبیر... کوئی دیکھ لے گا" وہ بولی

"پھر کیا ہو گا...؟ وہ کونسا ہمارے اشتہار چلوا دے گا" زبیر نے بڑے حق سے اس


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے کندھوں کے گرد اپنا بازو لپیٹا تھا, عین اسی لمحے حمزہ کی موٹر سائیکل گلی میں داخل ہوئی, زبیر اسے یونہی لئے پلٹا تھا, حمزہ بس ایک نظر ان دونوں پر ڈالتا ہوئے اندر چلا گیا

"امی....امی" وہ یاسمین کو پکارتا ہوا اندر آ گیا

"کیا ہو گیا؟" وہ بوکھلا گئیں

"ان دونوں سے کہہ کوئی خدا کا خوف کر لیں, کمرہ چھوٹا پڑ گیا ہے کیا ان دونوں کو جو اب گلی میں کھڑے ہو کر بے حیائی کرنی ہے" وہ چیخا

"بکواس بند کر حمزہ..." رخسانہ نے اسے گھرکا

"جا کر دیکھیں... کیسے اسے بانہوں میں لئے سر عام گھوم رہا ہے" وہ بولا

"وہ اس کی بیوی ہے... جہاں مرضی, جب مرضی, جیسے مرضی لیکر گھومے... تو کون ہوتا ہے ان پر بے حیائی کا لیبل لگانے والا" رخسانہ تڑخ گئیں

"بھاڑ میں جاؤ سارے..." وہ بکتا جھکتا اپنے کمرے میں چلا گیا

"اے یاسمین....اس کا دماغ ٹھکانے لگا لے سمجھی, جس دن سے میری بہو اس گھر میں آئی ہے ان دونوں بہن بھائیوں کو آگ لگی پڑی ہے, آخر ایسا کیا کہہ دیا ہے اس نے ان دونوں کو؟ ہر وقت دونوں کا پارہ سوپر گیار ہتا ہے, وہ سونڈی بھی چوبیس گھنٹے اس بیچاری کے پیچھے پڑی رہتی ہے, جب اسے کوئی کام کہہ دو فٹ انکار سن لو...اور یہ اجے دیوگن کی اولاد...اس کا تو غصہ ہی ناک پر دھرا رہتا ہے, میں ایک دن میں دماغ سیٹ کر دوں گی دونوں کا, بندہ پوچھے اویس کے ویسے اس نے متھے نہیں لگنا, علینہ بیاہ کر اپنے گھر چلی گئی, زرینہ کی زبان سے اللہ بچائے.. پیچھے رہ گئے یہ دونوں...وہ ان سے بھی بات نہ کرے تو کہاں منہ چھپا کر بیٹھی رہے..." وہ اچھا خاصا تپ گئیں, غلط بات تو وہ رفیق صاحب کی بھی نہ سنیں...یہ تو پھر حمزہ تھا, زبیر اور رملہ کچھ دیر بعد واپس آ گئے, زبیر تو سیدھا کمرے میں چلا گیا, رملہ وہیں صحن میں عشاء کی نماز کے لیے وضو کرنے لگی, اندر آئی تو ناعمہ سے ٹاکرا ہو گیا

"کر آئیں سیریں...؟" ناعمہ نے بھگو کر اسے لگائی, رملہ نے چپ چاپ ایک

طرف سے ہو کر گزرنا چاہا لیکن وہ پھر بول پڑی

"ویسے کمال کی ہیں آپ... منٹ لگایا آپ نے زبیر کو قابو کرنے میں, وہ تو دیوانہ ہو گیا ہے آپ کا" ناعمہ کی قسمت کے رخسانہ اس کے پیچھے کھڑیں سب سن رہی تھیں

"ناعمہ... زبان سنبھال کر" رملہ نے کہا

"گھر والوں زبانیں تو بند کروالیں گی لیکن باہر والوں کا کیا کریں گی... لوگ نہیں برداشت کرتے سر عام..." رخسانہ نے اسے کھینچ کر تھپڑ مارا تھا

پھر دوسرا... پھر تیسرا

"بے حیا... تجھے آخر مسئلہ کیا ہے اس سے؟" وہ اسے بالوں سے جھنجھوڑتی ہوئی کھینچ کر اوپر لے گئیں, رملہ تو بس ساکت سی کھڑی رہ گئی تھی

"اے یاسمین..." رخسانہ کی دھاڑ سن کر یاسمین بوکھلا کر باہر نکلیں, زرینہ بھی بھاگ کر اپنے کمرے سے نکل آئی, حمزہ اندر بیٹھا کھانا کھا رہا تھا, رخسانہ نے اسے زور سے یاسمین کی طرف دھکا دے دیا


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پوچھ اس سے... پوچھ یہ کیا کہہ رہی تھی اسے؟" وہ بھڑکیں

"اسے بدکردار کہہ رہی ہے تیری باکردار بیٹی..." وہ چیخ پڑیں, یاسمین دم بخود رہ گئیں

"امی کیا ہو گیا؟" زرینہ نے ان کا بازو پکڑتے ہوئے پوچھا

"مجھے کچھ نہیں ہوا... اس چھٹانک بھر کی لڑکی سے پوچھ کے اس کو کیا ہوا ہے؟ ابھی ان دونوں کی شادی کو ایک مہینہ بھی نہیں ہوا اور یہ اس کے منہ پر کھڑی ہو کر اسے لوگوں کی زبانوں سے ڈرا رہی ہے" رخسانہ ایک دم پھٹ پڑیں, ناعمہ غصے میں سرخ ہو کر اپنا ایک ہاتھ گال کے اوپر رکھ کر بیٹھی تھی, حمزہ نے انتہائی ناگوار نظروں سے اسے دیکھا

"میں آخری بار کہہ رہی ہوں یاسمین کہ اپنے بچوں کو سمجھا لے... اگر اس لڑکی کے کردار میں واقعی کوئی خامی ہے تو ثبوت کے ساتھ میرے سے بات کریں ورنہ میں نے زبانیں کاٹ دینی ہیں سب کی... میرے ساتھ جو کچھ ہوا میں نے صبر کا

گھونٹ پی کر زندگی گزار لیں لیکن جو میرے ساتھ ہوا وہ نہ میں اپنی کسی بیٹی کے ساتھ ہونے دوں گی اور نہ کسی بہو کے ساتھ... میں نے اب ان دونوں کا اس قسم کا رویہ دیکھا تو میں نے سیدھا سیدھا شفیق کو کال کرنی ہے اور اسے کہہ دینا ہے کہ آ کر اپنا حصہ الگ کر لے" رخسانہ انتہائی غصے سے کہتے ہوئے نیچے چلی گئیں "چل دفع ہو تو اپنے کمرے میں..." یاسمین نے غرا کر زرینہ کو کہا تھا, وہ بادل نخواستہ سی واپس چلی گئی, انہوں نے زور سے کمرے کا دروازہ بند کیا, علینہ کو بالوں سے پکڑا اور اس کے دو تھپڑ مزید لگائے

"شادی طے ہوئی اویس اور رملہ کی, انکار کیا اویس نے, نکاح ہوا زبیر کا, بیچ میں آئی شرمین... تم دونوں نے کس خوشی میں بے غیرت پنا کھلارا ہوا ہے؟" وہ اس پر برس پڑیں, ناعمہ رونے لگ گئی تھی

"بتا مجھے کیوں اتنی بری لگتی ہے وہ تجھے؟" انہوں نے دوبارہ ناعمہ کو جھنجھوڑا

"چل امی بس کر..." حمزہ سے اسے روتے دیکھا نا گیا


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اچھا... کر دیا بس, تو بتا دے, تجھے کیوں جن چڑھ جاتا ہے ان دونوں کو دیکھ کر؟"

یاسمین نے اسے گھرکا, حمزہ بول نہ سکا

"بول... کیا مسئلہ ہے تیرے ساتھ؟" انہوں نے حمزہ کے ایک لگائی

"مجھے وہ بالکل نہیں برداشت ہوتی زبیر کے ساتھ...؟" حمزہ یکدم پھٹ پڑا

"کیوں... تیری معشوق تھی وہ؟" یاسمین تڑخیں

"ہاں تھی..." وہ زور سے بولا, یاسمین نے ایک دم اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا, ناعمہ بھی پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہ گئی

"حمزہ...؟" یاسمین کو یقین نہ آیا

www.novelsclubb.com

"مجھے وہ اس دن ہی اچھی لگ گئی تھی جب پہلی بار اسے دیکھنے گیا تھا, اویس نے انکار کر دیا تو میں نے سوچا میں اس سے نکاح کر لوں گا لیکن... یہ سالا زبیر بیچ میں کود پڑا" حمزہ کہتا چلا گیا

"حمزہ... بس اب زبان بند کر لے, وہ زبیر کی بیوی ہے سمجھا, آج کے بعد میں

تیری زبان سے یہ بکواس نہ سنوں" یاسمین نے کہا

"واہ...اب مسئلہ بتادیا تو حل نکالیں نا اس مسئلے کا...؟" وہ تڑخا

"میں نے بولا تھا سجاد دینا ہے تیرا" یاسمین نے کہا

"تیرے باپ کو پتہ چل گیا تو گولی مار دے گا تجھے" وہ بولیں, حمزہ بس سر جھکا کر رہ گیا, ناعمہ خاموشی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی

"کتنا مارا اسے...ایویں؟" اکلوتی بہن تھی وہ اس کی...اسے دکھ ہوا تھا

"میں اس کی زبان بھی کاٹ دوں گی اگر اب اس نے بکواس کی تو...؟" یاسمین بھڑک کر بولی تھیں

.....

"کیا کہتے ہیں پھر آپ کے گھر والے؟" وہ اس دن شرمین کو ہوٹل لیکر آیا تھا, روز روز اس کے گھر تو نہیں جا سکتا تھا

"فی الحال تو منع ہی کر رہے ہیں" اویس نے کہا

www.novelsclubb.com

"کبھی مانیں گے بھی؟"شرمین نے پوچھا

"امید پر دنیا قائم ہے..."اویس نے کہا

"اپنی اماں کو کہیں کہ جسے میرے پلے سے باندھ رہی تھی وہ تو خوب رنگ رلیاں منا رہی ہے اپنے شوہر کے ساتھ...مجھے کس بات کی سزا دے رہی ہیں؟"شرمین نے کہا

"ہاں...ایسے کہہ دوں تاکہ وہ اگر مانتی بھی ہوں تو نہ مانیں"اویس ہنسا

"پھر اب کیا کریں گے؟"اس نے پوچھا

"علینہ کے کورٹ میں بال ڈالی ہے...دیکھو اب؟"وہ بولا

"اویس...ایسے کام نہیں بنے گا,پورا گھر آپ کے خلاف ہے,پہلے اپنے ووٹ جمع کریں پھر الیکشن لڑیں"شرمین نے کہا

"وہ کیسے؟"اویس سمجھ نہ سکا

"مطلب یہ کہتے ایک ایک کر کہ سب گھر والوں کو رام کریں,اکیلے میں ایک ایک

بندے کو قائل کریں, پھر اماں اور ابا سے بات کریں" شرمین نے اسے ایک نیا راستہ دکھایا تھا

.....

رات کے دس بج رہے تھے جب وہ اپنا سرہانہ, موبائل اور چارجر اٹھا کر اوپر آیا اور ٹھٹھک گیا, ناعمہ اس کی چارپائی پر لیٹی ہوئی تھی

"ناعمہ...." حمزہ نے دھیرے سے اسے پکارا, وہ چونک کر اٹھ کھڑی ہوئی, آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں, حمزہ تڑپ گیا, وہ رو رہی تھی

"ناعمہ... میرا پتر کیا ہوا؟" حمزہ نے اسے اپنی آغوش میں لیا, وہ پھر رو پڑی

"کچھ نہیں ہوا..." وہ آنکھیں صاف کرتے ہوئے بولی

"پھر رو کیوں رہی ہے؟" حمزہ نے اسے اپنے ساتھ لگایا ہوا تھا

"چل میرا بیٹا... بتا مجھے کیا ہوا ہے؟" وہ خود اس کے آنسو خشک کرتے ہوئے بولا

"وہی جو آپ کے ساتھ ہوا ہے؟" ناعمہ بلک بلک کر رو دی, حمزہ دم بخود سا بیٹھا رہ

گیا

"میں چھوٹی سی تھی تب سے تائی امی کے منہ سے سن رہی ہوں کہ ناعمہ میرے زبیر کی دلہن بنے گی, امی نے بھی یہ ہی کہا کہ ناعمہ تو گھر کی گھر میں ہی رہ جائے گی, تایا نے بھی کئی بار اشاروں کنایوں میں یہ ہی کہا...اور اب دونوں نے چپ چاپ اسے رملہ کے سپرد کر دیا, میں کیا روؤں بھی نا...مجھے دکھ بھی نہ ہو" وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی, حمزہ بس چپ چاپ اس کا سر تھپکے گیا, کچھ دیر غبار نکالنے کے بعد وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور سیڑھیوں کی طرف بڑھی

"ناعمہ...." حمزہ نے اسے آواز دی تھی

"ہو سکتا ہے زبیر اب بھی تیرا ہو جائے" اس نے دھیرے سے کہا, ناعمہ نے چونک کر اس کی طرف دیکھا

"وہ کیسے؟" اس نے پوچھا

"میرا ساتھ دینا پڑے گا؟" حمزہ نے دھیرے سے مسکراتے ہوئے کہا تھا


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس لمحے بس اسے رملہ کی خواہش تھی... شدید خواہش

.....

علینہ نے چکر لگایا تھا, حاتم بھی ساتھ آیا تھا اور... شرمین جی بھی

"اس حرافہ کو کیوں ساتھ لیکر آئی ہے؟" گھر کا ہر فرد علینہ کو گھور رہا تھا

"میں کیا کرتی...؟ وہ کہتی میں بھی جاؤں گی" علینہ بیچاری بے بسی سے بولی تھی

"حاتم اور شرمین میں اچھا خاصا جھگڑا ہوا, وہ اسے ساتھ نہیں لیکر آنا چاہ رہا تھا, اور یہ محترمہ مجھ سے پہلے گاڑی میں بیٹھ گئیں" وہ کچن میں کھڑی رخسانہ کے کانوں میں کہتی چلی گئی

www.novelsclubb.com

"پتہ نہیں یہ چڑیل کب پیچھا چھوڑے گی؟" رخسانہ کی جان پر بنی ہوئی تھی, حاتم اور شرمین رات کا کھانا کھا کر چلے گئے, رملہ بس اس سے سرسری سا ہی ملی تھی, اویس کی تو شکل ہی دیکھنے کو اس کا دل نہیں کرتا تھا, علینہ دو دن کے لئے رک گئی تھی, ان کے جانے کے بعد وہ رملہ کے کمرے میں آئی اور کافی دیر بیٹھی رہی, ایک


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ ہی تھی جس سے بات کر کہ تھوڑا بہتر محسوس ہوتا تھا, اگلا پورا دن اویس نے علینہ کے کان بھرنے میں گزار دیا, وہ بضد تھا کہ وہ رخسانہ سے بات کرے, رات کے کھانے کے بعد علینہ نے زبیر کو باہر آنے کا کہا

"خیر ہے؟" زبیر نے پوچھا, رملہ نماز پڑھ رہی تھی

"اویس بھائی اپنا کیس لڑنے لگے ہیں" وہ دھیرے سے بولی, زبیر ایک نظر رملہ کو دیکھتے ہوئے اس کے پیچھے باہر نکل آیا

علینہ نے اس کا مدعا رخسانہ اور رفیق کے سامنے رکھ دیا تھا... ایک بار پھر وہی چیخ پٹاخ... شور شرابہ... گالم گلوچ

www.novelsclubb.com

اویس اپنی ضد پر قائم تھا, فی الحال کوئی بھی اس کے ساتھ نہیں تھا, بارہ بج گئے لیکن معاملہ کسی طرف نہ لگا, زبیر تو اٹھ کر اپنے کمرے میں آ گیا, رملہ سو گئی تھی

"جان من..." زبیر نے اس کی پشت اپنے سینے سے لگاتے ہوئے اسے بانہوں میں بھرا تھا

"سونا ہی ہے....؟" وہ قطعی اٹھنے کے موڈ میں نہیں تھی, زبیر سر گوشیاں کر کر کہ ہار گیا لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی, وہ بیچارہ چپ چاپ اسے آغوش میں لیکر خود بھی آنکھیں بند کر گیا تھا

.....

واقعی شرمین نے ٹھیک کہا تھا...اسے پہلے اپنے ووٹ بنانے چاہیں تھے

سب سے پہلا ووٹ شفیق کا تھا...وہ گھر کے جھمیلوں سے دور تھا سو اس سے بات کرنا آسان تھا, وہ جلدی مان گیا, ظاہر ہے کونسا اس کی بیٹی حاتم کے ساتھ بیاہی ہوئی تھی اور اس کے نزدیک بھی وٹہ سٹہ کچھ نہیں تھا

دوسرا ووٹ زرینہ چوہدری کا تھا جو اسے یونہی مل گیا, وہ اس دن فیکٹری سے ذرا جلدی واپس آگیا تھا, کپڑے چینج کر کہ باہر نکلا اور کچن کی طرف آگیا, رملہ عین اسی وقت کچن سے باہر نکلی تھی

"کچھ کھانے کو دے دو نا عمہ بھوک..." وہ کہتے کہتے رک گیا, رملہ بس اسے ایک


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نظر دیکھ کر آگے بڑھ گئی, لیکن اویس نے اسے پکار لیا, وہ رک گئی لیکن مڑی نہیں

"رملہ ایم سوری..." وہ بولا, رملہ اس کی بات سن کر دوبارہ آگے بڑھنے لگی تھی

"رملہ..." اویس نے کہا

"اب کیا ہے؟" وہ قہر بار نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی

"رملہ میرا صرف طریقہ غلط تھا... ارادہ نہیں" وہ بولا

"اچھا... وہ کیسے؟" اس نے پوچھا

"آپ میرے ساتھ ان چاہی بن کر زندگی کیسے گزار لیتیں؟" اویس نے پوچھا

"اوہ... میں تمہارے لئے ان چاہی تھی اس بات کا ادراک تمہیں عین بارات والے دن ہوا؟" رملہ سارے آپ جناب بھول گئی

"میں نے انکار کیا تھا... سب گھر والوں کے سامنے" وہ بولا

"اویس... تمہارے اس انکار کی بڑی مہربانی, اب خدا کا واسطہ ہے مجھے اپنی شکل مت دکھایا کرو, زہر لگتی ہے مجھے... تمہارے اس دن کے انکار کو زبیر نے اقرار

میں بدل دیا تو سب ٹھیک ہو گیا, اگر وہ نہ ہوتا... اگر وہ مجھے نہ اپناتا... پھر کیا ہوتا؟ میں آج کس مقام پر ہوتی؟" وہ چیخ پڑی

"تم جیسے خود غرض لوگ ہوتے ہیں جنہیں سوائے اپنی ذات کے اور کوئی چیز پیاری نہیں ہوتی" وہ بولی

"اے رملہ... بس کر دے اب, معافی مانگ تو رہا ہے میرا بھائی" زرینہ نہ جانے کب نیچے آئی تھی, اس نے بس رملہ کو بولتے سنا تھا

"مجھ سے معافی مانگ کر کوئی احسان نہ کرے یہ میرے سر پر... بس اپنی شکل گم کر لے" رملہ نے کہا

www.novelsclubb.com

"تمیز سے بات کر سمجھی" زرینہ ایویں تپ گئی

"کس سے...؟ اس سے, جس نے یہ تک نہیں سوچا وہ ایک لڑکی کو عین نکاح والے دن انکار کر رہا ہے" رملہ کی آواز اونچی ہو گئی

"تو تجھے کیا فرق پڑا ہے... زبیر نے نکاح کر تو لیا ہے تیرے سے, عیش کر رہی ہے,

کتے کی طرح پیچھے لگایا ہوئے اسے؟"زرینہ ہر حد پار کر گئی

"تو تم بھی لگالو اپنے کتے کو اپنے پیچھے"رملہ ہنسی

"بکواس بند کرلے سمجھی"وہ آگے کو آئی تھی,اویس نے بمشکل اسے روکا

"کیا ہو گیا؟"رخسانہ بوکھلا کر کمرے سے نکلیں تھیں

"امی اس کی زبان بند کروالے,ابھی سے کترنے والی ہو گئی ہے"زرینہ نے کہا

"پہلے تو یہ بتا کہ تو نیچے کیا کر رہی ہے,تجھے اوپر ہی مرے رہنے کو کہا تھا نا میں نے"

رخسانہ نے کہا

"پیاز لینے آئی تھی"وہ بولی

"آج کے بعد میں تجھے نیچے نہ دیکھوں"انہوں نے اسے اوپر کو دھکیلا تھا,رملہ کی

آنکھیں لبالب بھری ہوئی تھیں

"جا اپنے کمرے میں"رخسانہ نے کہا,وہ چپ چاپ اندر چلی گئی

اگلے دو دنوں میں اویس نے اچھی خاصی لیپا پوتی کر کے زرینہ کو بھی اپنا ہمنوا بنا

لیا...وہ تو ویسے ہی بے پیندے کا لوٹا تھی

.....

"بس...اٹھالو برتن"زبیر نے کھانا ختم کرتے ہوئے کہا تھا,رملہ نے چپ چاپ برتن اٹھائے اور کچن میں رکھنے چلی گئی,واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں چائے کا کپ تھا

"چائے..."دھیرے سے کہتے ہوئے اس نے کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا

"رملہ جان..."زبیر نے اس کی کلائی پکڑی تھی

"کیا ہوا ہے؟"وہ اسے اپنے قریب بٹھاتے ہوئے بولا

"کچھ بھی نہیں..."وہ بولی,چہرہ ستا ہوا تھا,آنکھیں سرخ سرخ سی تھیں

"کچھ تو ہوا ہے؟"وہ اس کا چہرہ اپنی طرف موڑتے ہوئے بولا

"زبیر میں کچھ دن امی کی طرف چلی جاؤں؟"رملہ نے پوچھا,پچھلے دو ماہ میں اس نے پہلی بار یہ فرمائش کی تھی,زبیر دھیرے سے آگے کو ہوا اور اس کے چہرے پر

اپنا ہاتھ رکھا

"کسی نے کچھ کہا ہے؟" زبیر کا مرحمی لہجہ سنتے ہی اس کی آنکھیں چھلک گئیں, زبیر نے اسے بڑی محبت سے سینے سے لگایا تھا, وہ آنسو بہاتی چلی گئی, زبیر بس اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتا رہا

"زبیر میں نے یا میرے گھر والوں نے کوئی زور زبردستی تو نہیں کی آپ کے اوپر... اپنی مرضی سے شادی کی ہے آپ نے مجھ سے... پھر ہر کسی کو یہ قلق کیوں ہے کہ میں نے آپ کو پھانس لیا ہے" وہ بولی

"زرینہ نے کچھ کہا؟" وہ آخر کو اس کا سگا بھائی تھا, رملہ کچھ نہ بولی

"دنیا دو دھاری تلوار ہوتی ہے... کسی بھی صورت نہیں جینی دیتی, ہر قسم کی بکواس کو ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیا کرو" وہ اس کے آنسو خشک کرتے ہوئے بولا, اس کی آنکھیں اور ناک سرخ ہو گئی تھیں, زبیر نے نرمی سے اس کی آنکھوں کو چوما تھا

"کتنے دن کے لئے جانا ہے؟"اس نے پوچھا

"ایک دو ماہ..."وہ سنجیدہ سے لہجے میں بولی تھی,زبیر کی آنکھیں پھیل گئیں

"فیر مینوں وی نال ہی لے چل...کیونکہ دو ماہ میں پیچھے میں تو ویسے ہی جھلا ہو جاؤں گا"زبیر نے جس انداز سے کہا,رملہ کو ہنسی آگئی

"ہنستی رہا کرو...اچھی لگتی ہو"اس نے دوبارہ سے گلے سے لگالیا

"صبح دفتر جاتے ہوئے چھوڑ دوں گا...ٹھیک ہے؟"زبیر نے کہا

"اوکے....تھینک یو"رملہ نے مسکراتے ہوئے کہا

"میں نے اتنا سوکھا سا تھینک یو نہیں لینا"وہ بولا,وہ چند لمحے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھتی رہی,پھر دھیرے سے اپنے لبوں سے اس کا گال چھو لیا

"تھوڑا سا اور گیلا کرو..."وہ اسے اپنے قریب کرتے بولا,رملہ ہچکچا سی گئی,زبیر مسلسل اس کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا,رملہ نے سرخ ہوتے ہوئے نہائیت نرمی سے اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے چھوا تھا اور پھر زبیر نے اسے پیچھے نہیں ہٹنے دیا,

اس کی شدتوں کے زیر اثر رملہ کی سسکاری سی نکل گئی

"کل تو تم نے چلے جانا ہے... فئیر ویل ٹریٹ تو دے دو مجھے آج رات" وہ دیوانہ وار اس کے گالوں کو گیلا کرتا جا رہا تھا, رملہ نے چپ چاپ اپنا آپ پوری طرح اسے سونپ دیا تھا

.....

"آنٹی..." رخسانہ کچن میں تھیں جب وہ ان کے پیچھے جا کھڑی ہوئی

"ہاں پتر....؟" وہ بولیں

"میں کچھ دنوں کے لئے امی کی طرف جا رہی ہوں, زبیر جاتے ہوئے مجھے ادھر چھوڑ دیں گے" اس نے کہا

"خیر تو ہے؟" انہوں نے پوچھا

"جی... ویسے ہی" وہ بولی

"چنگا..." وہ اس کا کندھا تھپتھپا کر چل گئیں, رملہ نے اپنا بیگ تیار کر لیا تھا, زبیر


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نے ناشتہ کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھا

"ناشتہ تو کر لو؟"اس نے کہا

"امی کہہ رہی ہیں ادھر ہی آ کر کر لینا"وہ ایویں مسکرائے جا رہی تھی,زبیر بس کندھے اچکا کر رہ گیا,وہ اپنا بیگ اٹھا کر اس کے پیچھے ہی باہر نکل آئی

"بنو رانی کدھر چلیں...؟"زرینہ نے ہانک لگائی تھی,رملہ خاموش رہی

"میں نے پوچھا ڈولہ کدھر چلا؟"جواب نا پا کر وہ موٹر سائیکل کے پاس آ گئی

"تو دن میں دس دفعہ نیچے اتر کے آتی ہے... تجھ سے کبھی پوچھا ہے کہ کیوں آئی ہے؟"زبیر کو غصہ آ گیا

www.novelsclubb.com

"میں نے تو ویسے ہی..."زبیر نے اس کی بات کاٹ دی

"تو ماں ہے میری جو تو نے ویسے ہی پوچھا ہے"وہ تڑخا

"اچھا جی... نہیں پوچھتی, غلطی ہو گئی"زرینہ نے کھٹاک سے ہاتھ جوڑے تھے

"چوبیس گھنٹے بکواس نہ بھی کرو تو دن گزر جاتا ہے... آزما کر دیکھ کسی دن"زبیر نے

اس کے ایک سال بڑے ہونے کا ذرا لحاظ نہیں کیا تھا, وہ بس قہر بار نظروں سے رملہ کو دیکھتی رہ گئی

.....

رملہ اپنے میکے کیا گئی, اویس کو موقع مل گیا, اس نے پیچھے سے اپنی شادی کا وہ غدر اٹھایا کہ الامان الحفیظ... سب سے پہلے تو اس نے زبیر کو قابو کیا... اس کے سامنے جو جہاں کے رونے پیٹنے... وہ ہر بار کان لپیٹ کر اٹھ جاتا... زبیر اور علینہ اس معاملے میں ایک تھے... حمزہ کو بھی اس نے دھیرے دھیرے ہمنوا بنالیا... اویس کس سے شادی کرتا ہے اسے ویسے ہی اس سے کوئی سروکار نہیں تھا... وہ تو ان دنوں اپنی ہی الجھنوں میں پھنسا ہوا تھا

اس دن بھی وہ اپنا مدعا بمعہ اپنے ووٹرز کے لیکر رفیق صاحب کی عدالت میں پیش ہو گیا, شفیق بھی آیا ہوا تھا, پورا گھر سوائے رملہ کے رفیق صاحب کے کمرے میں جمع تھا


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اویس تو جس مرضی لڑکی سے شادی کر لے...اس کے علاوہ" رفیق نے کہا

"اس میں کیا کمی ہے؟" اویس نے پوچھا

"وہ علینہ کی نند ہے اور یہ اس کی سب سے بڑی کمی ہے" وہ بولے

"ابو جی یہ تو کوئی جواز نہیں ہوا, دنیا میں سارے وٹے سٹے اجڑتے ہی تو نہیں ہیں... بستے بھی تو ہیں" وہ بولا

"کوئی ہزاروں میں ایک بستا ہے... باقی ایک اجڑے تو دوسرا بھی ساتھ ہی اجڑتا ہے, پتر میری گل سن... آج تو اس لڑکی کو بیاہ کر اس گھر میں لیکر آتا ہے, کل کلاں کو تیری اور اس کی نہیں بنتی, اختلاف ہو جاتے ہیں, ظاہر ہے شادی کے بعد وہ تیری بیوی ہو گی... بیوی اور محبوبہ میں بڑا فرق ہوتا ہے اویس... بیوی کے نخرے محبوبہ کی طرح نہیں اٹھائے جاتے, تو اس پر پابندیاں بھی لگائے گا, اس کی کسی نہ کسی بات پر غصہ بھی کرے گا, اس کے خرچے ہی پورے نہیں ہونے تجھ سے... وہ روٹھ کر واپس چلی گئی تو پھر... کام خراب ہو گیا نا... اسی وقت حاتم کے دل میں تیری بہن

کے لئے بال آجائے گا پتر... میری یہ بات لکھ لے کہ اگر کبھی شرمین تجھ سے لڑ کر میکے گئی تو علینہ واپس ضرور آئے گی, حاتم کوئی دل کا بادشاہ نہیں ہے جو تیری بہن کو بسائے رکھے گا" رفیق صاحب کہتے چلے گئے

"ہو سکتا ہے یہ سب بس آپ کے خدشات ہی ہوں... ایسا کچھ ہو ہی نا..." اویس نے کہا

"کیا گارنٹی ہے اس بات کی؟" رخسانہ اس سارے معاملے میں پہلی بار بولی تھیں

"کیا مطلب؟" اویس نے کہا

"مطلب کیا ضمانت ہے اس بات کی کہ آنیوالے وقتوں میں تیرے اس رشتے کی وجہ سے علینہ باپ کے در پر نہیں آکر بیٹھے گی؟" رخسانہ نے پوچھا

"امی میں کیسے ابھی سے ضمانت دے دوں؟" وہ بولا

"کیوں؟ تو اپنی ضمانت نہیں دے سکتا؟" رخسانہ نے کہا

"اپنی تو دے سکتا ہوں لیکن...؟" رخسانہ نے اسے ٹوکا

"لیکن کیا....؟عشق لڑا سکتا ہے,گھر والوں سے ضد کر کہ شادی کر سکتا ہے لیکن اپنی محبوبہ کی ضمانت نہیں دے سکتا..."رخسانہ نے کہا

"امی یہ کیا بات ہوئی بھلا؟"اویس تنگ آگیا,اس کے سارے ووٹرز خاموش تماشائی بنے کھڑے تھے

"یہ ہی بات ہے...دے ضمانت کے کل کلاں کو تیری یا تیری اس چھمک چھلو کی وجہ سے میری بچی کا گھر برباد نہیں ہو گا"رخسانہ نے کہا,اویس نے بے بس سا ہو کر رفیق صاحب کی طرف دیکھا,وہ کندھے اچکا گئے

"دے ضمانت اور جا کر وا لے اس سے شادی"رخسانہ نے فیصلہ سنا دیا تھا

وہ بھلا کیسے دے دیتا وقت سے پہلے ضمانت...؟

.....

رملہ کو واپس آئے چار دن ہو چکے تھے,اس کے آتے ہی رخسانہ نے اسے اپنے کمرے میں بلایا تھا

"دیکھ پتر... تیرے آنے سے پہلے بھی اس گھر کے سارے ہی کام ہو رہے تھے... نائمہ, علینہ اور زرینہ سب مل کر کرتی تھیں, پتر تو نہیں بھی کرے گی تو کوئی مسئلہ نہیں لیکن یہ جو شریکا ہوتا ہے نا... یہ زمین پر پیر نہیں پڑنے دیتا, میری اپنی بیٹی کل کو اٹھ کر میرے منہ پر کہہ دے گی کہ بہو کو رانی کیوں بنایا ہوا ہے... سو پتر اپنے سارے کام خود کیا کرنے ہیں, مجھے پتہ ہے وہ تو شادی کے اگلے دن سے ہی خود کر رہی ہے... اپنا کمرہ صاف کرنا, اپنے برتن دھونا, کپڑے دھونا, استری کرنا... سب کچھ, اس کے علاوہ خود بتا دے کہ اپنے ذمے کیا لے گی؟ گھر کی صفائی... تین وقت کے برتن یا کچن؟ انہوں نے پوچھا

"آنٹی جو مرضی دے دیں" اس نے کہا, زرینہ نے کچن کے لئے صاف ہری جھنڈی دکھا دی, نائمہ بھی پکا پکا کر تھک چکی تھی سو کچن اس کے ذمے آ گیا

"صبح کا ناشتہ... روٹیاں میں خود ساتھ بنوا دیا کروں گی, دوپہر کا سالن اور روٹیاں... شام کی ہانڈی اور روٹیاں.." اس نے اثبات میں سر ہلا دیا, کام چور تو

نہیں تھی وہ...اپنے گھر بھی یہ ہی سب کرتی آئی تھی,وہاں بھی اس نے اور نائلہ نے کام بانٹ رکھے تھے,اب بھی اس نے چپ چاپ کچن کی ذمہ داری سنبھال لی, پہلے پہل تو اس کے پکائے پر سو سو نقص نکلے...خاص طور پر ناعمہ اور زرینہ... کبھی کبھار رفیق صاحب بھی زیادتی کر جاتے تھے,دھیرے دھیرے روٹین سیٹ ہو گئی,رخسانہ کی عدم موجودگی میں وہ گیس پر روٹیاں بھی خود ہی بنا لیتی تھی

وہ بھی عام دنوں جیسی ہی ایک شام تھی,رملہ کچن میں شام کی ہنڈیا بنا رہی تھی, ساتھ ساتھ اس نے آٹا گوندھ لیا,حمزہ ہسپتال سے واپس آیا تھا,موٹر سائیکل کھڑی کر کے اندر چلا آیا,ایک نظر اسے کچن میں کھڑے دیکھا اور دھیرے سے مسکراتے ہوئے اوپر چلا گیا,ناعمہ اوپر ہی تھی,کچھ دیر بعد وہ نیچے اتر آئی اور حمزہ والے کمرے میں چلی گئی

مغرب کی اذانیں ہونیوالی تھیں...رملہ نماز پڑھنے کے لئے کچن سے نکلی تو ناعمہ نے اسے آواز دے لی

"میں نے شو کیس صاف کیا تھا...اپنے برتن سیٹ کر لیں, پھر نہ کہنا توڑ دیئے"

اس کے سارے برتن ادھر ادھر بکھرے پڑے تھے

"حمزہ کہاں ہے؟"اس نے دروازے سے باہر جاتی نائمہ سے پوچھا

"باہر گیا ہے"وہ کہہ کر باہر نکل گئی, رملہ نے ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے لائیٹ جلائی اور تیزی سے اپنے برتن سیٹ کرنے لگی, ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ ایک دم لائیٹ بند ہو گئی

"توبہ..." جھنجھلا کر اس نے برتن نیچے رکھے اور ٹٹول کر باہر کی طرف بڑھی, کمرے میں گھٹاٹوپ اندھیرا تھا, تبھی حمزہ اندر داخل ہوا, وہ اسے اپنے سامنے دیکھ کر چونک سی گئی اور سائیڈ سے نکلنے لگی

"تم میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو؟"وہ سارے آداب بھلائے بیٹھا تھا

"میں صرف اپنے برتن سیٹ کرنے آئی تھی"رملہ نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھی, دفعتاً حمزہ نے اس کی کلائی جکڑ لی

"یہ کیا بدتمیزی ہے؟"وہ پھنکار کر بولی

"زبیر سے نکاح کیوں کروایا؟تم جانتی تھیں ناکہ میں تمہیں چاہنے لگا ہوں"حمزہ نے اسے کلائی سے کھینچ کر عین اپنے سامنے کھڑا کر لیا,کمرہ ہنوز تاریک تھا,رملہ کی کلائی حمزہ کے ہاتھ میں تھی,اچانک کسی نے کمرے کا دروازہ بند کر دیا,رملہ کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا

"حمزہ چھوڑو میرا ہاتھ"اس نے پورا زور لگایا

"رملہ...."حمزہ نے اسے یونہی کلائی سے پکڑے اپنی طرف کھینچا تھا,اس نے اپنا دوسرا ہاتھ اس کے سینے پر رکھتے ہوئے خود کو اس سے ٹکرانے سے بچایا

"آئی لو یو..."حمزہ کی انگلیاں اس کے بالوں میں سرسرائی تھیں

.....

"تائی امی...تائی امی...."ناعمہ اپنا پورا گلا پھاڑتے ہوئے باہر نکلی تھی,پھولی پھولی سانسوں کے ساتھ وہ دوڑتی ہوئی باہر رخسانہ کے پاس آئی

"ادھر آئیں... جلدی کریں" نائمہ نے انہیں ہاتھ سے پکڑ کر اٹھایا تھا

"کیا ہو گیا....؟" رخسانہ بوکھلا گئیں

"ادھر تو آئیں... ثبوت مانگا تھا نا آپ نے کہ آپ کی بہو بہت باکردار ہے, میرے ساتھ ثبوت کے ساتھ بات کرنا, ادھر آئیں آپ کو ثبوت دکھاؤں" وہ انہیں لئے اندر آگئی, زرینہ بھی پیچھے پیچھے ہی تھی, نائمہ عین حمزہ کے کمرے کے آگے آکر رک گئی

"یہ دیکھیں ثبوت.." نائمہ نے دھاڑ سے کنڈی کھول کر دروازہ پورا کھول دیا, زرینہ نے اسی وقت مین سوئچ نیچے کیا تھا, رخسانہ اندر کا منظر دیکھ کر حق دق رہ گئیں

رملہ کا دوپٹہ اس کے قدموں میں پڑا تھا اور وہ پوری طرح حمزہ کی بانہوں میں قید تھی, دروازہ کھلتے ہی حمزہ نے اسے آزاد کیا تھا, وہ باہر کو بھاگی, سامنے رخسانہ کھڑی تھیں

"آنٹی میں نے..." آنسوؤں کا گولہ اس کے حلق میں اٹک گیا

"زبیر..." اچانک اس کے منہ سے سرگوشی سی نکلی تھی, رخسانہ نے پلٹ کر دیکھا, زبیر عین ان کے پیچھے کھڑا تھا... ساکت سا

رملہ بنا دوپٹے کے دروازے کے پاس کھڑی تھی, بال بکھرے ہوئے تھے, چہرہ سرخ ہو رہا تھا, ہونٹ کانپ رہے تھے, سانسیں لینا دشوار ہو رہا تھا

حمزہ اس سے تین, چار قدم پیچھے تھا

"حمزہ تو کیا کر رہا تھا بند کمرے میں اس کے ساتھ؟" رخسانہ کو یقین نہ آیا

"تائی امی مجھے انہوں نے بلایا تھا..." وہ بولا

"میں نے نہیں بلایا..." رملہ کی آنکھیں پھٹ گئیں

"امی اسی نے بلایا تھا حمزہ کو... میں نے خود اس کا پیغام حمزہ تک پہنچایا ہے, میں اوپر جا رہی تھی جب اس نے کہا کہ حمزہ کو ذرا نیچے بھیجنا" زرینہ نے ہاتھ نچا کر کہا

"خدا کی قسم آنٹی میں تو برتن سیٹ کر..." ناعمہ نے اس کی بات کاٹ دی

"برتن تو میں نے سارے کل ہی سیٹ کر دیے تھے, تائی امی میں جب واش روم سے نکلی ہوں تو یہ دوبارہ سارے برتن بکھرائے بیٹھی تھیں" ناعمہ نے تڑکا لگایا

"آنٹی ایسا نہیں ہے... ناعمہ نے مجھے کہا کہ اپنے برتن سیٹ کر لیں, میں اندر گئی تو زرینہ نے لائیٹ بند کر دی, اوپر سے یہ آ گیا..." وہ روتے ہوئے اپنی صفائی دے رہی تھی

"تائی امی میں رملہ کے بلانے پر آیا تھا... یہ ہی سچ ہے..." حمزہ نے کہا

"دیکھ لے امی... اس حرافہ کی سائیڈ لیتی تھی تو, اس کی وجہ سے مجھے مارا تو نے اس دن اور اس چھنال کے کام دیکھ لے, اس سے تو وہ شرمین ہی اچھی ہے جو کم از کم جو کرتی ہے سر عام تو کرتی ہے" زرینہ نے رملہ کا بازو جھنجھوڑا تھا

"یہ جھوٹ ہے..." وہ مارے صدمے کے بول نہ سکی, زبیر دو قدم آگے کو آیا اور حمزہ کی طرف دیکھا

"رملہ نے بلایا تھا تجھے؟" اس نے پوچھا

"ہاں..." وہ بولا

"پھر اس کے منہ پر تھپڑ مار..." زبیر نے کہا, حمزہ دم بخود رہ گیا

"زبیر میں کیسے..." زبیر نے اس کی بات کاٹ دی, اس کی آنکھیں قہر چھلکا رہی تھیں

"اگر واقعی اس نے بلایا تھا تجھے تو ابھی اسی وقت اس کے منہ پر تھپڑ مار تاکہ آئندہ ایسی جرات نہ کر سکے" زبیر نے کہا, حمزہ چپ کھڑا رہ گیا

"مار تھپڑ..." زبیر چیخا, حمزہ نے ایک نظر رملہ کی طرف دیکھا

وہ رو رہی تھی... سرخ آنکھیں اور کپکپاتے ہوئے ہونٹ

وہ اس لمحے اپنے بنائے کھیل میں خود ہی ہار گیا, وہ بھول گیا تھا کہ جس لڑکی کو رسوا کرنے لگا ہے... محبت بھی تو اسی سے کرتا ہے

"حمزہ اگر تو سچا ہے تو اس کے تھپڑ مار..." زبیر نے ایک بار پھر کہا

"مار دے تھپڑ حمزہ..." نائمہ چیخی تھی لیکن... وہ نہیں مار سکا, بس چپ چاپ

نظریں جھکا گیا

"تم نے بلایا تھا اسے؟" زبیر رملہ کی طرف مڑا

"نہیں..." وہ فوراً بولی

"اس کے تھپڑ مارو..." زبیر کی بات ابھی پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ رملہ کا ہاتھ اس کا گال رنگ گیا رخسانہ ساکت رہ گئیں تھیں

"ایک اور مارو..." وہ بولا, رملہ نے مار دیا

"تب تک مارو جب تک یہ اپنے جرم کا اعتراف نہیں کر لیتا" وہ انتہائی سرد لہجے میں بولا تھا, رملہ ایک کے بعد ایک اس کے جڑتی چلی گئی

"بس کرو..." ناعمہ ایک دم چیخی اور بلک بلک کر رو دی

"خدا کا واسطہ بس کرو... حمزہ کا کوئی قصور نہیں ہے, اسے میں نے نیچے بھیجا تھا" وہ سر جھکا کر بولی تھی

"معافی مانگ رملہ سے..." زبیر نے ناعمہ سے کہا

"مجھے معاف کر دو" وہ بولی

"ہاتھ جوڑ کر..." وہ پھر بولا, ناعمہ نے روتے ہوئے اس کے آگے ہاتھ جوڑ دئے,

حمزہ ہنوز خاموش کھڑا تھا, زبیر انتہائی قہر آلود نظروں کے ساتھ زرینہ کی طرف

مڑا, وہ ایکدم ڈر کر دو قدم پیچھے کو ہوئی اور پیچھے ہٹتے ہٹتے دیوار سے جا لگی

"زبیر میرا بھائی... اللہ کی قسم مجھے معاف کر دے, مجھے کچھ نہیں پتہ, مجھے تو بس

ناعمہ نے یہ کہا کہ میں امی کے سامنے کہہ دوں کہ رملہ نے مجھے حمزہ کو بلانے کا کہا

تھا... مجھے معاف کر دے زبیر" وہ یکدم سارا پول کھولتے ہوئے رو پڑی, رخسانہ

تیر کی طرح اس کی طرف بڑھیں اور اس کے بال جکڑ لیے اور اسے یونہی گھسیٹتے

ہوئے اوپر لے گئیں, زبیر نے ایک نظر حمزہ کے جھکے ہوئے سر کو دیکھتے ہوئے نیچے

پڑا رملہ کا دوپٹہ اس کے کندھے پر ڈالا اور اس کا ہاتھ تھام لیا

"آئندہ اگر کسی نے میری بیوی پر انگلی بھی اٹھائی تو انگلی سمیت منہ توڑ دوں گا سب

کا" وہ اسے لیکر کمرے کی طرف بڑھا تھا, اندر آتے ہی اس نے دروازہ لاک کیا اور

اپنا بیگ کندھے پر سے اتارتے ہوئے بیڈ پر پھینکا, ٹائی کھولی, شرٹ کے بٹن کھولے اور اتار دی, رملہ کا پورا جسم کپکپا رہا تھا, آنکھیں مسلسل بھیگ رہی تھیں, چہرہ زرد ہوا پڑا تھا, زبیر دو قدم چل کر اس کے قریب ہوا

"کیا کہا ہے اس نے تم سے؟" اس نے پوچھا

"کہتا کہ.... وہ مجھ سے.... پیار.... کر" اس سے آگے اس سے بولا نہ گیا

"تب تھپڑ کیوں نہیں لگایا اسے" وہ زور سے بولا

"اس کا ہاتھ کیوں نہیں توڑا جس سے اس نے تمہیں چھوا..." زبیر نے اپنا ہاتھ اس کے سر کی پشت پر رکھا تھا

www.novelsclubb.com

"زبیر میں ڈر گئی تھی...." وہ رو پڑی, زبیر نے اسے ایک جھٹکے سے موڑا اور دیوار کے بالکل ساتھ لگا دیا, رملہ کا چہرہ دیوار سے رگڑ کھانے لگا تھا

"جس لمحے وہ تمہارے پیچھے اس کمرے میں آیا تھا اسی لمحے پلٹ کے منہ کیوں نہیں توڑا اس کا...؟ سنا ہی کیوں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے...؟ وہ سارے برتن اٹھا کر اس کے

سر میں کیوں نہیں مارے؟اسے کیوں اپنا دوپٹہ کھینچ لینے دیا...؟"اسے زبیر کی انگلیاں اپنی پشت پر رینگتی محسوس ہوئی تھیں,اس کی سانسیں رملہ کی گردن جلانے لگیں تھیں

"زبیر ایم سوری..."وہ تھر تھر کانپ رہی تھی,زبیر کے دانتوں نے اس کے گال پر نشان چھوڑا,وہ تڑپ اٹھی...اگلا ہدف اس کے لبوں کا کنارا تھا جو رملہ کو سسکنے پر مجبور کر گیا

"زبیر پلیز..."وہ گھٹ گھٹ کر رونے لگی تھی

"اس کے سینے سے لگتے ہوئے اس کے دل میں چاقو کیوں نہیں گھونپ دیا؟"زبیر نے دایاں ہاتھ اس کے منہ پر رکھتے ہوئے لائیٹ آف کی تھی

"زبیر پلیز...بہت درد ہو گا زبیر"وہ کوشش کے باوجود مڑ نہیں سکی,زبیر بس اس کی گردن کو نشانہ بنائے اسے اذیت دیتا چلا گیا تھا

"زبیر میں مر جاؤں گی...خدا کے لئے"وہ اس کی دبی دبی سی سسکیاں سن رہا تھا

لیکن...

"زبیر..."اپنی آخری سرگوشی کے ساتھ ہی وہ بے دم ہو کر فرش پر گر گئی تھی

.....

پوری رات گزر گئی اسے کمرے میں بند ہوئے, اگلا پورا دن بھی گزر گیا...یاسمین نے ہر ممکن کوشش کر لی لیکن اس نے دروازہ نہیں کھولا, رفیق صاحب ابھی سارے معاملے سے انجان تھے, آخر رخسانہ ہی رملہ کے کمرے سے ہو کر اس کے کمرے کی کھڑکی تک پہنچیں اور اس کا لاک توڑا

وہ صرف ٹراؤزر پہنے چارپائی پر اوندھا پڑا تھا, چارپائی کے آس پاس ادھ جلی سگریٹوں کے لاتعداد ٹکرے پڑے تھے

"حمزہ..."رخسانہ کے دروازہ کھولتے ہی یاسمین اندر کو آئیں تھیں

"اوئے حمزہ...پتر"یاسمین رو ہی پڑیں

"اٹھ میرا پتر...پورا دن گزر گیا بھوکے پیاسے...اٹھ کے نہا...کپڑے بدل, چل

میرا لعل" وہ اسے زبردستی اٹھا کر کمرے سے باہر لے گئیں, رخسانہ بس چپ چاپ کھڑی رہ گئی تھیں

ادھر ناعمہ کو شدید بخار ہو گیا تھا, ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اویس اسے ہسپتال سے لیکر آیا تھا, یاسمین بیچاری کبھی اس کی طرف بھاگتی اور کبھی حمزہ کو دیکھتیں... زرینہ نے تو اگلا پورا دن شکل ہی نہیں دکھائی... نیچے ہی نہیں اتری

اور تیسری وہ تھی... جو کسی کو بتا بھی نہ سکی کہ اسے کیا سزا ملی؟ بس وہ پوری رات فرش پر سے اٹھ نہیں سکی تھی... اور جب صبح اٹھی تو سیدھی نہیں ہو سکی, ٹانگیں چلنے سے انکاری اور کمر کھڑے ہونے سے... گولیوں کا پورا پھکا پھانک کر وہ ناشتہ بنانے کچن میں گھس گئی تھی, زبیر چپ چاپ ناشتہ کر کہ دفتر چلا گیا

ادھر اویس نے ایک نیا ڈرامہ شروع کر دیا... بھوک ہڑتال

صبح کو ناشتہ کئے بنا ہی فیکٹری نکل جاتا... دوپہر کو کھانا کھانے ہی نہ آتا... شام کو بنا کھائے ہی سو جاتا, رخسانہ نے ایک دن تو نظر انداز کر دیا, اس سے اگلے دن جھاڑ

دیا... تیسرے دن وہ یکدم پھٹ پڑیں

"تسی سارے مینوں اک وری ہی پھاہا دے دیو..." وہ پھٹ پڑیں, اویس بنا ناشتہ کئے فیکٹری جانے کے لئے تیار تھا, زبیر ستا ہوا چہرہ لئے اندر بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا, دو دن ہو گئے تھے انہیں حمزہ کی شکل دیکھے... وہ کب ہسپتال جاتا تھا اور کب واپس آتا تھا کوئی پتہ نہیں... نائمہ دو دن کے بخار میں سوکھ کر کانٹا ہو گئی تھی... آنکھیں کئی کئی انچ اندر کو اتر گئیں... زرینہ الگ سے بوتھا سجائے پھر رہی تھی

"اوئے منڈیا... چاہتا کیا ہے تو؟" وہ بولیں, اویس چپ چاپ اپنی موڑ سائیکل صاف کرتا رہا

www.novelsclubb.com

"اویس کنجر... میں تیرے سے بات کر رہی ہوں" وہ اٹھ کر اس کے پاس آئیں, زرینہ پاس ہی دونوں لڑکوں کو نہلا رہی تھی, ستے ہوئے چہرے کے ساتھ اس نے پہلے تو دونوں کی قمیضیں اتاریں, پھر کھینچ کھینچ کر شلواریں بھی اتار دیں

"اوہ... ادھر دیکھو, تو ایسا کر ان دونوں کو اٹھا کے گلی میں لے جا" رفیق صاحب

پاس بیٹھے سگریٹ پی رہے تھے, وہ چپ رہی

"امی... کچھاتے پادے" دونوں بچے تان سے تان ملا رہے تھے

"یہ تو مجھے پتہ ہے کہ روٹی تو کہیں نا کہیں سے کھا رہا ہے تو... ایسے کیسے تین دن بھوکے رہ کر گزار لیے تو نے لیکن یہ کوئی تماشا ہے اویس... کوئی عقل کو ہاتھ مار... اس لڑکی کی خاطر پورے گھر کو انگلیوں پر نچا رکھا ہے تو نے" رخسانہ تڑخ گئیں

"اے زرینہ... کبھی ان کے پنڈوں پر صابن بھی لگا دیا کر... توبہ توبہ... میل ایسے چڑھی ہوئی ہے جیسے کلف لگا ہو" رفیق صاحب مسلسل زرینہ کے صبر کا امتحان لے رہے تھے, وہ دونوں کے صابن لگا کر اب مل رہی تھی

"امی پلیز... صبح صبح میرے ساتھ بحث نہ کریں" وہ تنگ آ کر بولا

"اور جو تو کر رہا ہے وہ... وہ کیا ہے؟ چل منڈیا ٹھیک ہے فیر... اگر ایسے بھوک ہڑتال کر کہ تو اپنی منوا سکتا ہے تو منوا کہ دکھا" رخسانہ نے کہا, زرینہ بظاہر تو بچوں


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کے صابن مل رہی تھی لیکن دھیان سارا رخسانہ اور اویس کی طرف تھا, وہ صابن والا ہاتھ بچوں کی آنکھیں ملے جا رہا تھا

"امی... آنکھوں میں صابن چلا گیا..." بڑا والا چیخا

"انا(اندھا) کر دے دوناں نو..." رفیق صاحب مسلسل اس کی کاروائی دیکھ رہے تھے

"امی... آپ نے بس ایویں ایک ضد لگائی ہوئی ہے" وہ بولا

"تو نے نہیں لگائی... تو چھوڑ دے تو اپنی ضد" وہ چیخیں

"یا پھر دے دے ضمانت...؟" وہ بولیں

"امی..." وہ رونے والا ہو گیا, زرینہ کے چھوٹے لڑکے نے بھی بڑے سے تان ملا لی, دونوں چھپا چھپ آنکھوں میں پانی ڈالنے لگے

"بے غیر تو... مجھے ساری کو گیلا کر دیا" زرینہ نے ان کے ننگے جسموں پہ دھنا دھن کی تھی

www.novelsclubb.com

"دے ضمانت کہ تیری وجہ سے علینہ کا گھر نہیں اجڑے گا" رخسانہ آخر کو اس کی ماں تھیں, ڈٹ کر کھڑی ہو گئیں, اویس نے رفیق کی طرف دیکھا

"تیری ماں اگر راضی ہے تو پھر میں بھی راضی ہوں" اس بار ان دونوں میاں بیوی کا پکا یونین تھا

"اچھا ٹھیک ہے..." وہ سر جھکا کر بولا تھا

"اے رخسانہ... اس ڈائن کو کہہ بس کرے, یہ بچے مار دے گی آج" رفیق صاحب نے چیخ کر کہا تھا

"اویس... جس طرح ضد کر کہ اس سے شادی کر رہا ہے نا... ویسے ہی ضد لگ کر اس شادی کو نبھانا بھی ہے, مجھے پتہ ہے تیری فطرت کا... کل کلاں کو ذرا سی اس سے ان بن ہو گئی تو چلو جی... بات ختم... اسے کہہ دے کہ جا اپنے گھر... یاد رکھنا اسی شام اس کا بھائی علینہ کو واپس بھیج دے گا" رخسانہ کہتی چلی گئیں, اویس نے سر ہلاتے ہوئے موٹر سائیکل سٹارٹ کی تھی, بیک گراؤنڈ میں دونوں بچے فل ٹاس گلا

پھاڑ رہے تھے

"اس سے پہلے کہ تیرا میرے ہاتھوں قتل ہو جائے اوپر دفع ہو جا..." رخسانہ تیر کی طرح زرینہ کی طرف آئی تھیں

"امی مجھے ماریں نا..." وہ چیخی

"پرے دفع ہو..." انہوں نے دونوں بچوں کو اس کے جلادی چنگل سے نکالا, زرینہ تن فن کرتی اوپر چلی گئی, زبیر ناشتہ کر چکا تھا, رملہ برتن اٹھا کر مڑنے لگی تو اس کی کلائی تھام لی... وہ ایک جھٹکے سے چھڑوا گئی تھی

.....

www.novelsclubb.com

"رملہ نے بلایا تھا تجھے...؟"

"ہاں..."

"اس کے منہ پر تھپڑ مار..."

"زبیر میں کیسے....؟"

"اگر سچا ہے تو اس کے منہ پر تھپڑ مار..."

"تم نے بلایا تھا اسے...؟"

"نہیں.."

"پھر اس کے منہ پر تھپڑ مارو..."

اور چٹاخ کی آواز کے ساتھ ہی اس کی آنکھ کھلی تھی, چہرہ پسینوں پسین تھا اور گلا خشک... جیسے کانٹے آگ آئے ہوں, وہ ایک دم اٹھا اور نیچے پڑی پانی کی بوتل کھول کر منہ سے لگالی

وہ پچھلی تین راتوں سے سو نہیں سکا تھا.. پچھلے تین دنوں سے اس نے رملہ کی شکل بھی نہیں دیکھی تھی

کھلی چھت پر لیٹے ہونے کے باوجود اس کا دم گھٹ لگ رہا تھا, سانس جیسے اٹک اٹک کر آ رہی تھی, سس نے جسم پر پہنا واحد بنیان بھی اتار دیا اور ریلنگ کی طرف آ گیا

"تو نے اسے رسوا کرنا چاہا حمزہ... اسے... رملہ کو" کوئی اس کے اندر سے بولا تھا

"بھلا اپنی محبت کو بھی کوئی رسوا کرتا ہے...؟ کوئی ایسے پامال کرتا ہے اس لڑکی کو جسے دیکھ کر صرف محبت کا خیال آتا ہو... کتنا غلط کیا حمزہ...؟

"اس نے تجھے تھپڑ مارا...؟" ایک اور آواز آئی تھی اور ساتھ ہی اس کی رگیں تن گئی تھیں

"پھر دوسرا... پھر تیسرا... حمزہ اس نے تجھے سب کے سامنے ذلیل کر دیا"

آوازوں کا شور بڑھتا جا رہا تھا

.....

رخسانہ اور رفیق اویس کے لئے شرمین کا رشتہ مانگنے آئے تھے, حاتم تو ان کا مدعا سنتے ہی خاموش ہو گیا تھا, شرمین ست رنگی تتلی بنی اڑ رہی تھی, علینہ نے کھانا بنایا تھا, کھانے سے فارغ ہوئے تو شرمین جی چائے لے آئیں

"حاتم پتر ہماری عرض کا کیا کرنا ہے اب؟" رفیق صاحب نے پوچھا تھا

"شرمین... تھوڑی دیر کے لئے باہر جاؤ" حاتم نے کہا, اس کا ارادہ تو نہیں تھا لیکن

بادل نخواستہ باہر نکل ہی گئی

"انکل جی میرے بات کا برا نہ منانا... آپ کو یہ رشتہ لیکر یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا" حاتم نے کہا, رخسانہ اور رفیق ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر رہ گئے

"تسی سیانے او آنٹی جی... تسی ساڈے وڈے او... لیکن معاف کرنا... تسی گل سیانیاں آلی نہیں کیتی" وہ بولا

"پتر کیا کریں... اولاد سر چڑھی ہو تو کیا کریں؟" رخسانہ نے ایک لمبی سانس بھری

"آنٹی میری امی ابھی حیات تھیں جب میرا رشتہ طے ہوا تھا, اب سے کوئی چار, پانچ سال پہلے... دونوں گھر راضی تھے, پھر اچانک سے انہیں اپنے بیٹے کے لیے شرمین پسند آگئی... خدا جانے آنٹی انہیں پسند آئی یا ان کے بیٹے کو کیونکہ... وہ میری بہن ہے اور مجھے اس کی عادتوں اور خصلتوں کا پورا علم ہے, میری سمیٹے انکار کر دیا, وہ اصرار کرنے لگے, خدا کی قسم آنٹی جی میں نے تب اپنا رشتہ توڑ دیا اور اس


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کا کر دیا کہ خدانخواستہ اگر کبھی مستقبل میں کوئی گھر اجڑے... تو ایک ہی اجڑے... دو لڑکیاں برباد نہ ہوں... شرمین کی شادی ہو گئی, آنٹی جی میں نے پہلے دن آپ سے کہا تھا کہ وہ لوگ اچھے نہیں نکلے اس وجہ سے طلاق لے لی تھی شرمین جی لیکن حقیقت یہ ہے کہ شرمین خود ہی نہیں بسی, انہوں نے بہت چکر لگائے لیکن... بس پتہ نہیں اس کا دل ہی مڑ گیا... اور تب مجھے اپنے کئے فیصلے پر بڑ سکون ہوا تھا, آج پھر وہی صورتحال بن رہی ہے... اور آج ایک بار پھر میں وہ فیصلہ نہیں لے سکتا جو پانچ سال پہلے لیا تھا, آج علینہ میری بیوی ہے... اور میں اپنی بہن کی خاطر اپنا اور علینہ کا رشتہ نہیں توڑ سکتا, چاہے تو اسے میری خود غرضی کہہ لیں" حاتم کہتا چلا گیا, رخسانہ خاموش بیٹھی تھیں

"اگر شرمین نہ بس سکی... تو آپ کی بیٹی مفت میں اجڑ جائے گی انکل... اسلئے اس بات کو یہیں ختم کرتے ہیں, برا نا منانا لیکن ہم شرمین کا رشتہ اویس سے نہیں کر سکتے" حاتم نے بات ختم کی تھی

.....

موٹر سائیکل گیراج میں کھڑی کر کے وہ اندر چلا آیا,اویس اپنے کمرے میں لیٹا تھا,

رخسانہ,دادا جی کو دوا کھلا رہی تھیں,وہ چپ چاپ بیگ کندھے پر لٹکائے اپنے

کمرے کی طرف چلا آیا,رملہ بیڈ پر بیٹھی موبائل دیکھ رہی تھی,زبیر نے بیگ اتار کر

بیڈ پر رکھا اور اس کی طرف دیکھا,وہ ہنوز موبائل سکرین کی طرف متوجہ تھی,

چہرے اور گردن کے نشان پرانے ہو کر مزید گہرے ہو گئے تھے,وہ بیچاری پورا

دن سکارف سے چہرہ چھپا کر پھرتی تھی,زبیر نے اپنے بیگ سے ایک ٹیوب نکالی اور

اس کی طرف بڑھادی,رملہ نے انتہائی شکوہ کناں نظروں سے اس کی طرف دیکھا

اور ٹیوب لیکر سائیڈ پر رکھ دی

"اب ناراض ہی رہنا ہے؟"زبیر نے پوچھا,وہ کچھ نہیں بولی,بس چپ چاپ بستر

سے اتر گئی

"کہاں جا رہی ہو؟"اس نے رملہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھا

"کھانا لینے..." وہ اپنا ہاتھ چھڑوا کر باہر نکل گئی تھی, زبیر سر جھٹک کر واش روم میں گھس گیا, کھانا کھا کر فارغ ہوا تو رخسانہ نے آواز دے لی, وہ اٹھ کر باہر نکل آیا عدالت لگی ہوئی تھی... اویس ایک طرف بیٹھا تھا

"اس بے غیرت سے زیادہ عقل والا ہے وہ لڑکا, اس نے چھٹتے ہی کہہ دیا کہ آپ لوگوں کو یہ رشتہ لیکر آنا ہی نہیں چاہیے تھا" رخسانہ نے کہا

"کیا کہا اس نے؟" زبیر نے پوچھا

"انکار کر دیا ہے" رخسانہ بولیں

"کہتا کل کلاں کو اگر شرمین نہ بس سکی تو علینہ مفت میں اجڑ جائے گی" رخسانہ نے کہا

"ہاں تو اور کیا کہے...؟ اس کی تو سگی بہن ہے... اسے زیادہ پتہ ہے کہ وہ ایک دفعہ پہلے بھی طلاق لے چکی ہے, دوسری بار بھی لے سکتی ہے..." زبیر نے کہا

"اس الو کے پٹھے کو سمجھا لے اب؟" رخسانہ نے کہا

"اویس بھائی کیا یار... بس بھی کریں, جو سارے کہہ رہے ہیں وہ مان بھی لیں"

زبیر نے کہا

"یہ آپ لوگوں کی ایک فضول سی ضد ہے اور بس..." وہ بولا

"او تجھے سمجھ نہیں آتی... اس کے بھائی نے انکار کر دیا ہے" رفیق صاحب کی بس ہو گئ

"اویس تو نے جتنی بکواس کرنی ہے نا آج ہی کر لے... لیکن آج کے بعد میں

تیرے منہ سے یہ خرافات نہ سنوں, بندے کا پتر بن جا... میں نے کہہ دیا ہے,

نہیں تو دونوں ٹانگیں توڑ کر منجی پر ڈال دوں گا" رفیق صاحب چنگھاڑ کر بولے تھے,

اویس سر جھٹک کر اپنے کمرے میں چلا گیا, رملہ چائے وہیں رکھ گئی تھی, زبیر نے

اپنا کپ اٹھایا اور کمرے میں آ گیا, وہ سونے کے لئے لیٹ گئی تھی

"رملہ... میری جان بس کر دے نا..." زبیر نے اس کے بالکل ساتھ جڑ کر لیٹتے

ہوئے اپنا ہاتھ اس کے اوپر رکھا

"ایم سوری... مجھے غصہ آگیا تھا" وہ دھیرے دھیرے اپنے پیر کا انگوٹھا رملہ کی ٹانگ پر پھیرنے لگا, وہ ہنوز کروٹ لئے پڑی تھی, آنکھیں لبالب بھر گئی تھیں

"رملہ..." زبیر نے اسے اپنی طرف موڑنا چاہا لیکن اس نے بری طرح اپنے اوپر رکھا اس کا ہاتھ جھٹک دیا

"دوبارہ مجھے ہاتھ نہ لگانا... زبردستی کرنی ہے تو کرلیں... وہ تو کر ہی لیتے ہیں آپ" بھرائی ہوئی آواز میں کہتے ہوئے وہ کروٹ بدل گئی تھی, زبیر بس خاموش بیٹھا اس کی پشت کو دیکھتا رہ گیا

.....

www.novelsclubb.com

"اویس کے گھر والوں کو انکار کیوں کیا؟" شرمین اس پر چڑھ دوڑی تھی

"میری مرضی... میں جسے مرضی انکار کروں, جسے مرضی اقرار کروں" حاتم نے کہا

"میری زندگی کے فیصلے کرنے والے تم کون ہوتے ہو؟" وہ چیخی

"آواز بند کر لے سمجھی... ورنہ یہیں گلا دبا دوں گا" حاتم نے انگلی اٹھا کر کہا, علینہ کچن میں کھڑی تھی

"ابھی اسی وقت اس کے باپ کو فون کر کے کہو کہ ہم راضی ہیں" وہ بولی

"میں تو راضی نہیں ہوں" حاتم نے کہا

"کیوں؟" شرمین نے کمر پر ہاتھ رکھ کر پوچھا

"کیونکہ مجھے ان کے گھروٹہ سٹہ نہیں کرنا" وہ بولا

"حاتم... میرے ساتھ زیادہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے, مجھے اویس سے ہی شادی کرنی ہے سمجھے, اتنی مشکلوں سے اس نے اپنے گھر والوں کو راضی کر کہ بھیجا اور تم نے انکار کر دیا... صرف دو دن ہیں تمہارے پاس... اگر دو دن کے اندر اندر اویس کے رشتے کو ہاں نہیں کی تو میں یہ گھر چھوڑ کر چلی جاؤں گی" شرمین نے انگلی اٹھا کر دھمکی دی تھی, نسرین اور حاتم ساکت کھڑے رہ گئے, رات کو جب وہ علینہ کے پہلو میں آ کر لیٹا تو پھٹ پڑا

"تم ہی اپنے بھائی کو تھوڑی سی عقل دے دو, اچھا بھلا ہوا کرتا تھا وہ... بالکل ہی عقل سے پیدل ہو گیا ہے" وہ بیچارہ تنگ آیا پڑا تھا

"میں کیا کروں حاتم...؟ جیسے آپ شرمین کے ہاتھوں مجبور ہیں بالکل ویسے ہی وہ سب گھر والے بھی اویس بھائی کے ہاتھوں مجبور ہیں, مسلسل تین دن تو بھوک ہڑتال جاری رکھی ہے انہوں نے, امی کبھی بھی نہ آتیں.... صرف ان کی وجہ سے مجبور ہو کر آئیں تھیں" علینہ نے کہا

"میں بتا رہا ہوں ان دونوں کی دال کوئی نہیں گلنی... دیکھ لینا" وہ بولا

"وٹے سٹے کے رشتے کبھی کامیاب نہیں ہوتے, اویس کے سر پر اس وقت صرف عشق کا بھوت سوار ہے, اور کچھ نظر نہیں آ رہا اسے" وہ کروٹ بدلتے ہوئے بولا,

علینہ چپ رہی, حاتم نے دھیرے سے اس کے بالوں میں انگلیاں چلائی تھیں

"خدا کی قسم اگر کل کلاں کو اس اویس کی خاطر تم مجھ سے چھن گئیں نا... تو ایک دفعہ تو اسے چھیل کر رکھ دوں گا میں" وہ علینہ کو اپنے قریب کرتے ہوئے بولا تھا

آج اویس نے یاسر کے بعد حاتم نام کا بھی ایک دشمن بنالیا تھا

.....

دن کے گیارہ بج رہے تھے جب وہ سو کر اٹھا, آجکل ویسے بھی وہ من موجی سا ہو گیا تھا, موبائل چارجنگ پر لگا کر کمرے سے باہر نکلا تو سامنے ہی وہ نظر آ گئی, آج چار دنوں بعد نظر آئی تھی وہ...اس کی طرف پشت کئے کپڑے استری کر رہی تھی, دوپٹہ کندھوں پر ڈالا ہوا تھا, بالوں کی ڈھیلی سی پونی باندھی ہوئی تھی

حمزہ کے اندر کا شیطان پوری طرح انگڑائی لیکر بیدار ہوا تھا, زبیر دفتر گیا ہوا تھا, باقی سب اپنے اپنے کمروں میں تھے, وہ دھیمے سے مسکراتے ہوئے اس کے بالکل پیچھے جا کھڑا ہوا اور ڈائیننگ ٹیبل سے ٹیک لگالی

"میرے خیال سے ایک بندے کو سوری کہنا چاہیے" وہ بولا, بس ایک لمحے کے لئے رملہ کے ہاتھ رکے پھر وہ اپنے کام میں لگ گئی

"وہ بھی کان پکڑ کر..." وہ بدستور اسے دیکھ رہا تھا

"آئیندہ اگر تمہیں مجھ سے بات کرنی ہے تو آپ کہہ کر کرنا سمجھے..." وہ تڑخ گئی

"کس خوشی میں؟" اس نے پوچھا

"کیونکہ میں رشتے میں تم سے بڑی ہوں" رملہ نے کہا

"اور میں عمر میں تم سے بڑا ہوں.... حساب برابر" وہ بولا, رملہ یکدم اس کی طرف مڑی تھی, حمزہ ایک لمحے کو تو سن رہ گیا, دل تڑپ اٹھا تھا اس کا چہرہ دیکھ کر

"تو تمہیں بنا کسی قصور کے ہی سزا مل گئی؟" وہ بولا

"نہیں... قصور تو تھا میرا ابھی کہ میں نے اس لمحے تمہیں جان سے مار کیوں نہیں دیا" وہ بولی

www.novelsclubb.com

"یہ لو... مار دو مجھے" وہ ٹیبل پر سے چھری اٹھا کر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا تھا

"حمزہ آخر ارادہ کیا ہے تمہارا؟" وہ تاسف سے بولی تھی

"ارادہ تو تمہارے ساتھ پوری زندگی بتانے کا تھا" وہ بولا تو لہجے میں بے بسی سے گھل

گئی

"چلو وہ تو پورا نہیں ہو سکا...اور آگے کو ہو بھی نہیں سکتا تو اب؟" وہ بولی, حمزہ دھیرے سے آگے کو ہوا

"تمہیں زبردستی چھین لوں تو؟" وہ بولا

"کیسے" رملہ نے پوچھا

"وہ ابھی سوچا نہیں...." وہ مسکرایا تھا

"میری ایک بات کان کھول کر سن لو حمزہ...آئیندہ اگر تم مجھے میرے آس پاس اس قسم کی بیہودہ بکواس کرتے نظر آئے تو خدا کی قسم میں تمہیں جان سے مار دوں گی" وہ پھنکار کر بولی تھی

.....

ایک بار پھر وہ دونوں آمنے سامنے تھے

"اب کیا ہو گا؟ حاتم نے تو صاف انکار کر دیا...." اویس نے کہا

"مجھے ویسے حاتم سے یہ امید نہیں تھی "شرمین کو اس پر بے حد غصہ تھا

"آگے کیا کرنا ہے اب؟"اویس نے پوچھا

"میں نے اسے دو دن کا وقت دیا ہے, اگر اس نے دو دن کے اندر اندر آپ کے رشتے کے لئے ہاں نہیں کی تو میں گھر چھوڑ دوں گی "شرمین نے کہا

"اور کہاں جاؤ گی؟"اویس نے پوچھا

"وہ آپ کا مسئلہ ہے... آپ ٹھکانہ ڈھونڈ کر دیں گے مجھے کیونکہ میری تمام دوستوں سے واقف ہے حاتم "شرمین نے کہا

"ویسے... گھر چھوڑنے کے علاوہ میرے پاس ایک اور آپشن بھی ہے "اویس نے کہا

"کیا؟"وہ چونک گئی

"دیکھ لو... تھوڑی ہمت کرنا پڑے گی "اویس نے کہا

"اس کی آپ فکر نہ کریں "وہ دھیرے سے مسکرائی تھی, اویس نے ادھر ادھر

دیکھتے ہوئے اسے اپنا آپشن بتا دیا, شرمین سوچ میں پڑ گئی

"کیا خیال ہے؟"اویس نے پوچھا

"اگر حاتم پھر بھی نہ مانا تو کیا آپ کے گھر والے قبول کر لیں گے مجھے؟"شرمین نے پوچھا

"میں نے قبول کیا... سمجھو میرے گھر والوں نے بھی قبول کیا, ان کا دل نہ بھی چاہے تو انہیں تمہیں علینہ کے منہ کو قبول کرنا پڑے گا"اویس انتہائی خود غرض ہو رہا تھا, شرمین نے اثبات میں سر ہلا دیا

.....

شام میں اس نے واشنگ مشین لگائی, اس کے اور زبیر کے کافی کپڑے دھونے والے تھے, ایک دو راؤنڈز میں اس کے سارے کپڑے ڈھل گئے, لانڈری میں انہیں نتھار کر اس نے ٹوکری میں بھرا اور اسے اٹھا کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی, تبھی زبیر کی موٹر سائیکل اندر داخل ہوئی تھی, اس نے بس رملہ کو اوپر جاتے دیکھا


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھا, فرسٹ فلور پر آکر پہلے اس نے زرینہ کے بڑے بچے کو اوپر بھجوا کر یقین دہانی کی کہ حمزہ اوپر تو نہیں ہے... وہ ابھی آیا ہی نہیں تھا, وہ ٹوکری اٹھا کر اوپر آگئی, جلدی جلدی سارے کپڑے پھیلائے اور خالی ٹوکری اٹھا کر سیڑھیوں کی طرف بڑھی, تبھی زبیر اوپر آیا تھا, بیگ کندھے پر تھا اور کارڈ گلے میں لٹک رہا تھا, وہ موٹر سائیکل کھڑی کر کہ سیدھا اوپر ہی آگیا تھا, رملہ اسے دیکھ کر یکدم رک گئی

"تمہیں اپنی جان کہا ہے تو اب جان نکالو گی کیا میری؟" زبیر دھیرے دھیرے قدم اٹھا کر اس کی طرف آیا, وہ پیچھے کو ہٹتی گئی

"جان تو آپ نے نکال دی میری... وہ بھی بس چند لمحوں میں" رملہ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں, زبیر اس کے اور قریب ہوا, وہ پیچھے دیوار سے لگ گئی

"میری جان ایم سوری... سوری" وہ اپنا ایک ہاتھ دیوار پر ٹکاتے ہوئے ذرا سا اس پر جھکا

"آپ نے مجھ پر بھی شک کیا زبیر..." اس کی آنکھیں چھلک گئیں


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"خدا کی قسم تم پر شک نہیں کیا... تم پر صرف غصہ آ گیا تھا" زبیر نے یکدم اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں بھرا اور اس کے آنسو صاف کیے, رملہ کا چہرہ اس کے بے حد قریب تھا, تبھی زبیر کی نظر اس کے لبوں سے کنارے پر پڑی... وہاں ابھی تک وہ جامنی رنگ کا نشان موجود تھا, زبیر بے خود ہو کر اس پر جھکا اور اپنے لب اس نشان پر رکھ دیئے, رملہ کی سانسوں میں یورش ہوئی تھی, لب دھیرے سے لرز اٹھے, زبیر کے ہوش گم ہوئے تھے, آنکھیں بند کر کے وہ اس کے لبوں سے گھونٹ بھرتا چلا گیا, اس کی شدتوں کے زیر اثر رملہ کے ہاتھ سے ٹوکری چھوٹ کر نیچے گر گئی, دونوں ہاتھوں سے اس نے زبیر کے کندھوں کو جکڑا تھا, زبیر نے کندھے پر سے بیگ اتارتے ہوئے نیچے پھینکا اور اسے دونوں بازوؤں میں اٹھا لیا, اس کے لب ہنوز زبیر کے لبوں میں قید تھے, زبیر نے بے خود ہوتے ہوئے اسے چارپائی پر گرایا اور خود اس پر حاوی ہوتا چلا گیا, اس کے لب رملہ کی گردن پر رینگنے لگے تھے

"مجھے ان چار دنوں میں ہی اندازہ ہو گیا کہ میں تمہارے بنا ایک پل بھی نہیں رہ

سکتا...آئی لویو...آئی لویو" وہ پوری طرح اس کے نشے میں چور ہو چکا تھا

"زبیر...کوئی آجائے گا اوپر" رملہ نے بمشکل خود کو اس کے لبوں سے بچا کر کہا

"چلو آؤ نیچے چلیں..." وہ کھڑا ہو کر بولا

"واشنگ مشین دھو آؤں...دو منٹ تک" وہ اپنی سانسیں نارمل کرتے ہوئے بولی تھی

"جلدی آنا...میری حد ختم ہو رہی ہے" وہ بیگ اٹھا کر نیچے چلا گیا تھا, رملہ نے نیچے آکر لانڈری صاف کی اور ٹب ایک طرف رکھ کر کمرے میں آگئی

زبیر کی حد واقعی ختم ہو چکی تھی, کمرے میں پیر رکھتے ہی وہ اس کی بانہوں میں تھی

پوری رات کے لئے...زبیر بس اسے دیوانہ وار چوم رہا تھا...اس کے کانوں میں سرگوشیاں سی گھول رہا تھا...اس کے روم روم سے اپنا سکون کھینچ رہا تھا

صبح اس نے نہا کر فجر کی نماز پڑھی تو طبیعت عجیب سی محسوس ہوئی, گھٹن سی ہو رہی تھی, اس نے کھڑکی کھول کر پردہ آگے کر دیا, تبھی اسے قے کی سی کیفیت

ہوئی... منہ پر ہاتھ رکھ کر وہ واش روم کی طرف بھاگی, اس کی تکلیف دہ آوازیں سن کر زبیر اٹھ کر اس کے پیچھے آیا تھا

"کیا ہوا؟" اس نے واش روم کے دروازے میں کھڑے ہو کر پوچھا

"توبہ... جان نکل گئی میری" وہ پسینوں پسین چہرے کے ساتھ باہر نکلی تھی, زبیر نے لائیٹ جلائی اور پنکھا تیز کر دیا, رملہ بیڈ پر بیٹھی لمبے لمبے سانس لے رہی تھی

"رملہ..." وہ اس کے پاس بیٹھ گیا

"پاجی تو نہیں آ گئے اندر؟" وہ اس کے پیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا, رملہ نے چونک کر اسے دیکھا تھا, پھر اس کی بات کا مطلب سمجھ کر سرخ ہوئی تھی

"مجھے بھی یہی لگتا ہے" وہ دھیرے سے مسکرا دی

"ہولے ہولے.... ہولے ہولے ہولے" زبیر نے گنگناتے ہوئے اس کی طرف دیکھا تھا, وہ اسے کہنی مارتے ہوئے مسکرا دی تھی

.....

وہ نہ جانے کب سے غائب تھی... نسرین نے تب دھیان دیا جب اسے ناشتے کے بعد دوپہر کے کھانے پر بھی نہ دیکھا

"شرمین کہاں ہے؟"اس نے علینہ سے پوچھا

"پتہ نہیں"وہ بولی, نسرین اس نیوز اب میں تو کچھ بھی کہہ رہی کے کمرے کی طرف بھاگی... کمرہ خالی

پورا گھر چھان مارا, چھت پر بھی دیکھ لیا لیکن شرمین ندارد

کال کی تو نمبر بند... نسرین سے سر پکڑ لیا

"حاتم کو کال کریں نسرین باجی..."علینہ کے چھکے چھوٹ رہے تھے, نسرین نے حاتم کو کال کر دی, وہ بیچارہ فوراً اویس کے کیبن کی طرف دوڑا... وہ خالی تھا

"اویس نہیں آیا آج؟"اس نے ایک ساتھی ورکر سے پوچھا

"اویس صاحب کی چھٹی آج"اس نے کہا, حاتم نے اویس کا نمبر ملایا جو ہنوز بند...

وہ بیچارہ سر پر پیر رکھ کر گھر کی طرف دوڑا

وہاں علینہ اور نسرین پریشان ہوئی بیٹھی تھیں

"کچھ پتہ چلا؟" نسرین فوراً حاتم کی طرف دوڑی

"نہیں...اویس کی بھی چھٹی ہے آج" وہ علینہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

"گھر کال کرو...پوچھو کسی کو اس کا پتہ ہے؟" حاتم نے کہا, علینہ نے گھر کا نمبر ملایا

"اویس بھائی کہاں ہیں امی؟" رخسانہ نے اٹھایا تھا

"اویس فیکٹری میں ہوگا" وہ لاعلم تھیں

"فیکٹری سے تو چھٹی کی ہے" علینہ نے کہا

"اچھا...گھر پر تو نہیں ہے...اویس, اویس" وہ سیل کان سے لگائے اسے آوازیں دینے لگیں لیکن وہ واقعی گھر پر نہیں تھا

"امی...میری بات سنیں؟" علینہ رونے والی ہو گئی

"شرمین صبح سے کہیں غائب ہے, وہ پکا اویس بھائی کے ساتھ ہو گی...امی اویس بھائی اسے بھگا کر کہیں لے گئے ہیں" وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی, رخسانہ دم بخود رہ

گئیں

"یہ اویس کا بچہ ایک دفع میرے ہتھے چڑھ تو جائے ذرا...اسے چھوڑوں گا نہیں میں" حاتم آگ بگولا ہو رہا تھا, رخسانہ نے جھٹ پٹ حمزہ اور زبیر کو کال کروائی, وہ دونوں ہی لاعلم تھے کہ اویس کہاں گیا

شام تک دونوں کا کچھ پتہ نہیں چلا, علینہ وقفے وقفے سے گھر کال کرتی رہی لیکن بے سود... حمزہ اور زبیر نے اویس کے سارے دوست چھان مارے لیکن کوئی پتہ نہ چلا

مغرب سے زرا پہلے علینہ کا فون بجا, زبیر کی کال تھی

"علینہ...اویس بھائی گھر آ گئے ہیں لیکن..." وہ انتہائی پریشانی میں بول رہا رھا

"لیکن کیا زبیر بھائی....؟" وہ چیخی

"شرمین ان کے ساتھ ہے....دونوں نے نکاح کر لیا ہے" زبیر نے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

.....

"بے غیرت... کتا کسی زمانے دا" رفیق صاحب کا تھپڑ اس کے چودہ طبق روشن کر گیا, وہ صحن کے بیچوں بیچ کھڑا تھا, سبھی وہاں جمع تھے... شرمین اس سے دو قدم پیچھے کھڑی تھی

"تیرے جیسی گندی اولاد ہوتی ہے او یس جو ماں باپ کے چٹے سروں میں کوڑا اٹھا اٹھا کر ڈال دیتی ہے, تجھے کوئی احساس ہے اپنی اور والدین کی عزت کا... بس ایک ضد ہے جو تو نے آج پوری کر لی... کیا منہ دکھاؤں گا میں اس کے بھائی کو... جوائی ہے وہ اس گھر کا جس کی بہن سے تو نے بھاگ کر شادی کر لی" وہ دھاڑ رہے تھے

"ابو میں نے کوئی گناہ نہیں کیا..." وہ بولا

"بکواس بند کر..." دوسرا تھپڑ لگا تھا, رخسانہ ایک طرف سر پکڑ کر بیٹھی تھیں

"میں نے کوئی سو دفعہ آپ لوگوں سے کہا تھا کہ میں نے شرمین سے شادی کرنی ہے لیکن آپ لوگ نہیں مانے, بس اپنی وہ وٹے سٹے والی فضول سی ضد کو لیکر بیٹھے

رہے, شرمین نے ہزار دفعہ حاتم سے بات کرلی لیکن اس کی بھی وہی مرغے کی ایک ٹانگ... رشتہ بھیجا تو انکار کر دیا... پھر بتائیں کیا کرتا میں...؟ ابھی صرف نکاح کیا ہے... اگر اسے قبول نہیں کر سکتے تو میں گھر چھوڑ دیتا ہوں" وہ بولا, رخسانہ تاسف سے اسے دیکھ کر رہ گئیں

"چل نکل... ابھی اسی وقت میرے گھر سے نکل, چل شاباش... میں بھی دیکھوں تو اکیلا کتنے دن رکھے گا اسے؟" رفیق صاحب نے چنگھاڑتے ہوئے اسے دروازے کی طرف دھکا دیا تھا

"ابو بس کریں... جانے دیں, جو ہونا تھا سو ہو گیا" زبیر نے انہیں بازو سے پکڑا تھا

"آج دوسری دفعہ ذلیل کروادیا اس منڈے نے... پتہ نہیں اس کی عقل کہاں مر گئی ہے" رفیق صاحب ٹھنڈے نہیں ہو رہے تھے

"ابو سارا قصور اویس کا ہی تو نہیں ہے, وہ جو پیچھے چھمک چھلو کھڑی ہے وہ بھی برابر کی شریک ہے اس کے ساتھ" زرینہ کی زبان میں خارش ہوئی تھی

"توچپ کر جا..."زبیر نے اسے گھر کا

"کیوں چپ کر جاؤں...دو چپیڑیں اس کے منہ پر بھی مارنے والی ہیں, جس دن سے یہ ہمارے گھر میں آئی تھی اس دن سے یہ اویس پر ڈورے ڈال رہی تھی, بے شرم...بے حیا...اسی کی وجہ سے وہ عین بارات والے دن بھاگ گیا تھا"زرینہ بولتی چلی گئ

"بکواس بند کرلے..."اویس نے اسے گھر کا اور اس سے پہلے کہ کچھ اور کہتا, حاتم دھاڑ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا, اس کے پیچھے علینہ اور نسرین تھی

"ذلیل, کمینے تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا میں...حرامزادے"اس نے اویس کا گریبان پکڑ کر تابڑ توڑ چہرے پر مکے برسائے تھے

"حاتم یار چھوڑ دے...بس کر دے"زبیر اور حمزہ بیچ میں آئے تھے

"سالے تو نے نہ دوستی کا لحاظ کیا اور نہ رشتے داری کا..."حاتم اس کا گریبان ہی نہیں چھوڑ رہا تھا

"حاتم بس کر دے یار... چھوڑ دے" زبیر نے بمشکل حاتم کے ہاتھوں سے اس کا گریبان آزاد کروایا, اویس کے منہ سے خون بہنے لگا تھا

"اور تو..." وہ قہر بار نظروں سے شرمین کی طرف مڑا

"حاتم بس... اسے کچھ نہ کہیں" نسرین یکدم اس کے آگے آئی تھی

"میری عزت دو کوڑی کی کر دی اس لڑکی نے..." وہ چنگھاڑا تھا

"حاتم پتر... چل بس, بس کر دے" رخسانہ اٹھ کر اس کے پاس آئی تھیں

"پتر ہم مجرم ہیں تیرے... جو چاہے سزا دے دے, مار لے اسے جتنا مارنا ہے حالانکہ اسے مارنے سے تیری سونے جیسی عزت واپس نہیں آنیوالی" وہ رو پڑیں,

اویس نے اپنی آستین سے ہونٹوں سے رستا خون صاف کیا تھا, نسرین, شرمین کو اپنے پیچھے چھپائے کھڑی تھی

"حاتم بھائی جو ہونا تھا سو ہو گیا... غصہ ٹھنڈا کریں اپنا" زبیر نے کہا, وہ بیچارہ چارپائی کو ٹھوکر مار کر اسی پر گر گیا

"حاتم پتر... نکاح تو کر لیا ان دونوں نے... آگے دیکھ لے کیا کرنا ہے؟ اگر ابھی اسے چھوڑ کر جانا ہے تو چھوڑ جا... میرے لئے آج سے یہ میری بہو ہے, چاہے جیسے بھی سہی... لیکن بہتر تو یہ ہے کہ ساتھ لے جا, تھوڑے دنوں تک اسے رخصت کروا کر لے آئیں گے, لوگوں کے سامنے تھوڑا بھرم رہ جائے گا پتر" رخسانہ کہتی چلی گئیں

"بھرم تو سارا کرچی کرچی کر دیا آنٹی اس حرامزادے نے" حاتم تڑخ کر بولا

"اس خبیث نے اپنی بہن کا بھی نہیں سوچا" اسے دوبارہ غصہ چڑھا تھا

"حاتم بھائی... امی ٹھیک کہہ رہی ہیں, آپ ایسا کریں ابھی شرمین کو اپنے ساتھ لے جائیں... ابھی کسی کو کچھ نہیں پتہ, پھر ہم کچھ دنوں تک رخصتی کر لیں گے" زبیر نے کہا

"حاتم یہ ہی ٹھیک ہے..." نسرین نے کہا, حاتم نے قہر آلود نگاہوں سے شرمین کی طرف دیکھا

"یہ مجھے گھر جاتے ہی مار دے گا" وہ دھیرے سے بولی تھی

"شرمین میرے نکاح میں ہے اب...اگر تو نے اس کے ساتھ مار پیٹ کی تو...."

حاتم اویس کی بات سنتے ہی سلگ اٹھا

"تو خدا کا شکر ادا کر کہ میں یہاں خالی ہاتھ آیا ہوں حرام خور...اور یہ...؟" وہ تیزی سے شرمین کی طرف بڑھا

"اس بے غیرت کو تو ابھی تیرے سامنے یہاں زندہ گاڑھ کر دفن کرتا ہوں, اکھاڑ تو کیا اکھاڑے گا میرا" حاتم نے شرمین کا بازو جکڑا تھا

"حاتم بس کر..جوان بہن ہے تیری...بس کر دے" رخسانہ اور نسرین نے بمشکل اسے پرے کو دھکیلا

"چل اے...چل کے گاڑی میں بیٹھ" نسرین نے اسے دروازے کی طرف دھکیلا تھا

حاتم نے ایک بار پھر اویس کی طرف دیکھا

"میری ایک بات کان کھول کر سن لے اویس... میرے ہوتے ہوئے یہ میری دہلیز پر واپس نہ آئے.. کبھی بھی نہیں, اگر اس نے ایک دفعہ بھی آکر کہہ دیا نا کہ یہ تیرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی یا تو اسے ساتھ نہیں رکھنا چاہتا تو تیری بہن ننگے سر, ننگے پیر واپس اس گھر کی چوکھٹ پر آئے گی یاد رکھنا, میں کوئی فرشتہ نہیں ہوں جو اسے بسائے رکھوں گا, جس دن شرمین کے منہ سے طلاق کا لفظ نکلا.... وہ علینہ کا اس گھر میں آخری دن ہو گا چاہے وہ میری بچوں کی ماں ہی کیوں نہ بن جائے" حاتم نے قہر بار نظروں سے اویس کو گھورتے ہوئے کہا تھا

"پتر ہاتھ ہولا رکھیں... جوان دھی ہے" رخسانہ آخر تک اس کے ساتھ آئی تھیں, علینہ بھی اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی ان کے پیچھے ہولی, گھر آتے ہی شرمین تیر کی طرح گاڑی سے نکلی اور اندر کی طرف بھاگی, حاتم نے اس کے کمرے کے سامنے اسے بالوں سے پکڑ کر کھینچا تھا

"حاتم رک جا... چھوڑ دے اسے" نسرین اور علینہ اس کے پیچھے بھاگیں

"مجھے ہاتھ نہ لگانا..." شرمین چیخی تھی

"تیری ایسی کی تیسی بے غیرت...بے حیا" حاتم نے نسرین کے چھڑواتے چھڑواتے بھی اسے تین, چار تھپڑ رسید کر دیئے تھے

"خبردار جو مجھے اب ہاتھ بھی لگایا تو...؟" شرمین حلق کے بل چیخی تھی

"حاتم بس کر دے...ابو کو پتہ چل گیا تو..." نسرین کے کہتے ہی علینہ کی چیخ سنائی دی تھی

"حاتم انکل جی..." وہ اپنے کمرے کے دروازے میں گرے پڑے تھے آنکھیں سفید ہو چکی تھیں

وہ بھی آج اپنی بیٹی کی وجہ سے دنیا سے منہ موڑ گئے تھے

.....

حاتم کے والد کو دنیا سے گئے آج ایک ہفتہ ہو گیا تھا, وہ شرمین کی شکل دیکھتے ہی ہتھے سے اکھڑ جاتا تھا

www.novelsclubb.com

"اس عورت نے میری ماں اور میرے باپ دونوں کو کھا لیا..." وہ اپنے ابو کے جنازے پر دھاڑیں مار مار کر رو رہا تھا, شرمین بس اپنے کمرے میں بند تھی اس نہج تک تو سوچا ہی نہیں تھا

وہ کہتے ہیں نا کہ بڑے فیصلوں کے لیے قربانی کا لیول بھی بڑا ہی ہوتا ہے

رخسانہ نے اویس کو ان کے جنازے میں شامل نہیں ہونے دیا تھا, کیا خبر حاتم اسے جان سے ہی مار دیتا, دن گزرتے گئے اور ان کے چالیسویں کی برسی آ گئی

"آنٹی جی اگلے مہینے کی کسی بھی تاریخ کو آ کر شرمین کو رخصت کر کے لے جائیں, مجھے اس کی شکل دیکھتے ہی ابا کا چہرہ یاد آ جاتا ہے" حاتم نے واپسی پر رخسانہ سے کہا تھا, انہوں نے بس اثبات میں سر ہلا دیا

"اس کا فرنیچر اور باقی چیزیں میں کچھ دنوں تک..." رخسانہ نے اس کی بات کاٹ دی

"نہ پتر... نظریں تو پہلے ہی تیرے آگے جھکی ہوئی ہیں, اب ہمیں اور شرمندہ نہ

کر... تیرے گھر سے صرف شرمین جائے گی ہمارے ساتھ بس...اور کچھ بھی نہیں, وہ جس نے ضد کر کہ نکاح کیا ہے اس سے وہی پورا کرے گا سب کچھ, تو نے کچھ نہیں کرنا" رخسانہ نے رسان سے کہا تھا

اسی رات انہوں نے اویس کو اپنے سامنے بٹھالیا

"جس طرح نکاح و کھرے سٹائل سے کیا ہے نا تو نے...اب رخصتی بھی ویسے ہی ہو گی سمجھا...میں نے صرف گھر کے اور قریبی رشتے داروں کے چند لوگ لیکر جانے ہیں اور اسے لے آنا ہے بس, کوئی بارات نہیں, کوئی ڈھول ڈھماکا نہیں, کوئی ویڈیو کیمرہ نہیں...اگلے دن یہیں صحن میں قناط لگا کر تیرا ولیمہ کر دینا ہے, ابھی چند مہینے پہلے ہم لوگ زبیر اور علینہ کی شادی کر کہ بیٹھے ہیں, پیسے کونسا ہمارے گھر کے درختوں پر اگتے ہیں...؟" وہ کہتی چلی گئیں, اویس سر جھکائے سنتا رہا

"اپنا کمرہ تیار کروا, واش روم سیٹ کروا اور فرنیچر لا کر رکھ اس میں, زبیر اور حمزہ کو میں نے کچھ نہیں کہنا وہ پہلے ہی خالی ہو کر بیٹھے ہیں, تیرے ابو سے کہا ہے نہر کے

ساتھ والے پانچ مرلے بیچ دیں اور تیرا کمرہ اور فرنیچر تیار کروادیں... شفیق کہتا کہ کھانا وہ دے دے گا, شرمین کو کپڑے اور جوتے بھی بنا کر دینے ہیں" وہ بولیں "جب کمرہ سیٹ ہو گیا... تو اسے لے آئیں گے" رخسانہ رسان سے کہہ کر اٹھ گئیں, اویس نے بیس, پچیس دنوں میں اپنا کمرہ تیار کروالیا, رفیق صاحب نے سارے پیسے ہی اس کے ہاتھ پر رکھ دیئے تھے

"اس کے بعد میری جیب میں کچھ بھی نہیں ہے" وہ ہاتھ جھاڑ کر بولے تھے, باقی گھر والوں نے بھی ایک ایک جوڑا بنالیا, اویس اور شرمین کے جھمیلے میں حمزہ اور نائمہ کا کانڈ (غلط حرکت) پس پردہ ہی چلا گیا تھا, یاسمین نے بھی شفیق سے بات کرنا مناسب نہ سمجھا, وہ سمجھیں ہو سکتا ہے ایک جھٹکے کے بعد وہ سدھر ہی گیا ہو, رملہ اور زبیر کا رشتہ ویسے ہی قائم دائم تھا...

رخسانہ اور رفیق جا کر رخصتی کی تاریخ طے کر کے آئے تھے, واپسی پر علینہ نے چپکے سے ماں کے کان میں سرگوشی کی تھی

"حاتم بابا بننے والے ہیں" وہ بس نم آنکھوں سے بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھ کر رہ گئیں لیکن گھر آ کر انہیں یاد آیا کہ ان کے گھر بھی ایک عدد بہو ہے جس کی شادی کو چھ ماہ ہونے کو آئے ہیں...اس سے پوچھ تاچھ تو وہ بھول ہی گئیں تھیں

"رملہ پتر..." وہ چائے دینے آئی تو انہوں نے پوچھ ہی لیا

"پتر...کوئی خوشی دی خبر نہیں ہے ابھی تک؟" وہ ہونقوں کی طرح انہیں دیکھنے لگی,ذہن پورے کا پورا اویس والے معاملے پر لگا ہوا تھا

"کیسی خبر آنٹی؟" وہ بولی

"علینہ تو اپنی خیر سے امید سے ہو گئی ہے" انہوں نے بتایا

"اچھا اچھا...مبارک ہو آنٹی" وہ بولی

"اور تو پتر؟" انہوں نے پوچھا

"آنٹی میں نے جانا تھا ڈاکٹر کے پاس...مجھے پکا نہیں ہے ابھی لیکن...ہو سکتا ہے کہ..." وہ سر جھکا کر بولی تھی

"اچھا... میں ذرا اویس کی شادی سے فارغ ہو جاؤں پھر ہم دونوں چلیں گے, اللہ خیر کرے گا" وہ مسکراتے ہوئے بولی تھیں

.....

رات نو بجے کا وقت تھا جب وہ ہسپتال سے واپس آیا, رخسانہ, رفیق اور دادا جی باہر چارپایوں پر بیٹھے تھے, موٹر سائیکل کھڑی کرتے ہوئے اس کی نظر زبیر کی موٹر سائیکل پر پڑی... وہ آج ذرا جلدی آ گیا تھا, رخسانہ اور رفیق کو سلام کرتا ہوا وہ اندر آ گیا, بیگ کندھے پر سے گزار کر سائیڈ پر ڈالا ہوا تھا, اویس اپنے کمرے میں لیٹا تھا, کچن کے سامنے سے گزرتے ہوئے وہ ایک دم رک گیا, رملہ اکیلی ہی چولہے کے آگے کھڑی تھی, شاید زبیر کے لیے کھانا گرم کر رہی تھی, اس نے ایک نظر زبیر کے کمرے کی طرف دیکھا, اس کے کپڑے اور بیگ بیڈ پر پڑے تھے اور خود وہ واش روم میں گھسا ہوا تھا, پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی, آس پاس اور کوئی بھی نہیں تھا

اس کے اندر کا شیطان پوری طرح انگڑائی لیکر اٹھ کھڑا ہوا, لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ سجا کر وہ دبے پاؤں کچن میں داخل ہو گیا, رملہ سالن گرم کر رہی تھی, بالوں کی لمبی سی چٹیا کمر پر رینگ رہی تھی, دوپٹہ کندھوں پر ڈالا ہوا تھا, اس نے یونہی اس کی بے دھیانی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دھیرے سے اپنے دونوں بازو اس کی نازک سی کمر کے گرد باندھے اور اپنا چہرہ اس کے کندھے پر رکھ دیا

"آج کیا بنایا ہے سرکار نے..." اس کے بولتے ہی رملہ ایک جھٹکے سے مڑی اور ہاتھ میں پکڑا سٹیل کا سالن والا چمچ زور سے اس کے ماتھے پر دے مارا, وہ ایک دم اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیچھے کو ہوا تھا, لمحوں میں اس کے ماتھے سے خون کے قطرے نکل آئے, رملہ نے اسے قہر بار نظروں سے گھورا

"تم کام دیکھ لو اپنے..." حمزہ نے اسے مصنوعی خفت سے گھورا, سر ابھی تک چکرا رہا تھا

"کاش اس لمحے میرے ہاتھ میں کوئی کلہاڑی یا چھرا ہوتا... کم از کم تمہارا تو کام تمام

ہو جاتا" وہ بولی

"دفع ہو جاؤ کچن سے باہر..." اس نے دوبارہ چمچ لہرایا تھا

"اچھا نہیں کیا تم نے؟" وہ بیگ سے کاٹن نکال کر ماتھے پر رکھتے ہوئے بولا اور اسے دیکھتا ہو کچن سے باہر نکل گیا, زبیر نے بس اسے ماتھے پر روئی رکھے اپنے کمرے میں جاتے دیکھا تھا

.....

دو دن بعد شرمین کی رخصتی تھی, بس گنے چنے افراد ہی گئے تھے

"شرمین اگر کبھی اویس سے, اس گھر سے یا اس گھر والوں سے دل بھر جائے تو گلے میں پھندا ڈال کر وہیں مر جائیں... واپس میرے گھر کی چوکھٹ پر نہ آئیں سمجھی"

حاتم بس اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر پیچھے ہٹ گیا تھا, شام کے چار بج رہے تھے جب اسے رخصت کروا کر گھر لے آئے

سب سے پہلا اعتراض اسے اپنے استقبال پر ہوا تھا... رخسانہ اور یاسمین نے اسے

سیدھا لیجا کر اس کے بیڈ پر بٹھا دیا, رخسانہ کے قلق کی کوئی انتہا نہیں تھی کہ وہ دو بھوئیں لیکر آئیں اور دونوں کی دفعہ ہی وہ کوئی رسم ادا نہیں کر سکیں

"ایسا لگ رہا ہے جیسے اللہ معافی دے کوئی مرگ والا گھر ہو, نہ کوئی پھول, نہ کوئی پتیاں... مردوں کی طرح لا کر بیڈ پر بٹھا دیا, نہ کوئی بیڈ کی سجاوٹ, نہ کوئی کمرے کی سجاوٹ" وہ مسلسل بیڈ پر بیٹھی بول رہی تھی

"شرمین آپی بیڈ سجایا تو ہے آپ کا" ناعمہ چپ نہ رہ سکی

"بہت زبردست سجایا ہے, اس سے زیادہ پھول تو بندہ قبر پر ڈال دیتا ہے" وہ بھڑکی

"چل تیری قبر تے وی اس توں زیادہ پا دیاں گے" زرینہ کو وہ ایک آنکھ نہیں بھا رہی تھی

"میرے کپڑے نکال کر دو... مجھے چینج کرنا ہے" اس نے زرینہ کو گھورتے ہوئے کہا

"ابھی کیوں چینج کرنا ہے....؟" اپنے میاں کو تو درشن کروا دے اپنے پھر کر لینا

چینج, آخر کو لو میرج کی ہے اس نے تیرے سے "زرینہ نے کہا

"تو میرے کمرے سے باہر دفع ہو جا...ایک منٹ میں "شرمین چیخی تھی, نائمہ نے اسے بازو سے کھینچ کر باہر نکالا

رات کے کھانے پر پھر سے واویلا...رملہ نے قورمہ, بریانی اور روٹیاں رکھ کر ٹرے بنادی, رخسانہ اٹھا کر اس کے کمرے میں دے آئیں, اویس بھی وہیں تھا

"یہ کیا ہے؟"وہ بولی

"شرمین پتر یہ ڈنر ہے..."رخسانہ نے حتی المکان اپنے لہجے کو عام سا ہی رکھا

"مجھے نہیں کھانا یہ باسی سالن..اور یہ برسیوں جیسے چاول, آملیٹ بنا کر دیں"

فرمائش داغی گئی تھی, رملہ نے جز بز ہوتے ہوئے آملیٹ بنادیا, پھر اس میں سو سو نقص...رخسانہ تو چپ چاپ اٹھ کر باہر نکل گئیں

نائمہ چائے لیکر گئی تو..دودھ پینا ہے... گرم دودھ آیا تو ٹھنڈا پینا تھا...ٹھنڈا مطلب دودھ سوڈا مراد تھا...سوڈا بنایا تو برف کیوں ڈالی؟اتنا میٹھا کیوں ڈالا؟

رملہ تو کانوں کو ہاتھ لگا کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی

.....

وہ رات گیارہ بجے اپنے کمرے میں آیا, سردیاں شروع ہو گئی تھیں, وہ اب نیچے ہی سوتا تھا, پنکھا ذرا سا ہلکا کر کہ اس نے کرتا اتارا اور موبائل چارجنگ سے اتار کر کھڑکی کی طرف آ گیا, وہ ذرا سی کھلی تھی, اس نے ہاتھ بڑھا کر بند کرنی چاہی تو وہ اڑ گئی, اس نے پردہ اٹھا کر ایک طرف کیا اور کھڑکی بند کر دی, دفعتاً اس کی نظر زبیر کے کمرے کی کھڑکی پر پڑی تھی, وہ بند تو تھی لیکن پردہ ہلا ہوا تھا, لابی میں گھپ اندھیرا تھا, اس نے اپنے کمرے کی لائیٹ بھی آف کر دی, اب ونڈو کے شیشے سے نظر آتا منظر واضح ہوا تھا, زبیر ٹراؤزر اور بنیان میں ملبوس بیڈ پر آڑا ترچھا سا لیٹا تھا, رملہ اس سے ذرا سا دور کھڑی تھی, اسے کھڑکی سے دکھائی نہ دے سکی

تبھی زبیر نے مسکراتے ہوئے اسے کچھ کہا, وہ کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے پاس آ کھڑی ہوئی

حالانکہ اس لمحے حمزہ شفیق کو نگاہیں جھکا لینی چاہیے تھیں, ونڈو سے دور ہٹ جانا چاہئے تھا, پردہ برابر کر دینا چاہیے تھا, کان بند کر لینے چاہیے تھے لیکن... وہ کچھ بھی نہ کر سکا

بس ساکت ساکت سی آنکھوں سے شیشے کے اس پار نظر آتے رملہ کے عکس کو دیکھتا رہ گیا

وہ سیاہ رنگ کی شارٹ سی ریشمی شرٹ پہنے ہوئے تھی, آدھی آستینوں سے گورے گورے بازو عیاں ہو رہے تھے, دوپٹہ گلے میں جھول رہا تھا, ساتھ سرخ رنگ کا بیل باٹم ٹراؤزر تھا, زبیر کی کہی بات کے جواب میں اس کے چہرے پر کئی رنگ بکھرے تھے, زبیر نے پھر کچھ کہا... وہ بیڈ کے قریب ہوئی اور مسکراتے ہوئے اپنا دوپٹہ گلے سے اتار کر زبیر کے اوپر پھینک دیا, وہ اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ اس کے سامنے کھڑی تھی

حمزہ پلکیں بھی نہ جھپک سکا, دھیرے سے اپنے ریشمی بالوں سے کیچر کھینچتے ہوئے وہ

زبیر کے اوپر گری تھی اور زبیر اسے بانہوں میں بھر کر پاگل ہوتا چلا گیا تھا

ایک سنسنی سی تھی جو حمزہ کی ریڑھ کی ہڈی میں دوڑ گئی... وہ اس کی محبت تھی, وہ اس کی بھی تو ہو سکتی تھی...؟ آخر کیوں وہ اسے بھول نہیں پا رہا...؟

"حمزہ وہ تیری محبت ہے... اسے اور رسوا نہ کرنا" دل نے فریاد کی تھی

"دیکھ وہ کتنی خوش ہے...؟ دل کہے جا رہ تھا

"میں بھی تو اسے اتنا ہی خوش رکھتا..." دماغ نے کہا تھا

"اور یاد رکھو اس نے تمہیں تھپڑ مارا... سب کے سامنے... کئی مرتبہ" دل اور دماغ میں جنگ جاری تھی, وہ ونڈو سے پرے ہٹ گیا

"حمزہ وہ تیری ہے... وہ تیری ہو سکتی ہے" کوئی تھا جو اسے ورغلا رہا تھا

کافی دیر بعد وہ کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا

.....

اویس اس کے سامنے آ کر بیٹھا تھا, دھیرے سے اس نے شرمین کے آگے ہاتھ

پھیلایا...اس نے بس ایک نظر اویس کو دیکھتے ہوئے منہ موڑ لیا

"ناراض ہو؟"اویس نے پوچھا

"اویس چاہے جیسے بھی سہی...لیکن نکاح تو ہوا ہے نا ہمارا,دیکھا کیسا سلوک کر رہے ہیں آپ کے گھر والے میرے ساتھ؟"اس نے منٹوں میں آنکھیں بھر لیں

"کیا ہوا ہے؟"اویس نے پوچھا

"یہ پوچھیں کیا نہیں ہوا...؟وہ دیکھیں...میں نے آج تک اس قسم کا جوڑا نہیں پہنا جیسا آپ کی بہن رکھ کر گئی ہے,نہ کوئی رسم,نہ کوئی تحفہ...بس لا کر یہاں بٹھا دیا...اور یہ فرنیچر دیکھنا ذرا اویس...؟سچ سچ بتانا اپنی امی کا اٹھا کر یہاں رکھ دیا ہے نا...؟"وہ بولتی چلی گئی

"شرمین یار بالکل نیا فرنیچر بنوایا ہے میں نے"اویس تڑپ گیا

"لگ تو نہیں رہا...مشورہ ہی کر لیتے مجھ سے,اور ذرا یہ کمرہ دیکھنا اویس...مرغی کا ڈربہ بھی اس سے بڑا ہوتا ہو گا"ہر ہر شے میں نقص نکل رہے تھے,اویس ایک لمبی


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سانس بھر کر رہ گیا

"اب چیزیں اہم ہو گئی تمہارے لیے...؟اور میں...؟"وہ اس کے قریب ہوا اور اس کا چہرہ اپنی طرف موڑا

"سب ٹھیک ہو جائے گا...دھیرے دھیرے"وہ بولا تھا,شرمین نے مصنوعی خفت سے اسے دیکھا اور ہاتھ اس کے سامنے کر دیا,اویس نے سونے کا ایک خوبصورت سا کنگن اسے پہنایا تھا

"آئی لو یو..."اویس نے دھیمے سے کہہ کر اسے بڑے حق سے گلے لگا لیا

"اویس میں چینج کر لوں؟"شرمین اس کی آغوش میں مچل کر بولی

"جلدی کر آؤ"وہ اسے رہا کرتے ہوئے بولا,وہ جلدی سے بستر سے اتر گئی

.....

بند قبا کھلنے کی دیر تھی اس کے بعد...

وہ جاں حیا ایسا کھلا,ایسا کھلا

زبیر نے بڑے حق سے اس کے لبوں پر نشان بنائے تھے, رملہ نے مسکراتے ہوئے اپنے لب اس کی گردن پر رکھ دیئے اور اس سے پہلے کہ زبیر کی حد ختم ہوتی,

رخسانہ نے دروازہ بجایا

"رملہ اوپر سے کپڑے تو اتار لاتی؟" وہ بولیں

"آنٹی میں اتار لائی تھی" وہ زبیر سے الگ ہوتے ہوئے بولی تھی

"پترا ابھی اور ہیں اوپر... جا اتار لا, حمزہ بول رہا ہے کہ اس نے اوپر سونا ہے اور چارپائی کپڑوں سے بھری پڑی ہے" وہ بولیں, رملہ دوپٹہ لپیٹ کر باہر نکل آئی

"آنٹی میرا تو خیال ہے میں سارے اتار لائی تھی" وہ سیڑھیوں کی طرف جاتے ہوئے بولی

"پتہ نہیں... وہی ابھی بول بول کر گیا ہے, جا میری دھی ایک دفعہ دیکھ آ, میرے سے تو اتنی سیڑھیاں چڑھی ہی نہیں جاتیں" وہ بولیں

"حمزہ کہاں ہے اب؟" اس نے پوچھا

"باہر نکل گیا ہے شاید" وہ بولیں, رملہ سر ہلاتے ہوئے اوپر آگئی

اوپر کوئی ہے تو نہیں آنٹی؟" اس نے فرسٹ فلور پر آکر یاسمین سے پوچھا, انہوں نے نفی میں سر ہلا دیا, وہ ایک بار پھر دوپٹہ کندھوں کے گرد لپیٹ کر اوپر آگئی پوری چھت صفاچٹ پڑی تھی, کہیں کوئی بھی دھلا ہوا کپڑا نہیں تھا, وہ ذرا سا آگے کو آئی اور حمزہ کی چارپائی کی طرف دیکھا, وہ بالکل خالی تھی, اس سے پہلے کہ اس کا ذہن اسے متوقع سازش سے خبردار کرتا... کسی نے پشت سے آکر اسے زور سے جکڑا اور دیوار کے بالکل ساتھ لگا دیا

"حمزہ..." اس کے لبوں سے سرگوشی میں نکلا تھا

.....

وہ واش روم سے باہر نکلی تو اویس بیڈ پر لیٹا تھا, شرمین نے ایک نظر سے دیکھا, وہ بلیک ایزی سے ٹراؤزر کے اوپر وائیٹ ٹی شرٹ پہنے ہوئے تھا

"اب تم نے ساری رات امتحان لینا ہے میرا؟" وہ اس کی طرف کروٹ لیتے ہوئے

بولا

"توبہ... یہاں نہ کوئی کریم ,نی کوئی نائیٹ لوشن... بندہ کیا لگائے؟" وہ تپ گئی,

پھر بالوں میں کنگھا پھیرنے لگی

بڑے نخروں سے وہ اس کے پہلو میں آکر لیٹی تھی

"اویس... میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے" وہ اس کی طرف منہ کرتے ہوئے

بولی

"اب کیا ہوا ہے؟" اویس چونک گیا

"کل سے بخار ہے, ہلکا ہلکا... مجھے اپنی میڈیسن بھی لانی یاد نہیں رہی" وہ بولی,

اویس نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا... وہ برف ٹھنڈا تھا

"ٹمپریچر تو نارمل ہے تمہارا...." وہ بولا

"سر دکھ رہا ہے... اور پورا جسم بھی" وہ منہ لٹکا کر بولی

"آؤ میں اتار دیتا ہوں ساری تھکن" اویس نے اسے اپنی طرف کھینچا

"اویس میں نے کہا نا میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے, میں کونسا بس آج رات کی مہمان ہوں, پوری زندگی اب تو اسی گھر میں گزارنی ہے...اسی کمرے میں... آپ کے ساتھ" وہ بولی

"پھر اب...؟" اویس تلملا گیا

"آج رات میں تھوڑ آرام کر لوں" وہ بولی, اویس نے تاسف سے اسے دیکھا

"پلیز..." اس نے آنکھیں گھمائیں

"زیادتی ہے ویسے یہ..." اویس نے اسے گھورا, وہ بس دھیرے سے اس کے گالوں کو تھپتھپاتے ہوئے کروٹ لیکر لیٹ گئی تھی

.....

"حمزہ کیا بدتمیزی ہے یہ؟" وہ زور سے بولی

"تم نے اس دن پوچھا تھا نا کہ میں تمہیں اپنا کیسے بناؤں گا... چلو آج رات بتاتا ہوں تمہیں" حمزہ نے اس کے گلے میں پڑا ریشمی دوپٹہ زور سے کھینچا اور دور پھینک دیا


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"حمزہ چھوڑو مجھے, کیا بے ہودگی ہے یہ...زبیر...زبیر "حمزہ نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا

"مجھ سے نہیں ہوتا صبر تمہیں گنوا کر رملہ...بہت سمجھا کر دیکھ لیا میں نے خود کو, راتوں کی نیند اڑ گئی ہے میری" وہ ایک ہاتھ سے اس کا منہ دبوچے, دوسرے سے اس کا ہاتھ موڑے کھڑا تھا, رملہ نے اس کی گرفت سے نکلنے کے لیے پورا زور لگایا لیکن حمزہ نے اسے دونوں بازوؤں سے اٹھا کر چارپائی پر گرا لیا, اس سے پہلے کہ وہ چیختی, دوبارہ ایک ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا

"تم میری تھیں رملہ...تمہاری ان گھنی زلفوں کی چھاؤں بس میری تھی...

تمہارا یہ خوشبو جیسا بدن صرف میرے لئے تھا...وہ سالا کیوں آیا بیچ میں؟" حمزہ پر شیطان پوری طرح حاوی ہو چکا تھا, وہ اس کا منہ باندھنے کے لئے اس کا زمین پر گرا دوپٹہ اٹھانے کے لئے ذرا سا جھکا...اور رملہ نے اس نازک وقت میں پورا زور لگا کر اسے دھکا دیا, حمزہ ڈگمگا گیا, وہ زور سے چارپائی سے نیچے گری تھی, اس سے پہلے کہ

حمزہ اسے قابو کرتا, وہ سیڑھیوں کی طرف بھاگی

حمزہ نے اس کی قمیض پکڑ کر کھینچی, وہ پھٹتی چلی گئی لیکن رملہ رکی نہیں, قمیض کا چیتھڑا پھٹ کر حمزہ کے ہاتھ میں رہ گیا, وہ اندھا دھند سیڑھیاں اتری تھی, فرسٹ فلور پر آکر زور سے پھسلی اور گر گئی

"زبیر...."اس نے بمشکل حلق سے آواز نکالی اور سیڑھیوں کی طرف بھاگی, حمزہ وہیں سے واپس مڑ گیا تھا

"زبیر..."اس نے پھر آواز دی تھی

.....

اسے لگا جیسے رملہ نے آواز دی ہو, لیکن اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا, چھت پر دوڑتے قدموں کی آواز آئی, وہ یکدم ہڑبڑا کر اٹھا اور کمرے سے باہر نکلا

"زبیر..."وہ رملہ کی ہی آواز تھی, زبیر بھاگتا ہوا ٹی وی لاؤنج میں آیا اور اس سے پہلے کہ سیڑھیوں کی طرف بڑھتا...وہ دھڑ دھڑ کرتی نیچے اترتی دکھائی دی, ابھی

www.novelsclubb.com

سیڑھیاں آدھی بھی نہیں ہوئی تھیں جب اس کا پیر دوبارہ پھسلا...

"رملہ..."بس لمحوں کا کھیل تھا, وہ آٹھ دس سیڑھیاں قلابازیوں کی طرح عبور کرتی ہوئی دھم سے نیچے فرش پر آ گری

لمحوں میں اس کے گرد خون پھیل گیا تھا

"رملہ..."زبیر تیر کی طرح اس تک پہنچا, اویس بھی چیخیں سن کر کمرے سے نکل آیا, فرسٹ فلور پر سے یاسمین اور زرینہ بھی بوکھلائی ہوئی نیچے آئی تھیں

وہ خون کے تالاب میں ساکت پڑی تھی...

.....

اسے فوری طور پر ایمرجنسی میں داخل کر لیا گیا تھا

"خون کا بندوبست کریں... فوراً"ایمرجنسی ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر نے کہا

زبیر نے ادھر ادھر کال کر کہ او پوزیٹیو خون کا بندوبست کیا تھا, اویس اور شمس دونوں اس کے ساتھ تھے, رخسانہ بھی آئی تھیں

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر پھر باہر آیا

"یہ رپورٹس کروائیں..."زبیر نے ساری رپورٹس کروائیں, پھر رزلٹس آئے, وہ دوبارہ ایمرجنسی میں بھاگا آیا

"ڈاکٹر نے ساری رپورٹس چیک کیں

"انہیں سر اور جسم پر شدید چوٹیں آئی ہیں, دایاں بازو کلائی پر سے فریکچر ہو گیا ہے, لیکن سب سے بڑا مسئلہ اس وقت ان کے مس کیریج کا ہے"ڈاکٹر نے کہا

"مس کیریج؟"زبیر چونک گیا

"جی ہاں...ان کی دو ماہ کی پریگننینسی تھی جو کہ سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے ضائع ہو گئی ہے"ڈاکٹر نے ان کے سروں پر بم پھوڑا تھا, زبیر دم بخود رہ گیا

"فی الحال ان کے زخموں کی پٹی کر کہ انہیں گائینی یونٹ میں شفٹ کر رہے ہیں وہاں ان کی ڈی این سی ہو گی تاکہ خون بہنا بند ہو...اس وقت ان کی حالت انتہائی نازک ہے"ڈاکٹر کہہ کر دوبارہ اندر گھس گیا تھا

"اس کے بھائی کو کال کر دو" رخسانہ رونے لگ گئی تھیں, زبیر بس تھکا ہارا سا بینچ پر گر گیا

"حمزہ کہاں ہے؟" اس نے انتہائی سرد لہجے میں رخسانہ سے پوچھا, وہ نفی میں سر ہلا کر رہ گئیں

"امی خدا کی قسم اگر اس سب میں اس حرامزادے کا ذرا سا بھی ہاتھ ہوا تو میں اسے گولی مار دوں گا" زبیر نے بمشکل اپنے آنسوؤں پر قابو پایا تھا

کچھ ہی دیر میں یاسر اور شمیم بھی آ گئے, رملہ کو گائنی میں شفٹ کر دیا گیا تھا, اس کی ڈی این سی کے راضی نامے پر سائن کرتے ہوئے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا, پوری رات انہیں ہسپتال میں جاگتے گزر گئ

صبح کے قریب لیڈی ڈاکٹر باہر نکلی تھی

"ڈی این سی کر دی ہے... لیکن حالت ابھی بھی نازک ہے, انہیں دوبارہ آرتھو میں شفٹ کر رہے ہیں" لیڈی ڈاکٹر نے کہا تھا, رملہ ہنوز بے ہوش تھی, بلڈ لگ رہا

تھا, صبح ہوتے ہی انہوں نے رخسانہ کو واپس گھر بھیج دیا, یاسمین اور رفیق صاحب آ گئے تھے, رخسانہ نے شمس اور زبیر کے لیے ناشتہ بھجوایا تھا, زبیر نے ایک لقمہ بھی نہ کھایا... کھایا ہی نہیں گیا

ادھر شرمین نے صبح اٹھتے ہی قیامت ڈال دی تھی

"گھر میں نئی نویلی دلہن لا کر شوق پورا ہو گیا سب کا..." وہ کچن میں کھڑی ہو کر چیخی

"کیا ہوا ہے؟" اویس ابھی ہسپتال سے واپس آیا تھا

"میں نہار منہ دہی کھاتی ہوں... کسی کو ہوش ہی نہیں ہے" وہ بولی

"شرمین امی ساری رات ہسپتال رہی ہیں... رملہ کو ابھی تک ہوش نہیں آیا" وہ تاسف سے بولا

"تو میں کیا کروں؟" وہ چیخی

"اچھا چپ کرو, میں لا دیتا ہوں دہی" وہ الٹے قدموں واپس مڑ گیا, دہی لایا, خود باؤل میں نکالی, چینی ملائی اور راجکماری کے آگے رکھ دی


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کتنا گھٹیا دہی ہے" وہ ایک دو چمچ لگا کر باقی سنک میں انڈیل آئی تھی, پھر کپڑے نکالے... ہر ہر سوٹ پر سو سو نقص...

"اویس میرے کپڑے پریس کروا کر دیں...." اویس کو حکم صادر ہو گیا, اس نے ناعمہ کا منت ترلہ مار کر کپڑے استری کروا کر دیئے, پھر محترمہ نہائیں

"بال سکھانے والی مشین کہاں ہے؟" اس نے پوچھا

"وہ تو نہیں ہے..."

"پھر بال کیسے سکھاؤں؟" وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر بولی

"جاؤ دو منٹ دھوپ میں کھڑی ہو جاؤ, خود ہی سوکھ جائیں گے" اویس نے ہنس کر کہا, وہ بس اسے گھور کر رہ گئی, کپڑے چینج کیے, میک اپ کیا, جیولری پہنی اور بال یونہی کھلے چھوڑ کر کندھے پر دوپٹہ ڈال کر باہر نکل آئی

"آنٹی ہمارا ناشتہ تیار کروا دیں" حکم صادر ہوا تھا

"اچھا... اویس نہا لیا؟" انہوں نے پوچھا

"بس نہا کر آرہے ہیں" وہ بولی, رخسانہ نے نائمہ سے کہہ کر ناشتہ تیار کروایا اور ڈائینگ ٹیبل پر لگوادیا

"ادھر ہی آجاپتر... سب کے ساتھ" رخسانہ نے کہا

"لیں آنٹی یہ کیا بات ہوئی بھلا... شادی سے اگلے ہی دن میں پورے ٹبر کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کروں...؟ مجھے اور اویس کو کمرے میں دے دیں" وہ ٹک ٹک کرتی اندر چلی گئی, زرینہ نے بول بول کر ان دونوں کا ناشتہ کمرے تک پہنچایا تھا

"یہ پکڑیں اویس..." ناشتے سے فارغ ہو کر اس نے ایک لمبی چوڑی لسٹ اویس کو پکڑائی

www.novelsclubb.com

"یہ کیا ہے؟" اس نے حیرانی سے پوچھا

"میرا سامان ہے ضروری, یہ آج رات تک آجانا چاہیئے" وہ بولی

"بدلے میں کیا ملے گا؟" اویس سے اس کے سراپے سے نظریں چرانا دوبھر ہو رہا تھا

"ایک ٹکا آنہ بھی نہیں" وہ اترا کر بولی

"جاؤ پھر... میں تو نہیں لا کر دیتا" وہ بولا

"ذرا خالی ہاتھ آنا تو سہی آپ..؟" شرمین نے اسے گھورا, اویس نے مسکراتے ہوئے اسے گلے سے لگایا تھا

"کل رات سے تم مجھ پر یونہی غصہ کر رہی ہو... حد ہے ویسے" وہ اس پر جھکا

"میری کوئی ویلیو ہی نہیں ہے اویس یہاں" وہ بولی

"آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا" وہ اس کے لبوں پر جھکا تھا, وہ تڑپ کر پیچھے کو ہوئی

www.novelsclubb.com

"پہلے سامان لیکر آئیں" وہ مسکراتے ہوئے بولی تھی

.....

"یاسمین..." رخسانہ نے انہیں آواز دے کر بلایا

"حمزہ کہاں ہے؟" انہوں نے پوچھا

"پتہ نہیں بھابھی...رات سے نظر نہیں آیا" وہ بولیں

"کل رات وہ اوپر تو نہیں تھا جب رملہ اوپر گئی تھی؟" انہوں نے پوچھا

"نہیں بھابھی...وہ مجھے کہہ کر نکلا تھا کہ باہر جا رہا ہے" یاسمین نے کہا

"مجھے بھی اس بے غیرت نے یہ ہی کہا تھا کہ میں باہر جا رہا ہوں, چھت پر سے کپڑے اتروا دیں, میری چارپائی بھری پڑی ہے...لیکن پھر گھر کیوں نہیں آیا؟" وہ بولیں

"یاسمین کہیں حمزہ نے تو کچھ..." وہ کہتے کہتے رکیں

"بھابھی ضروری تو نہیں کہ ہر دفعہ قصوروار میرا ہی بیٹا ہو, ہو سکتا ہے رملہ اکیلی ڈر گئی ہو اوپر" یاسمین نے کہا

"خدا کرے ایسا ہی ہو" وہ نہایت پریشان تھیں

.....

اسے تین دن بعد ہوش آیا تھا...کلائی کی ہڈی اور ٹخنے کی ہڈی فریکچر ہوئی تھی, سر پر

شدید چوٹ آئی تھی, پورا جسم جگہ جگہ سے زخموں اور خراشوں سے بھر گیا تھا, چہرے پر بھی زخم آئے تھے, اور سب سے بڑا نقصان کہ وہ ماں بننے کا شرف فی الوقت کھو بیٹھی تھی, اس کی ایچ بی چھ پر پہنچی ہوئی تھی, بلڈ مسلسل لگ رہا تھا, اب جا کہ کہیں حالت تشویش سے باہر آئی تھی, ہوش میں آنے پر اس نے پاس کھڑے زبیر کو پہچان لیا تھا

"رملہ... وہ اس کے سرہانے بیٹھ کر آنسوؤں سے رو دیا

"اوئے کملیا... بس کر, پریشان ہو جائے گی وہ" رفیق صاحب نے اسے وہاں سے اٹھانا چاہا... وہ اٹھ ہی نہیں رہا تھا, بس اس کا برنالہ لگا ہاتھ آنکھوں سے لگا کر بیٹھا تھا, تھوڑی دیر بعد وہ پھر بے ہوش ہو گئی,

اگلا پورا دن وہ بے ہوش رہی, شام کے قریب دوبارہ ہوش آیا تو صورتحال خطرے سے باہر تھی, اسے وارڈ میں شفٹ کر دیا گیا, اس نے پوری آنکھیں کھول کر سب کو دیکھا تھا

"زبیر... میرا پترا اٹھ کر کچھ کھالے, چار دن ہو گئے ہیں صرف پانی اور چائے پر گزارہ کر رہا ہے, بالکل ٹھیک ہے وہ اب, شکر ہے مالک کا... اٹھ میرا پتر" رخسانہ اسے کہتے ہوئے رو ہی پڑیں تھیں, وہ ہنوز رملہ کا ہاتھ تھامے بیٹھا تھا

"رملہ اسے کہہ اٹھ کر کچھ کھائے..." وہ بولیں, رملہ نے دھیرے سے اپنا ہاتھ ہلایا تھا, زبیر روتے ہوئے اس کے بازو پر سر رکھ کر ڈھے سا گیا, رملہ نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا تھا

"گھر ہو آئیں..." وہ بمشکل بولی تھی

"جائیں..." زبیر کو اس کے سرہانے بیٹھے آج چوتھا دن تھا, سب نے زور زبردستی اسے اویس کے ساتھ گھر بھیج دیا, اس نے شاور لیا, کپڑے بدلے اور تھوڑا بہت کھانا کھا کر دوبارہ ہسپتال چلا آیا

"امی گھر چلی جائیں... نائمہ بیچاری شرمین سے بہت تنگ ہے, بیچاری رونے والی ہوئی ہوئی ہے" زبیر نے واپس آ کر رخسانہ سے کہا تھا, وہ بادل نخواستہ سی واپس چلی

گئیں, ہسپتال میں بس زبیر اور یاسر ہی تھے, اور ساتھ پہلے دن سے رملہ کی امی تھیں

.....

"آج کیا بہانہ ہے تمہارے پاس میرے قریب نہ آنے کا؟"اویس شاور لیکر باہر نکلا تھا, گیلے جسم پر ٹی شرٹ پہنتے ہوئے اس نے شرمین کی طرف دیکھا جو بیڈ پر بیٹھی نہ جانے کون کون سا لوشن جگہ جگہ تھوپ رہی تھی

"اویس آپ کو لگتا ہے میں جھوٹ بول رہی ہوں... میری واقعی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اور اب ویسے بھی ایک ہفتہ مزید صبر کریں" وہ بولی

"ایک ہفتہ؟"اویس کی آنکھیں پھیل گئیں

"مجھے مسئلہ ہے تھوڑا سا..." وہ بولی, اویس چند لمحے کھڑا اسے دیکھتا رہا پھر اس کے پاس چلا آیا

"شرمین یہ سب کرنے سے کیا ہو گا؟"اویس نے پوچھا

"کیا مطلب؟" وہ انجان بن گئی

"میری ایک بات کان کھول کر سن لو... میں بظاہر دیکھنے میں تمہیں کاٹھ کا الو لگتا ہوں گا لیکن در حقیقت ہوں نہیں... میں اگر تمہاری خاطر عین نکاح والے دن انکار کر سکتا ہوں, گھر والوں کے خلاف کھڑا ہو سکتا ہوں, تم سے کورٹ میرج کر سکتا ہوں... تو تم سے اپنا حق بھی وصول کر سکتا ہوں... صرف چند لمحوں میں" وہ اس پر جھکا اس کی آنکھوں میں جھانک کر کہتا چلا گیا, شرمین بول نہ سکی

"تمہیں جتنا بھاگنا ہے بھاگ لو... آخر میں آؤ گی تو میرے پاس ہی نا" وہ دھیرے سے اس کے شربتی لبوں کو چھو کر پیچھے کو ہو گیا تھا

.....

آج رات بھی وہی اس کے پاس تھا, دفتر سے چھٹی لیکر سیدھا ہسپتال ہی چلا آیا, بڑی مشکلوں سے اس نے رملہ کی امی کو یاسر کے ساتھ گھر واپس بھیجا تھا, وہ خود جوڑوں کے درد میں مبتلا تھیں, بیٹھے بیٹھے ہی اکڑ جاتی تھیں, دوپہر میں تھوڑی دیر کے لئے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

یاسمین نے چکر لگایا اور زبیر کے ساتھ مل کر اس کے کپڑے اور بستر کی چادر تبدیل کر دی, وہ ذرا سا بھی حرکت کرتی تھی تو مارے درد کے کراہ اٹھتی تھی, شام میں یاسمین بھی واپس چلی گئیں, یاسر اس کے لئے سوپ بنوا کر لیکر آیا تھا, زبیر نے اس کے پاس بیٹھ کر خود اسے چمچ چمچ کر کے سوپ پلایا... پھر اس کا یورین بیگ خالی کیا, مغرب کے بعد اس کا پلستر تبدیل ہوا تھا, تکلیف کی شدت سے وہ مرنے والی ہو گئی, نرس اسے پین کلرز اور ڈرپ لگا کر چلی گئی, زبیر نے اس کے بالکل پاس بیٹھتے ہوئے اپنے ہاتھوں سے اس کا گیلا چہرہ خشک کیا تھا, چند ہی دنوں میں وہ سوکھ کر کانٹا ہو گئی تھی, چہرے کی سفیدیوں میں زردیاں سی گھل گئی تھیں, ہونٹ ہمہ وقت خشک ہی رہتے تھے, زبیر نے دھیرے سے اپنی انگلیاں اس کے چہرے پر پھیریں

"کل کو دفتر سے آکر تمہارے بالوں میں کنگھی کروں گا, دیکھو کیسے الجھے پڑے ہیں" اس نے اپنی انگلیاں رملہ کے بالوں میں پھنساتے ہوئے کہا

"رہنے دیں, پہلے ہی آس پاس والی ساری عورتیں مجھے یوں دیکھتی ہیں جیسے میں

شاید دنیا کی کوئی انوکھی عورت ہوں" وہ دھیرے سے بولی

"کیوں بھلا...؟" وہ دھیرے دھیرے اس کے الجھے ہوئے بال سلجھا رہا تھا

"آپ ہر وقت میرے آگے پیچھے جو پھرتے رہتے ہیں... کوئی اپنی بیوی کے لئے اتنا کچھ نہیں کرتا زبیر..." رملہ کی آنکھیں بھر آئیں

"کوئی نہیں کرتا تو نہ کرے... میں تو کروں گا" اس نے رملہ کی آنکھ کے گوشے میں پڑا آنسو اپنی پور پر چن لیا

"رملہ... میری جان..." زبیر دھیرے سے اس کے اور قریب ہوا تھا

"ادھر دیکھو میری طرف..." اس نے رملہ کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں بھرا تھا

"اس رات کون تھا چھت پر؟" زبیر نے پوچھا, رملہ بس سن آنکھوں سے اسے دیکھتی رہ گئی, لمحہ لگا اور آنکھیں لبالب بھر گئیں

"زبیر... مجھے یہاں سے اس گھر میں واپس نہیں جانا پلیز... پلیز" آنسو اس کے

گالوں پر روانی سے بہہ نکلے تھے

"میں اس گھر میں رہی تو...ایک دن یونہی جیتے جی مر جاؤں گی...پلیز مجھے وہاں واپس نہیں جانا" وہ سسکیوں سے کہہ رہی تھی, زبیر سب سمجھ گیا, بہت محبت سے اس کے گالوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے اس نے بنا آس پاس کی پرواہ کیے رملہ کے ماتھے پر اپنے لب رکھے تھے

.....

رخسانہ اور اویس بالکل آمنے سامنے بیٹھے تھے, ساتھ والی چارپائی پر رفیق صاحب بیٹھے تھے, دیوار کے ساتھ زرینہ اور یاسمین کھڑی تھیں

"منڈیا یہ کونسا نیا تماشہ ہے اب؟" رخسانہ نے اسے کڑے تیوروں سے گھورا

"کیا مطلب؟" وہ انجان بن گیا

"پنرہ دن ہونے کو آئے ہیں تیرے ویاہ کو...اور تیری وہ راجکماری دن کے بارہ بجے اٹھ کے اشنان کرتی ہے, سارا کچھ ڈھپ ڈپھا کے" رخسانہ نے کہا

"امی میں روزانہ صبح نہا کر فیکٹری جاتا ہوں...."اویس گڑبڑا گیا

"تیری تو بات ہی نہیں ہو رہی... تو زبیر اور حمزہ شروع سے ہی تازہ پانی سے نہانے کے عادی ہو مجھے پتہ ہے... پمپ چلایا اور نہا لئے, گرمی, سردی صبح نہا کر ہی ناشتہ کر کے جاتے ہو... رملہ ویاہ کے آئی تو اتنا محسوس نہیں ہوا تھا ہمیں کہ گرمیاں تھیں لیکن..."وہ بولتے بولتے رکیں

"اب تو سردیاں ہیں... شرمین جی تو کبھی بھی ٹھنڈے پانی سے نہ نہائے... تو وہ غسل کیے بنا ہی کھا پی لیتی ہے کیا؟"رخسانہ نے کہا, اویس ان کی ساری بات سمجھ رہا تھا لیکن بس انجان بن رہا تھا

www.novelsclubb.com

"کی مسئلہ ہو گیا ہن...؟"رفیق نے پوچھا

"کچھ نہیں ابو"وہ بوکھلا گیا

"فیر نیڑے کیوں نہیں جاندا اودے؟"ان کے پوچھتے ہی اس کا سر شرم سے جھک گیا



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"زبیر ہر چوتھے دن اوپر جا کر گیزر چلا کر آتا تھا, پھر رملہ جا کر بند کر کے آتی تھی, اس کی شادی کو آج پندرہ دن ہو گئے ہیں لیکن ایک بار بھی گیزر نہیں چلایا اس نے... نا اس کی میڈم نے... وہ تو نوابوں کی طرح بارہ بجے اٹھ کر نہاتی ہے" زرینہ پھٹ پڑی

"کوئی رشتہ نہیں بنانا ابھی تک تم دونوں کے بیچ؟" رخسانہ نے اسے گھورا

"امی اس کی طبیعت ٹھیک نہیں..."

"اویس میرے نال بکواس نہ کر..." وہ تڑخ گئیں

"زرینہ جا ذرا اس چھمک چھلو کو بلا کر لا.." رفیق کے کہتے ہی اویس اچھل پڑا

"بس کر دیں... میری مرضی میں جب مرضی اس سے رشتہ بناؤں" وہ غصے سے کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا تھا

.....

آج پندرہ دن ہو گئے تھے... سوائے یاسمین اور ناعمہ کے کسی کو بھی حمزہ کی شکل

دیکھے...رات کو انتہائی رازداری سے گیٹ پھلانگ کر آتا اور سیدھا اپنے کمرے میں گھس جاتا, صبح منہ اندھیرے ہی اٹھ کر نہاتا, یاسمین ناشتہ بنا دیتیں اور باقی گھر والوں کے اٹھنے سے پہلے ہی ہسپتال چلا جاتا... باقی کی نیند وہاں جا کر پوری کرتا تھا رخسانہ نے یاسمین سے اس کا پوچھا بھی لیکن انہوں نے ٹال دیا... حمزہ نے یاسمین کو بھی کچھ نہیں بتایا تھا, بس اتنا کہا کہ ہسپتال میں آجکل ڈبل شفٹ لگاتا ہوں اسلئے رات کو دیر ہو جاتی ہے, رخسانہ اور یاسمین کو اس نے یہ کہہ کر بھی مطمئن کر دیا کہ وہ ہسپتال کا چکر بھی لگا آیا ہے

اس دن بھی وہ رات گئے واپس آیا تو نائمہ جاگ رہی تھی, اس کے پیچھے پیچھے کمرے تک چلی آئی

"یہ کونسا نیا تماشا ہے حمزہ؟" اس نے پوچھا

"مطلب؟" وہ چونک گیا

"کس سے منہ چھپا رہے ہو؟" اس نے پوچھا

"میں کیوں منہ چھپاؤں گا؟" وہ بولا

"پھر ایسے چوروں کی طرح گھر کیوں آنے لگا ہے؟" وہ اس سے دو سال چھوٹی ہو کر بھی اسے سرزنش کر رہی تھی, حمزہ چپ چاپ اپنا بستر درست کرتا رہا

"حمزہ... تو اس رات چھت پر تھا نا....؟" ناعمہ آگے کو آئی

"ناعمہ میرے کمرے سے دفع ہو جا" وہ بولا

"محبت اپنی جگہ حمزہ لیکن... تو اس کے ساتھ زیادتی کرنے لگا تھا نا؟" ناعمہ کی آنکھیں بھر آئیں

"میں نے دیکھا ہے اسے... اور خدا کی قسم اسے دیکھا نہیں جاتا, وہ پوری کی پوری سفید پٹیوں میں جکڑی پڑی ہے, ذرا سا ہلتی ہے تو چیخیں مارتی ہے اور اوپر سے..." وہ ذرا سا رکی, حمزہ نے مڑ کر اسے دیکھا

"وہ ماں بننے والی تھی حمزہ..." ناعمہ نے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا, حمزہ ساکت رہ گیا

یہ تو وہ جانتا ہی نہیں تھا

"زبیر تجھے زندہ نہیں چھوڑے گا... جب تک وہ ہسپتال میں ہے اپنی خیر منا لے... جس دن وہ ڈسچارج ہو کر گھر آ گئی وہ شاید تیرا اس گھر میں آخری دن ہو گا" نائمہ اسے ڈرائے جا رہی تھی

"سونے دے... جا چلی جا" حمزہ نے اسے بازو سے پکڑ کر باہر کو دھکیل دیا اور دروازہ بند کر لیا, شرٹ اتار کر وہ چارپائی پر گر سا گیا

اب پوری رات نیند کہاں آنی تھیں

بستر پر لیٹتے ہی رملہ کا ٹوٹا پھوٹا وجود اس کی نگاہوں کے سامنے آ گیا, وہ نائمہ سے کہہ نہیں سکا تھا کہ وہ تو روز اسے دیکھنے جاتا تھا.. چھپ چھپ کر.. کبھی کبھار تو دن میں دو, تین دفعہ... بس اس کا پٹیوں میں جکڑا وجود دور سے ہی دیکھ کر واپس آ جاتا تھا آج اسے ادراک ہوا تھا کہ اس کی وجہ سے وہ اپنا شرف بھی کھو بیٹھی تھی... ماں بننے کا شرف

واقعی... زبیر اگر اسے گولی بھی مار دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں...

.....

وہ اس کے پہلو میں آ کر لیٹی تھی, اویس بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگائے موبائل دیکھ رہا تھا, وہ بڑے مزے سے کمبل تان کر لیٹ گئی, اویس نے موبائل ایک طرف رکھتے ہوئے اس کی طرف رخ موڑا اور اس کا کمبل کھینچ دیا

"کیا ہے؟" وہ تڑخ کر بولی تھی, اویس نے اس کی کمر کے گرد بازو ڈال کر اسے ایک دم اپنی طرف کھینچ لیا تھا, وہ اس کے سینے سے آ لگی

"اویس یہ کیا بدتمیزی ہے؟" شرمین نے خود کو اس کے چنگل سے چھڑوانا چاہا

"اچھا... شادی سے پہلے یہ رومینس تھا... اب بدتمیزی ہو گئی" اویس نے اس کے گرد حلقہ تنگ کر دیا

"اویس چھوڑیں مجھے...." وہ بدکی

"تمہیں میں نکاح کر کے اس کمرے میں بیوی بنا کر لایا ہوں سمجھی... اگر مجھے بس صبح و شام آئی لو یو کے میسیج کرنے والی ایک محبوبہ ہی چاہیے ہوتی تو تم سے شادی

نہیں کرتا" وہ ایک دم اسے نیچے کرتے ہوئے خود اس کے اوپر ہو گیا

"اویس آخر اتنی جلدی کیا ہے آپ کو؟" وہ بے بس ہو کر بولی تھی

"واہ... پندرہ دن تمہارے پہلو میں بس نیند پوری کرتے ہوئے گزار دیئے میں نے اور تم کہہ رہی ہو کہ جلدی کیا ہے... شرمین مجھے کھل کر بتاؤ کہ تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے؟" وہ پوری طرح اس پر حاوی ہو چکا تھا, شرمین نے کھلا سا نائیٹ ڈریس پہن رکھا تھا, اویس نے اس کے دونوں بازو اس کے سر کے اوپر کر کے کلائیوں سے جکڑ دیئے

"کوئی مسئلہ نہیں ہے..." شرمین نے تھوک نگلتے ہوئے کہا

"پھر بھاگ کیوں رہی ہو مجھ سے" اویس نے اپنی شرٹ اتارتے ہوئے پوچھا اور لائیٹ آف کر دی

"نہیں تو... اویس دیکھیں میاں بیوی کا رشتہ بس ایک چارم ہی تو ہوتا ہے... کیوں نا اس چارم کو ایسے ہی بنائے رکھیں... اگر آپ روز مجھ سے اپنا حق وصول کرنے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لگ گئے تو سارا چارم ہی ختم ہو جائے گا" وہ بولتی چلی گئی

"بس یہ ہی مسئلہ ہے؟" اویس اس پر جھکا اور اپنی انگلیاں اس کی شرٹ کے بٹنوں پر رکھ دیں

"ہاں بس...." وہ بولی

"اور تو کوئی مسئلہ نہیں ہے نا...؟" اویس نے یقین دہانی چاہی تھی

"نہیں.." وہ بولی, اویس نے دھیرے سے اس کے لبوں کو چھوا تھا اور اس کی شرٹ کے بٹن کھولتا چلا گیا

"میری جان آج رات کے بعد تمہارا یہ سو کالڈ چارم پہلے سے دوگنا ہو جائے گا دیکھنا" وہ اس کی ہر مزاحمت کو توڑتا اس سے اپنا ہر حق وصول کرتا چلا گیا تھا... کاٹھ کا الو تھوڑی نا تھا وہ

آپ سب لوگ سوچیں گے کہ آخر یہ کیا ہے...؟ یہ کیا لکھ رہی ہے؟ لیکن خدا کی قسم یہ حقیقت ہے, دنیا بھری پڑی ہے ایسی عورتوں سے جنہیں شادی کے بعد بھی

اپنا چارم, اپنا جسم, اپنی سکن, اپنی ہیلتھ, اپنا فگر... سب سے زیادہ عزیز ہوتا ہے, یہ وہ عوام ہے جن کی استانی انٹرنیٹ ہے... بقول ان کے شادی کے بعد بس ایک بیوی نام کا غلام بن جانے کا کوئی فائدہ نہیں... اور یہ عورتیں بیچاری عام عورتوں کے کان بھر بھر کر انہیں خوامخواہ ہی احساس کمتری کا شکار کر دیتی ہیں... توبہ توبہ... شادی کے تین ماہ بعد ہی پریگنینسی.... توبہ شادی کے اگلے سال ہی بچہ.. جان بوجھ کر شوہر سے دور بھاگتی ہیں, اپنی اہمیت جتانے کے لئے, اپنا آپ مینٹن رکھنے کے لئے, جلدی ماں نہ بننے کے لئے.... اور اس چکر میں اپنا کام خراب کر لیتی ہیں, شوہر باہر منہ مارنے لگتا ہے, سسرال والے بچہ بچہ کرتے رہ جاتے ہیں, جب تک بچے کی بات آتی ہے تب تک پیچیدگیاں شروع ہو جاتی ہیں, بات زیادہ بڑی نہیں ہے... یہ ہی ہے وہ قسم جو شوہر کا حق ادا نہیں کرتی... اور اس قسم کی عورتوں کے لئے بھی وعید ہے... کڑی وعید

.....

صبح اس نے پورا گھر سر پر اٹھایا ہوا تھا, سب سے پہلے تو اویس کی ماں بہن ایک ہوئی

"مجھے آج شام تک انسٹینٹ گیزر لگوا کر دیں...مجھے نہیں پتہ" وہ اس کے سر پر کھڑے ہو کر چیخی تھی

"جو لگا ہوا ہے اسے کیا ہوا؟" اویس ابھی تک رات کے نشے میں تھا

"وہ قبل مسیح کا گیزر ہے...ایک تو اس کا بٹن وہ آخری چھت پر ہے جہاں آتے جاتے ہی بندے کا فالودہ نکل جائے" وہ چیخی

"دو گھنٹے ہو گئے ہیں ابھی تک پانی گرم نہیں ہوا, بھوک سے جان نکل رہی ہے میری" وہ مسلسل چیخ رہی تھی, اویس بادل نخواستہ اٹھا اور ٹونٹی چلائی, تھوڑی دیر بعد ہی گرم پانی آ گیا

"آ تو رہا ہے..." وہ بولا

مجھے کیا پتہ یہ والی ٹونٹی چلانی ہے" وہ بولی

"تمہیں بس اندھوں کی طرح صبح صبح چیخنے کا پتہ ہے" اویس اسے گھرک کر دوبارہ

بستر میں گھس گیا

"اندھا کسے کہا...؟" وہ اس پر چڑھ دوڑی

"جسے ٹونٹی نظر نہیں آئی" وہ کمبل تان کر بولا تھا, شرمین بکتی جھکتی واش روم میں گھس گئی, آدھے پونے گھنٹے بعد تیار شیار ہو کر بال بکھرا کر کمرے سے باہر نکلی اور کچن میں آئی, وہاں صرف نائمہ کھڑی تھی

"ہمارا ناشتہ بنا دو..." حکم جاری ہوا

"میں تو زبیر بھائی کا ناشتہ اور رملہ کا سوپ بنا رہی ہوں, آج آپ خود ہی بنا لیں" اس نے کورا جواب دے دیا, شرمین کے سر پر لگی اور تلوؤں پر بجھی, قہر برساتی آنکھوں سے وہ اندر آئی تھی, اویس نہا رہا تھا, باہر نکلا تو شروع ہو گئی, وہ اس کی ساری رام کتھا سن کر باہر نکل گیا

"امی میرا اور شرمین کا ناشتہ بنا دیں..." اس نے کہا

"پتر میں تو جا رہی ہوں ہسپتال... زبیر نے دفتر جانا ہے, شرمین سے کہہ اپنا اور

تیرا دونوں کا ناشتہ بنا لے, دو ہفتے ہو گئے ہیں اسے بیڈ پر بیٹھ کر کھاتے اب بس کرے" رخسانہ نے کہا, نائمہ چپ چاپ سیڑھیاں چڑھ گئی, وہ ہزار منتیں کر کہ زرینہ کو لیکر آیا, اس نے سو باتیں سنا کر ناشتہ بنا کر دیا

"برتنوں میں بھی ڈال دے" اویس نے کہا

"اس نوابزادی کو کہہ آ کر ڈال لے" وہ اسے گھورتی ہوئی اوپر چلی گئی, اویس نے خود ہی ٹرے بنائی اور اندر لے گیا

"چلو آؤ..." وہ ایک نظر اس کے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے بولا

"اب اپنے نخرے ذرا کم کر دو اور کل سے اپنا اور میرا دونوں کا ناشتہ بنایا کرنا" اویس نے کہا

"مجھے بالکل عادت نہیں ہے کچن کے کام کرنے کی" وہ تڑخی

"تو پھر بھوکی رہ لیا کرنا..." اویس نے کہا

"تمہیں پتہ بھی ہے رملہ ہسپتال میں پڑی ہے... سارا گھر وہاں کے چکر لگاتا رہتا

ہے, تھوڑا سا تو خیال کر لو" اویس نے کہا

"وہ بھی وہاں جا کر لم لیٹ ہی ہو گئی ہے, کام چور کہیں کی..." وہ پھنکار کر بولی تھی

.....

وہ بھی ایسی ہی ایک سیاہ رات تھی, سرد برفیلی ہوا جسم کے آر پار ہو رہی تھی, رات کے گیارہ بج رہے تھے جب حمزہ ہسپتال سے واپس آیا, موٹر سائیکل گھر کے ساتھ منسلک احاطے میں کھڑی کر دی اور خود بنا کوئی آہٹ کئے گیٹ پر چڑھ کر اسے پھلانگ کر اندر آ گیا, ادھر ادھر دیکھتے ہوئے اس نے اپنی جیکیٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اور اندر کی طرف بڑھ گیا, بیرونی دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھا اور لائیٹ جلا کر دروازہ بند کر دیا... زبیر اس کی چارپائی پر ایستادہ تھا

حمزہ یکدم ٹھٹھک گیا, زبیر دھیرے سے کھڑا ہوا اور اس کے سامنے آ گیا

"تو اب چور بن گیا ہے تو... ہے نا؟" وہ بولا

"اور چوروں کو پکڑنے کے لئے چور ہی بننا پڑتا ہے" زبیر نے ہاتھ میں پکڑا ریوالور اس پر تان لیا, وہ حمزہ کا ہی پرسنل ریوالور تھا جو اس نے بنا لائسینس کے ہی رکھا ہوا تھا

"میں نے اس بار کوئی واویلا نہیں کرنا حمزہ... کسی بھی گھر والے سے کچھ نہیں کہنا... کوئی فائدہ ہی نہیں, تجھ جیسوں پر تھپڑوں اور لفظوں کی مار کا کوئی اثر نہیں ہوتا... بس ایک گولی اور قصہ ختم... حمزہ شفیق نے اپنے ہی ریوالور سے خود کو گولی مار لی... خس کم جہاں پاک" زبیر نے دھیرے سے ٹریگر پر انگلی رکھی تھی, حمزہ کے چھکے چھوٹ گئے

www.novelsclubb.com

"زبیر... پلیز" وہ بس اتنا ہی کہہ سکا

"حمزہ... وہ میری بیوی ہے, اس کے وجود میں میرا دو ماہ کا بچہ تھا" زبیر کی آنکھوں میں نفرت ابھر آئی

"زبیر... مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی...." حمزہ تھوک نگلتے ہوئے بولا تو بولا ہی نہ

گیا, لب کپکپا اٹھے تھے

"اسے غلطی نہیں کہتے حرامزادے...اسے گناہ کہتے ہیں" زبیر نے ٹریگر پر ہلکا سا دباؤ ڈالا

"مجھے معاف کر دے...." حمزہ نے دونوں ہاتھ اس کے آگے جوڑ دئے

"بس ایک بار...میں آئندہ نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھوں گا اسے" حمزہ کی آواز بھرا گئی

"چل پھر کھیل کا رخ موڑ دیتے ہیں..." زبیر نے ریوالور یکدم اس کی طرف اچھال دیا جسے اس نے بمشکل پکڑا تھا

www.novelsclubb.com

"مجھے گولی مار دے اور بھاگ جا...گھر والوں سے کہہ دیں کہ زبیر نے خودکشی کر لی" وہ بولا, حمزہ ریوالور پکڑے کھڑا رہ گیا

"مار دے مجھے...بہت فائدہ ہو گا تجھے حمزہ, تیرے دل میں مچلتی خواہش لمحوں میں پوری ہو جائے گی, بس اس کے بعد چار ماہ اور دس دن ہی مشکل ہیں...پھر وہ تیری

ہو گی, اب تو بچے کا بھی کوئی چکر نہیں... وہ بھی خدا کو پیارا ہو گیا, کتنے دن سوگ منائے گی وہ میرا... آخر میں میری قبر پر چند پھول ڈال کر تیرے سنگ رخصت ہو ہی جائے گی... مار دے مجھے" وہ کہتا چلا گیا, حمزہ یونہی کھڑا رہا

"مار مجھے حمزہ... کیونکہ اس کے زندہ رہنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم دونوں میں سے ایک مر جائے..." زبیر اس کے قریب آیا تھا

"مار مجھے..." زبیر نے اس کا ریوالور والا ہاتھ پکڑا اور نال اپنے ماتھے سے لگا دی

"میں اپنا خون اسی دنیا میں تجھے معاف کرتا ہوں.." زبیر نے کہا, حمزہ چند لمحے اس کی طرف دیکھتا رہا پھر ریوالور کی نال اپنی کنپٹی سے لگا لی

"جب کسی ایک کو مرنا ہی ہے تو پھر میں ہی کیوں نہیں...؟" وہ بولا, اس کا چہرہ پسینے سے شرابور ہو چکا تھا, ہاتھ کپکپا اٹھا

"چل پھر دبا ٹریگر... دفع ہو جا اس دنیا سے اور جان چھوڑ ہماری" زبیر نے کہا, حمزہ نے آنکھیں بند کرتے ہوئے ٹریگر دبا دیا تھا

.....

دن کا ایک بج رہا تھا جب وہ خوشبوؤں سے آراستہ ہو کر کمرے سے باہر نکلی...ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اس نے ڈٹ کر ناشتہ کیا تھا

"آنٹی کہاں ہیں؟"اس نے کپڑے استری کرتی ناعمہ سے پوچھا

"باہر بیٹھی ہیں..."وہ بولی,شرمین ٹک ٹک کرتی باہر نکل گئی,رخسانہ اور یاسمین باہر بیٹھیں ناعمہ کی رضائیاں تیار کر رہی تھیں

"آنٹی میں نے کمرہ صاف کروانا تھا..."وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر بولی

"پتر یہاں کونسا کام والی آتی ہے,سب اپنا اپنا کمرہ خود صاف کرتے ہیں"رخسانہ نے کہا

"لیں آنٹی...یہ کیا بات ہوئی...؟میں نے تو آج تک جھاڑو پوچا نہیں کیا"وہ ٹھنک کر بولی

"میکے گھر تو کرتی ہی ہو گی؟"یاسمین نے پوچھا

"نسرین باجی ہی کرتی تھیں سارا...اور ساتھ میں کام والی رکھی ہوئی تھی,ویسے آنٹی اتنا بڑا گھر ہے,آپ لوگوں کو تو دو,تین کام والیاں رکھنی چاہئیں"وہ بولی

"جب تیرا میاں جی ایم بن جائے گا تو تو رکھ لینا"رخسانہ ہنس کر بولیں

"اب کمرہ کون صاف کرے گا؟"وہ ان کے سر پر سوار تھی

"چل میں کر دیتی ہوں"وہ بولیں

"آنٹی آپ...؟"شرمین جھجھک گئی

"تے فیر کون کرے گا؟میں تو نہیں کہہ سکتی کسی کو....؟"رخسانہ اس کے ساتھ چل پڑیں مبادا اسے شرم آجائے

"آنٹی ناعمہ یا زرینہ میں سے کسی کو کہہ دیں"وہ بولی,رخسانہ نے چپ چاپ جھاڑو پکڑی اور اس کے کمرے میں گھس گئیں,استری سٹینڈ پر کھڑی ناعمہ کے تب بدن میں آگ لگ گئی,وہ فٹ اوپر جا کر زرینہ کو بلا لائی

"امی یہ کیا کر رہی ہے؟"زرینہ نے آکر زور سے رخسانہ کے ہاتھ سے جھاڑو پکڑا

www.novelsclubb.com

"راجکماری نے کہا کہ کمرہ صاف کر دو... وہی کر رہی ہوں" وہ بولیں

"اس کے ہاتھ ٹوٹ گئے ہیں کیا؟" زرینہ چیخی

"کرتی ہے کرے... نہیں کرتی نہ کرے, خبر دار جواب جھاڑ واٹھائی تو..." زرینہ نے رخسانہ کو کھینچ کر اس کے کمرے سے باہر نکال دیا

"ماں کا اتنا ہی خیال ہے تو تم کر دو نا کمرہ صاف... آخر کو تمہارے بھائی کا ہے" شرمین نے کہا

"اگر تو میرے بھائی کا کمرہ بھی صاف نہیں کر سکتی تو نکل باہر پھر اس کمرے سے...

"زرینہ اس کے دوبدو ہوئی تھی

"تو ہوتی کون ہے مجھے کمرے کا طعنہ دینے والی؟" شرمین کو غصہ آگیا

"زرینہ چوہدری..." وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر بولی

"میری بات سن کان کھول کر... تو اس گھر کی بہو ہے, کہیں کی مہارانی نہیں ہے سمجھی, جتنی دیر تجھے بیڈ پر بٹھا کر کھلانا تھا کھلا دیا... اب بس... صبح سے تو اپنا ناشتہ

بھی خود بنائے گی, کمرہ بھی خود صاف کرے گی اور اپنے برتن اور کپڑے بھی خود ہی دھوئے گی, خبردار جو میں نے آئندہ اپنی ماں کے ہاتھ میں جھاڑو دیکھی تو" زرینہ کی زبان چل پڑی تھی

"چل بس کر دے... تو نیچے کیوں آئی ہے؟" رخسانہ نے اسے چپ کروایا

"میں اس گھر کی بہو ہوں... نوکرانی نہیں ہوں سمجھی" شرمین نے انگلی اٹھا کر کہا تھا

"ٹھیک ہے پھر اپنے شوہر سے کہہ کہ تجھے کام والی رکھ دے, ہم میں سے تو کسی نے تیری خدمتیں نہیں کرنی" زرینہ نے کہا

"زرینہ چپ ہو جا" رخسانہ نے اسے باہر کو کھینچا تھا, وہ بکتی جھکتی باہر نکل گئی, شرمین نے ضد میں آکر شام تک کمرہ صاف نہ کیا, شام کو اویس کے آتے ہی وہ آنسو بہائے کہ توبہ... وہ بیچارہ ماں کے پاس چلا گیا

"کیا تھا اگر ایک دفعہ کوئی کمرہ صاف کر بھی دیتی؟" وہ بولا

"اویس اگر وہ عزت کے ساتھ تیرے سنگ رخصت ہو کر اس گھر میں آتی اور

سب کو زیادہ نہ سہی... تھوڑی بہت ہی عزت دے دیتی تو اسے کمرہ صاف کرنے کا کہنا ہی نہ پڑتا... بات کام کی نہیں ہے پتر... بات اس کے لہجے کے تکبر کی ہے"

رخسانہ نے رسان سے کہا تھا

"مجھے کل تک کوئی کام والی رکھ کر دیں" شرمین بضد تھی

"یار میں نہیں افورڈ کر سکتا کام والی... اور پھر کام ہی کتنا ہے شرمین؟" اویس نے کہا

"مجھ سے نہیں ہوتا اتنا سا کام بھی" وہ اڑ گئی, ناچار اویس نے اسے ایک کم سن سی لڑکی کاموں کے لئے رکھ دی, گھر میں خوب واویلا ہوا... اویس نے ہی سب گھر والوں کو فیس کیا... چار دن بعد اس کا نیا تماشہ تیار تھا

"اویس مجھے اس پانی میں سے سمیل (بو) آتی ہے" وہ بولی

"خدا کا خوف کرو شرمین پورا گھر یہ ہی پانی پیتا ہے" اویس نے اسے گھر کا

"سچ میں... پیا ہی نہیں جاتا" وہ بولی

"فلٹر لگا ہوا ہے گھر میں..." اویس نے کہا

"اس کی صفائی کروائیں پھر..." اویس نے کاریگر بلوا کر فلٹر صاف کروایا..اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا

"سمیل ابھی بھی آتی ہے اویس..." وہی مرغے کی ایک ٹانگ

"ابال کر پی لیا کرو..." دو چار دن ابالنے والا تماشا ہوا..پھر اس سے بھی تھک گئی, ظاہر ہے مشقت تو ہوتی نہیں تھی...کوئی کر کے دینے والا ہو

"ابال کر بھی عجیب سا ذائقہ ہو جاتا ہے اویس...میں آج سارا دن پیاسی ہی رہی ہوں" شام کو تماشہ, اویس نے منرل واٹر لا دیا

پھر تو روٹین بن گئی... صبح و شام منرل واٹر...اس بیچارے کا تو دیوالیہ نکل گیا

"اویس کوئی خدا کا خوف کر...سارہ تنخواہ تو اس کے پانی پر پوری ہو جائے گی تیری" رخسانہ سے رہا نہ گیا

"امی میں کیا کروں؟ وہ سارا دن پیاسی بیٹھی رہتی ہے" اویس نے کہا

"اپنے باپ کے گھر بھی یونہی تماشے کرتی تھی یہ...؟وہاں بھی فلٹر کا پانی ہی پیتی تھی" وہ عاجز آگئی تھیں,اویس کی بھی کچھ ہی عرصے میں بس ہو گئی,آخر اس نے اسے کین لگوادی,مہینے کا ایک نیا خرچہ شروع ہو گیا

.....

""جب کسی ایک کو مرنا ہی ہے تو میں ہی کیوں نہیں...؟"

"چل پھر دباٹر یگر...دفع ہو جا اس دنیا سے اور جان چھوڑ ہماری"

کلک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی آنکھ کھل گئی,اس کا سارا جسم پسینے میں شرابور تھا, وہ ایک دم اٹھ بیٹھا,پانی کی آدھی بوتل خالی کی تو سانس میں سانس آئی تھی

اس رات وہ ریوالور خالی تھا

"آج اگر مجھے اس بات کا سو فیصد یقین ہوتا کہ تجھے قتل کرنے سے میرا بچہ واپس آ جائے گا تو خدا کی قسم اس کا پورا میگزین بھرا ہوتا حمزہ...لیکن تیرے بدلے وہ مجھے واپس نہیں ملے گا...تجھے قتل کر کہ میری بیوی کے جسم پر لگے ہزار ہا زخم مندمل

نہیں ہوں گے... کاش کہ تیرے قتل کے بدلے وہ چھت پر گزاری وہ ایک رات بھول پاتی... تو میں تجھے اگلی سانس بھی نہیں لینے دیتا" اسے زبیر کی آواز سنائی دی تھی.. بھیگی ہوئی آواز... انتہائی سرد, انتہائی نفرت انگیز

"حمزہ میرا دل کرتا ہے تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر دوں, مار مار کے تجھے نیل و نیل کر دوں لیکن... میرا وہی دل اسقدر دکھی ہے کہ اس وقت تو میرے سامنے کھڑا ہے اور میں تجھے ایک تھپڑ بھی نہیں مار سکتا... کاش... کاش تو کسی طرح مر جائے حمزہ... کاش آسمان سے کوئی آگ اترے اور تو بھسم ہو جائے... کاش پاتال سے کوئی شیطان نکلے اور تجھے اس میں غرق کر دے" وہ بولا تھا

حمزہ کو لگا جیسے کوئی اس کا گلا دبا رہا ہو... اس نے بے دردی سے اپنی آنکھوں سے نکلتا پانی صاف کیا تھا

"وہ میری بیوی ہے حمزہ.... اور تجھ جیسے حرامزادے کے لئے میں اسے قطعا نہیں چھوڑنے والا... تجھ پر آج ریپ کا کیس درج ہو جائے لیکن.... رسوائی کس کی؟

بدنامی کس کی...؟"وہ بس ریلنگ سے ٹیک لگائے کھڑا رہ گیا تھا

.....

اسے آج ہسپتال سے ڈسچارج کیا جارہا تھا,حالت پہلے سے قدرے بہتر تھی,زبیر اس کی ڈسچارج سلپ بنوالایا,رخسانہ,یاسر اور شمیم بھی آئے ہوئے تھے

"زبیر..."رملہ نے اس کی طرف دیکھا,آنکھوں میں سائے سے لہرا رہے تھے

"پریشان نہ ہو"زبیر نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا,رملہ کو سٹریچر پر ڈال کر گاڑی تک لیکر آئے,پھر زبیر نے اسے اٹھا کر گاڑی میں بٹھایا تھا

وہ اسے اس کی امی کے گھر ہی لیکر جارہا تھا,رخسانہ سے اس نے رات ہی بات کرلی تھی

"پتر اگر وہ یہاں بھی آجائے تو کوئی مضائقہ تو نہیں ہے...ہم چار لوگ ہیں یہاں اس کی خبر گیری کرنے والے"رخسانہ نے کہا تھا

"صرف آپ اس کی دل سے خبر گیری کرلیں گی امی یہ سوچ کر کہ وہ آپ کے بیٹے

کی بیوی ہے لیکن باقی... میں کیسے مان لوں کہ نائمہ اس کا کوئی کام کر کے راضی ہو گی, یا ذرینہ...؟ اسے سب کچھ بستر پر بیٹھے چاہیے امی... کون کر کے دے گا؟ کب تک کر کے دے گا؟" وہ کہتا چلا گیا

"وہاں اس کی ماں ہے, بہن ہے... وہ شاید زیادہ اچھی طرح اس کی دیکھ ریکھ کر لیں گی.. اور رملہ خود بھی وہیں جانا چاہ رہی ہے" زبیر نے انہیں سمجھا دیا تھا, حمزہ کا اس نے ذکر ہی نہیں کیا تھا

زبیر اسے سیدھا اس کی امی کے گھر ہی لے آیا, رملہ بھی وہاں آ کر مطمئن تھی

.....

www.novelsclubb.com

"امی..." اس شام وہ رخسانہ کے کمرے میں چلا آیا, نائمہ بھی وہیں تھی

"چچی کو بلا کر لا..." اس نے نائمہ سے کہا, وہ فوراً اوپر جا کر انہیں بلا لائی, رفیق صاحب گھر سے باہر تھے

"نائمہ... اویس کی شادی سے ایک دن پہلے صرف رملہ نے مشین لگائی تھی؟" اس



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نے پوچھا, ناعمہ نے اثبات میں سر ہلا دیا

"شام میں لگائی تھی... اور اوپر ڈال آئی تھیں کپڑے... سردی کی وجہ سے" ناعمہ نے کہا

"اور اتار کر کب لائی؟" اس نے پوچھا

"اویس بھائی کی شادی والے دن صبح کے وقت..." ناعمہ نے کہا

"اس کے بعد کوئی چھت پر گیا تھا؟"

"نہیں...."

امی... آپ کو اس رات حمزہ نے کیا کہا؟

"میں تیرے دادا جی کو کھانا کھلا رہی تھی جب سوپر پارہ لئے میرے سر پر آ کر کھڑا ہو گیا... کہتا میں نے اوپر سونا تھا, کمرے میں دم گھٹتا ہے, لیکن اوپر میری چارپائی کپڑوں سے بھری پڑی ہے, جس نے دھوئے ہیں اسے کہیں اتار کر لائے" رخسانہ نے کہا

"تو آپ اسے کہہ دیتیں؟" زبیر نے ناعمہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"اس مرن جوگی کو ہی کہا تھا... اس نے فٹ انکار کر دیا کہ میں تو سونے لگی ہوں, زرینہ بھی اوپر بچوں کے پاس چلی گئی.... بتا میں کیسے اتنی سیڑھیاں چڑھتی؟" رخسانہ نے کہا

"آپ کو کہہ کر کہاں گیا تھا وہ؟"

"باہر نکل گیا تھا..."

"آپ نے دیکھا تھا اسے باہر جاتے؟

"نہیں لیکن... دروازہ کھلنے کی آواز سنی تھی"

"زبیر وہ میرے سامنے اوپر گیا تھا... پھر بکتا جھکتا نیچے اترا کہ چارپائی کپڑوں سے بھری پڑی ہے... کس کے کپڑے ہیں؟ میں نے کہا رملہ نے دھوئے تھے... پھر میرے سامنے ہی نیچے اتر گیا.... دوبارہ اوپر جاتا تو نہیں دیکھا میں نے..." یاسمین نے کہا

www.novelsclubb.com

"وہ کتا باہر گیا ہی نہیں تھا... آپ دونوں عورتوں کو دھوکہ دینا کونسا مشکل تھا اس کے لئے... وہ اوپر ہی تھا... اسی نے بلایا تھا رملہ کو اوپر... امی وہ زیادتی کرنے لگا تھا اس کے ساتھ؟" زبیر چیخ پڑا, رخسانہ حق دق رہ گئیں, یاسمین نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا

"زبیر بنا کسی ثبوت کے تو میرے بیٹے پر الزام لگا رہا ہے" وہ بولیں

"ثبوت.... میری بیوی کے جسم کی کوئی ایک ہڈی بھی سلامت نہیں بچی... میرا دو ماہ کا بچہ اس دنیا میں آنے سے پہلے چلا گیا اور آپ کہہ رہی ہیں ثبوت..." وہ دہاڑا

"امی... غلطی دراصل ساری میری ہی ہے... جس دن اس کتے نے پہلی بار ان دونوں کے ساتھ مل کر اس پر الزام لگایا تھا مجھے ادی دن رملہ کو لیکر الگ ہو جانا چاہیئے تھا لیکن... مجھے لگا شائد ٹھیک ہو جائے... وقتی ابال تھا شائد تھم جائے, شاید چچی اسے سمجھا لیں لیکن... آپ دونوں نے صرف اس کے کیے پر پردہ ڈالا... اور میں... لعنت میرے اوپر کہ میں خاموش ہو گیا, مجھے اس رات اسے اوپر اکیلا بھیجنا

ہی نہیں چاہیے تھا... مجھے اس کے ساتھ جانا چاہئے تھا, کاش اس رات میں اس کے ساتھ ہوتا... وہ بے غیرت اس وقت قبر میں اتر چکا ہوتا" زبیر نے کہا, یاسمین خاموش رہ گئیں

"اگر وہ سچا ہے تو کہاں ہے اس وقت...؟ وقت پر گھر کیوں نہیں آتا... کیوں منہ چھپائے پھرتا ہے... کیوں کسی سے نظریں نہیں ملا رہا... راتوں کو چوروں کی طرح گیٹ پھلانگ کر کیوں گھر آتا ہے... وہ اگر سچا ہے تو اس رات ہسپتال کیوں نہیں آیا... اگلے دن کیوں نہیں آیا... وہ ایک بار بھی ہسپتال نہیں آیا کیونکہ اس کے دل میں چور تھا..." زبیر کہتا چلا گیا

www.novelsclubb.com

"کسی ثبوت کی, کسی گواہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے چچی... وہ کتا خود اپنے منہ سے قبولا ہے کہ اس رات وہ چھت پر تھا" زبیر نے کہا اور باہر نکل گیا, یاسمین بس رخسانہ کی طرف دیکھ کر رہ گئیں تھیں

.....

اس دن بھی شرمین اور زرینہ میں دھواں دھار جھگڑا ہوا... زرینہ کہیں اوپر سے نیچے اتری تھی, ناعمہ سو رہی تھی اور رخسانہ کہیں باہر گئی ہوئی تھیں, وہ شرمین کے کمرے کا دروازہ بجائے بغیر ہی اندر گھس گئی, وہ سیل کان سے لگائے بیٹھی تھی

"امی کہاں ہے؟" زرینہ نے پوچھا

"پتہ نہیں" وہ سیل کان سے ہٹائے بغیر بولی

"کیوں... تو اس گھر میں نہیں رہتی؟" زرینہ پنگا لینے کو تیار تھی

"میرے ساتھ زیادہ بکواس نہ کر اور میرے کمرے سے دفع ہو جا" شرمین کو غصہ آ گیا

www.novelsclubb.com

"پہلے تو یہ بتا کہ کس یار سے بات کر رہی ہے؟" زرینہ نے ہاتھ نچایا

"جس مرضی یار سے کروں؟ تو کون ہوتی ہے پوچھنے والی؟" شرمین ایکدم بستر سے اتر آئی تھی, ناعمہ بیچاری ان دونوں کی آوازیں سن کر اٹھ کر دوڑی آئی, وہ دونوں ایک دوسرے کے بال نوچنے کے درپے تھیں, بڑی ہی مشکلوں سے صلح صفائی

ہوئی, شام کو آتے ہی اویس کی پیشی ہو گئی

شرمین کا رو رو کر برا حال تھا

باہر نکلا تو بہن شروع ہو گئی

"امی... جب تک یہ ہمارے گھر کے معاملات میں دخل اندازی کرنا بند نہیں کرے گی... تب تک یہاں کسی نے بھی نہیں ٹکنا مجھ سے آج لکھوالو سارے"

اویس پھٹ پڑا, زرینہ حق دق رہ گئی

"میں نے کونسی دخل اندازی کی ہے؟" وہ تڑخی

"پہلے دن سے تو اس سے پنگے بازی کر رہی ہے, وہ اپنا ناشتہ بنائے نا بنائے, کمرہ صاف کرے نہ کرے... میں اسے کام والی رکھ کے دوں یا نہ دوں... وہ جیسا مرضی پانی پیئے, میں جیسے مرضی اس کے خرچے اٹھاؤں, وہ جیسا مرضی پہنے, جب مرضی اٹھے, جب مرضی سوئے, میں گیزر چلاؤں یا نہ چلاؤں, وہ جب مرضی اٹھ کر نہائے, میں اس کے لئے جو مرضی لیکر آؤں, وہ جس سے دل چاہے فون پر


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بات کرے, میں اسے جہاں مرضی لیکر جاؤں... یہ آخر ہوتی کون ہے سوال کرنے والی؟" وہ اس پر چڑھ دوڑا

"مجھے یہ بتا کہ آج تک میں نے یا اس نے تیرے معاملات میں کتنی دخل اندازی کی ہے؟" اویس اٹھ کر اس کی طرف آیا, زرینہ بول نہ سکی

"اپنے کام سے کام رکھا کر... بس اتنی مہربانی کر دے ہم پر" وہ اس کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا تھا

"امی تجھے کہا تھا نا میں نے کہ اس کی شادی شمس سے نہ کر... اسے اس گھر میں نہ رکھ لیکن تو نے میری ایک نہیں سنی, ساری عمر کے لئے یہ ہم پر مسلط ہو گئی ہے... یہ وہ عذاب ہے جو کبھی ختم نہیں ہونا" وہ بولتا جا رہا تھا

"واہ... مجھے تو آج پتہ چلا کہ میں عذاب ہوں" زرینہ رو پڑی

"تم سب مل کر مجھے ایک ہی بار پھاہا دے دو... جان سکھی کرو اپنی" وہ بین کرنا شروع ہو گئی تھی


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"امی وہ اتنی بری نہیں ہے... میری بیوی ہے تو مجھے پتہ ہے کہ اسے کیسے ہینڈل کرنا ہے؟اسے اپنی زبان میں سمجھالیں کہ بس اپنی زبان بند رکھا کرے"اویس نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی

"امی... شمس آئے تو اسے کہہ کہ مجھے الگ گھر لیکر دے... مجھے نہیں رہنا اس محل میں جہاں تیرے بیٹوں کی بیویاں رہتی ہیں اور میں انہیں ٹکنے نہیں دیتی"وہ روئے جارہی تھی

"چل بس کر..."رخسانہ نے کہا

"کیوں بس کروں؟ہمیشہ میں ہی کیوں بس کروں؟مجھے یہ بتا کہ میرا گناہ کیا ہے؟"

وہ پھٹ پڑی

"تجھے بھی پتہ ہی ہے"رخسانہ نے کہا

"تو پھر اسی وقت گلا کیوں نہیں گھونٹ دیا میرا...مار کیوں نہیں دیا مجھے,امی آج کسی ایک بندے کی نظروں میں بھی عزت کی کوئی رمک ہے میرے لئے...؟ایک

پھوٹی کوڑی کی عزت نہیں ہے میری اس گھر میں... جس وقت, جس کا دل چاہے دو کوڑی کا کر دیتا ہے, شوہر دن رات اوباش کہتا ہے, آوارہ کہتا ہے, باپ نے کبھی گالی کے بغیر بات نہیں کی... چاچا اور چاچی کے آگے تو اپنا آپ یوں لگتا ہے جیسے ہیچ رکھا ہو" وہ کہتی چلی گئی

"امی میں کتنی بار کہوں کہ غلطی ہو گئی تھی... کتنی بار کہوں کہ معاف کر دو مجھے؟" وہ ہاتھ جوڑ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی, رخسانہ اسے چپ بھی نہیں کروا سکیں تھیں

.....

وہ دفتر سے سیدھا رملہ کی طرف ہی آگیا تھا, شمیم نے کھانے کے لئے بہت اصرار کیا لیکن اس نے منع کر دیا

"آنٹی میں بس رملہ سے مل کر واپس چلا جاؤں گا" وہ بولا

"کیوں بیٹا...؟ آج رکے گا نہیں؟" شمیم نے پوچھا, پہلے تو وہ دفتر سے گھر جا کر وہاں سے کھانا کھا کر رملہ کیطرف آتا تھا اور رات اس کے پاس ہی رکتا تھا, پوری

رات وہی اس کے پاس ہوتا تھا

"نہیں آنٹی مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے" وہ بولا اور اندر آ گیا, وہ کروٹ لئے بستر پر لیٹی تھی, شمیم اور نائلہ نے آج اسے نہلایا تھا, لمبے بال سرہانے پر سے نیچے کو لٹک رہے تھے, وہ ابھی تک گیلے تھے, زبیر دھیرے سے اس کے پاس آ بیٹھا, رملہ یکلخت سیدھی ہوئی تو اس کی کراہ نکل گئی

"آرام سے..." زبیر نے کہا اور ٹھٹھک گیا, وہ رو رہی تھی

"کیا ہوا میری جان...؟" وہ تڑپ اٹھا

"زبیر مجھے وہ دو ماہ کا وجود بھلائے نہیں بھولتا..." آنسو آس کے گالوں پر بہہ نکلے,

زبیر خاموش بیٹھا رہ گیا

"میری ساری جسمانی تکلیف ایک طرف... اور اسے کھو دینے کا دکھ ایک طرف... وہ دکھ پھر بھی زیادہ ہی ہو جاتا ہے زبیر" رملہ نے کہا

"ایسے نہیں روتے.... صبر کرتے ہیں, اللہ ہماری دوبارہ سن لے گا" وہ اس کے

آنسو صاف کرتے ہوئے بولا تھا

"اچھا سنو... میں نے ایک گھر دیکھا ہے, ابھی اسی سلسلے میں جانا ہے, فی الحال کرائے پر لے لیتا ہوں, پھر دھیرے دھیرے خرید لوں گا, ٹھیک ہے؟" زبیر نے کہا

"کہاں؟" اس نے پوچھا

"شہر میں.." زبیر نے کہا

"زبیر میں ٹھیک ہو جاؤں تو کوئی پرائیوٹ جاب کر لوں گی, ظاہر ہے شہر میں رہیں گے تو خرچے بھی تو زیادہ ہو جائیں گے" رملہ نے کہا

"وہ سراسر تمہاری اپنی مرضی ہو گی, میری طرف سے کوئی زبردستی نہیں" زبیر نے کہا

"بس تم جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ, پھر یہاں سے اپنے گھر ہی چلیں گے" زبیر نے اس کا ماتھا چومتے ہوئے کہا تھا

.....

وہ سب نفوس رات کا کھانا کھا رہے تھے, شرمین جی کی شادی کو تین ماہ ہونے کو آئے تھے لیکن وہ آج بھی سب کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے سے انکاری تھی

"پتر رملہ کو کب لیکر آنا ہے...؟ پلستر تو خیر سے اتر گیا ہے اب اس کا؟" رخسانہ نے پوچھا

"میں نے اسے واپس یہاں نہیں لیکر آنا..." زبیر کے کہتے ہی یکدم سبھی نے اس کی طرف دیکھا, شفیق بھی آیا ہوا تھا, حمزہ حسب معمول غائب تھا

"کی مطلب؟" رفیق نے پوچھا

"میں نے شہر میں کرائے پر مکان لے لیا ہے, کچھ دنوں میں اس کا سامان وہاں شفٹ کروا کر اسے وہیں لیکر جاؤں گا" زبیر نے کہا

"ہن تو کوئی نواں کٹا کھولنا اے" رفیق نے کہا, زبیر جواب دیے بنا چپ چاپ کھانا کھاتا رہا

www.novelsclubb.com

"زبیر اس گھر میں کیا ہے؟"رفیق نے پوچھا

"واقعی ابو آپ کو نہیں پتہ....؟"وہ تڑخ کر بولا تھا,رخسانہ چپ سی رہ گئیں

"چچا آپ کو تو پتہ ہو گا نا...؟آخر کو آپ کا تو خون ہے وہ,آپ کو تو بتایا ہی ہو گا چچی نے؟"وہ شفیق کی طرف مڑا,وہ واقعی انجان تھا

"نہیں پتہ...کسی کو بھی نہیں پتہ؟"زبیر نے پوچھا,سب اسے پاگلوں کی طرح دیکھ رہے تھے

"میری بات کان کھول کر سن لیں سب لوگ...وہ میری بیوی ہے اور مجھے اس سے بہت محبت ہے,میں آج آنکھیں بند کر کہ اس پر اعتبار کرتا ہوں لیکن....میں کوئی فرشتہ نہیں ہوں,بس ایک عام سا سادہ سا انسان ہوں,کل کلاں کو اگر کسی بھی قسم کا دھوکہ کھا کر میں نے اسے غلط سمجھ لیا تو میری پوری زندگی برباد ہو جائے گی"

وہ کھانا ختم کرتے ہوئے بولا

"کون دے گا تجھے دھوکہ...؟"شفیق نے پوچھا

"وہی جواب تک دو بار دے چکا" وہ بولا, شفیق دنگ رہ گیا

"وہ اس رات چھت پر سے ڈر کر ہی نیچے کو بھاگی تھی لیکن کس سے...؟" اسی سے جس سے ڈر کر میں اسے اس گھر میں نہیں لانا چاہتا..." وہ بولا تھا

"میں ایک بار اپنا بچہ کھو چکا ہوں, اپنی بیوی کھوتے کھوتے بچا ہوں... دوبارہ یہ سب نہیں ہونے دوں گا" وہ انتہائی مضبوط لہجے میں بولا

"کون تھا اس رات چھت پر...؟" رفیق نے پوچھا

"رخسانہ... کون تھا؟" وہ دہاڑے

"حمزہ..." رخسانہ نے ان کے سر پر بم پھوڑا تھا, شفیق دم بخود رہ گیا

"حمزہ نے دھوکے سے بلایا تھا اسے اوپر..." رخسانہ کی آواز ہی دب گئی, تبھی حمزہ بیگ کندھے پر لٹکائے کمرے کے آگے سے گزرا, اسے اندازہ نہیں تھا کہ شفیق آیا ہوا ہے, رفیق نے اسے آواز دے لی

وہ یک دم ساکت ہوا تھا

"ادھر آذرا... خبیث آدمی" وہ بولے, حمزہ بیگ کندھے سے اتارتے ہوئے اندر آ گیا, کسی سے نظریں نہیں ملا پایا

"حمزہ میرے سوال کا صرف ہاں یا ناں میں جواب دینا ہے... اس رات چھت پر تو تھا؟" انہوں نے پوچھا, حمزہ بول نہ سکا, سر جھکا کر کھڑا رہ گیا

"کتے تیرے سے پوچھا ہے میں نے..." انہوں نے پیر میں سے جوتا نکال لیا, زبیر چپ چاپ کھڑا تھا

"بول... تو تھا چھت پر؟" رفیق صاحب اس کے سامنے آ گئے, حمزہ کا سر دھیرے سے اثبات میں ہل گیا تھا اور رفیق کا جوتا اس کا گال رنگ گیا, شفیق اور یاسمین دن بخود کھڑے رہ گئے تھے

"سالا کتا کسی زمانے دا..." رفیق صاحب نے پے در پے اس کے چہرے پر جوتوں کی بارش کی تھی, وہ لڑکھڑا کر گر گیا, وہ مارتے چلے گ ئے, پھر ہاتھ میں دادا جی کی لاٹھی آ گئی


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"چوہدری بس کر..." رخسانہ کھڑی ہوئی تھیں

"چپ ہو جا...اسے دراصل ایسی پھینٹی بہت پہلے لگ جانی چاہیے تھی" ان کا جلال کم نہیں ہو رہا تھا, حمزہ بس مار کھاتا چلا گیا, کہاں نیل پڑا, کہاں زخم آیا, کہاں سے خون نکلا... کوئی پتہ نہیں

رخسانہ بمشکل اسے رفیق کے چنگل سے چھڑوا کر اوپر لے گئی تھیں

.....

اس کی زندگی واقعی کسی راجکماری سے کم نہیں تھی... صبح دیر تلک پڑی سوئی رہتی, اویس چپ چاپ اٹھ کر نہاتا اور ناشتہ کر کہ فیکٹری چلا جاتا, سالن ناعمہ گرم کر دیتی تھی اور روٹیاں رخسانہ بنا دیتی تھیں, وہ مست میں نیند پوری کر کہ اٹھتی اور دہی پر ہاتھ صاف کرتی, پھر ایک سپیشل قسم کا چائے کا کپ بناتی...اور گھی میں تر بتر پراٹھا, ساتھ آملیٹ...ڈھیروں برتن گندے کر کہ سنک میں ڈال دیتی, ناشتہ کرتے کرتے کام والی لڑکی آجاتی, وہ اس کے برتن دھوتی, کمرہ صاف کرتی, واش روم

دھوتی...اور راجکماری صاحبہ اتنی دیر میں وان لیکر تیار شیار ہو کر باہر جا بیٹھتیں, دو باتیں اس سے, دو اس سے...اویس دو بجے فیکٹری سے واپس آتا تو اس کے کچھ نہ کچھ لیکر آتا, شام میں اپنا اور اویس کا کھانا لیکر کمرے میں گھس جاتا اور گندے برتن سنک میں ہوتے...ہفتے بعد کپڑے بھی وہ لڑکی ہی دھو کر دیتی, استری بھی اسی سے کرواتی, خود سارا دن وہ ہوتی اور اس کا موبائل...تھک جاتی تو ٹی وی دیکھ لیتی, نہیں تو سو لیتی, شادی کو چار ماہ ہو چکے تھے اور اس اللہ کی بندی نے بمشکل چار, پانچ دفعہ ہی اویس کا داؤ چلنے دیا تھا...ہمہ وقت اسے اپنی فکر پڑی رہتی تھی, میں موٹی نہ ہو جاؤں؟ کالی نہ ہو جاؤں؟ اب میں یہاں سے پھیل گئی ہوں؟ اب سکن کا مسئلہ ہو گیا ہے؟ چار ماہ میں وہ چودہ دفعہ میکے ہو کر آئی تھی لیکن بس صبح جاتی اور شام کو واپس آ جاتی تھی...بقول اس کے پیچھے سے کوئی نیا کھڑاگ کھڑا ہو جائے پتہ تھوڑی ہے

یہ اویس کا ہی جگرا تھا جو اسے اتنی خوبصورتی سے جھیل رہا تھا

اس دن بھی کام والی لڑکی اس کا کمرہ صاف کرنے لگی تو محترمہ اٹھ کر باہر نکل آئی, کرسی کھینچی, اچھی طرح جھاڑی, پھر اس پر کپڑا رکھا اور ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گئی, رخسانہ اور یاسمین سبزی بنا رہی تھیں, ساتھ ساتھ علینہ کی باتیں کر رہی تھیں, اس کا ساتواں مہینہ چل رہا تھا

"خیر سے شرمین نے کب ہمیں خوش خبری سنانی ہے؟" یاسمین نے پوچھ ہی لیا

"کونسی خوش خبری آنٹی؟" اس نے ناک پر سے مکھی اڑائی

"مما بننے والی؟" رخسانہ نے ہنس کر کہا

"توبہ کریں آنٹی, ابھی میری شادی کو عرصہ ہی کتنا ہوا ہے؟ میں کوئی پاگل ہوں جو ابھی سے یہ پھندہ گلے میں ڈال لوں" وہ اچھل پڑی

"یہ پھندہ نہیں ہوتا پتر... یہ تو عورت کا اعزاز ہوتا ہے... شرف ہوتا ہے اس کا" رخسانہ نے کہا

"آنٹی جی ابھی تو میں نے انجوائے کرنا ہے تھوڑا, یہ کیا بات ہوئی کہ ادھر شادی

ہوئی اور اگلے ہی مہینے بچہ ہونے والا ہو گیا... میاں بیوی کا آپس کا رشتہ کیا رہ جاتا ہے پھر...؟" وہ بولی

"چل اب تو خیر سے چار مہینے ہو چلے ہیں تیری شادی کو" یاسمین نے کہا

"کم از کم چار سال تو گزرنے دیں" وہ ہنسی, رخسانہ کے کلیجے پر ہاتھ پڑا تھا

"شرمین کوئی عقل کو ہاتھ مار پتر... اللہ نہ کرے کہ کلاں کو کوئی مسئلہ بن جائے پھر؟" وہ بولیں

"مسئلہ جلدی بچے پیدا کرنے سے بنتا ہے آنٹی, دھڑا دھڑ ایک کے بعد ایک بچہ... انہیں پالنے میں ہی مت ماری جاتی ہے, بندے کی اپنی کیا زندگی رہ جاتی ہے, ابھی مجھ سے اس قسم کی کوئی ڈیمانڈ نہ کریں اور نہ ہی کوئی امید رکھیں... ابھی تو میں نے اور اویس نے ہنی مون پر جانا ہے, رملہ کی وجہ سے وہ اتنا لیٹ ہو گیا ہے, پھر ہم نے سال, دو سال انجوائے کرنا ہے, پھر کہیں جا کر سوچوں گی بچوں کا... ساری عمر پڑی ہے ابھی" وہ کہہ کر اٹھ گئی

"آپ کو اگر زیادہ جلدی ہے تو رملہ آ رہی ہے نا... اس کے سر ہو جائیں, وہ ڈال دے گی آپ کی گود میں پوتے, پوتیوں کے ڈھیر" ہنستے ہوئے کہہ کر وہ اندر چلی گئی تھی

.....

اویس نے آج پھر اسے قابو کر لیا تھا

"قسم سے شرمین مجھے کشتی لڑنی پڑتی ہے تمہارے ساتھ؟" وہ اسے زیر کرتے ہوئے بولا

"اویس یہ کیا بات ہوئی بھلا... ؟ابھی دو ہفتے بھی نہیں ہوئے ہیں اور آپ کو پھر سے جن چڑھ گیا ہے, آئے روز یہ ہی تماشہ" وہ بپھری پڑی تھی

"شرمین یار تمہیں مجھ پر ترس نہیں آتا... ؟میں نے تم سے محبت کی شادی کی ہے, میں تو صبح و شام بھی تمہارے قریب آؤں تو کوئی دفعہ نہ لگے" وہ بولا

"میرا تیا پانچہ کر دیں گے آپ..." وہ چیخی

"یار یہ کیا خناس بھر رکھا ہے تم نے دماغ میں, سارا دن انٹرنیٹ پر بس اس قسم کی بکواس دیکھتی اور سنتی رہتی ہو... ہے نا؟" اویس نے اس کی کلائیاں جکڑی تھیں

"یہ خناس نہیں ہے...Awareness ہے" وہ بولی

"بھاڑ میں گئی ایسی اویرنیس" اویس اس پر جھکتے ہوئے بولا

"اویس اب میں نے پورا مہینہ آپ کو پاس آ لینے دیا تو کہنا... دیکھنا ترسیں گے اب آپ" وہ چپ نہ ہوئی

"زبان بند ہو جائے اب بس..." اویس اس پر حاوی ہوا تھا

"اویس..." وہ بس اس کے سینے میں منہ چھپا گئی تھی

رات بارہ بجے تک اویس نے اسے سونے نہ دیا, وہ بیچاری رونے والی ہو گئی

"شکل دیکھو اپنی؟" وہ ہنس رہا تھا, شرمین نے کسی بھوکی شیرنی کی طرح اسے دیکھا

"جاؤ اب ایسا کرو... تھوڑی ٹھنڈی ہوا کھا کر آؤ اور گیزر کا بٹن بھی آن کر آنا" وہ کمبل میں گھستے ہوئے بولا

"شرم تو نہیں آتی" وہ بولی

"نہیں جانا تو نہ جاؤ... ٹھنڈے پانی سے نہا لینا" اویس نے اسے آنکھ سے اشارہ کیا تھا, شرمین نے اسے رکھ کے گھورا, وہ ہنستے ہوئے کمبل میں گھس گیا, وہ چند لمحے اسے گھورتی رہی پھر ناچار باہر نکل آئی, موسم انتہائی خنک ہو رہا تھا, وہ سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اوپر آ گئی, یاسمین کے کمرے کی لائیٹ جلتی دیکھ کر رک گئی, پھر کچھ سوچ کر دروازے سے کان لگا لیا تھا

.....

چٹاخ کی آواز کے ساتھ اس کے منہ پر شفیق کا تھپڑ پڑا تھا, یاسمین حق دق رہ گئیں, آج تک اس نے کبھی اپنے کسی بچے پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا... خاص طور پر حمزہ پر... وہ خود بھی سن کھڑا رہ گیا تھا, رفیق نے اس کا سارا چہرہ ادھیڑ کر رکھ دیا تھا... جگہ جگہ زخم... نیل... نشان

"اب کیا کہوں میں تجھے حمزہ...؟ ریپیسٹ...؟ یا قاتل؟" وہ انتہائی سرد لہجے میں


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بولا تھا

"ابو میں نے کچھ نہیں کیا اس کے ساتھ" حمزہ تڑپ اٹھا

"کرنے کی کوشش تو پوری کی نا" شفیق نے کہا

"اور وہ بھی دو بار... حمزہ تجھے ذرا سی بھی شرم نہیں آئی کہ وہ زبیر کے نکاح میں ہے" شفیق کو انتہائی صدمہ تھا

"اگر تو نے اس سے شادی ہی کروانی تھی تو ہمیں پہلے کیوں نہیں بتایا؟ جس دن اویس نے پہلی بار انکار کیا تھا اسی دن اپنی ماں سے یا مجھ سے کہہ دیتا, ہم پہلے سے ہی معاملہ سیٹ کر لیتے, زبیر بیچ میں آتا ہی نا..." شفیق کہتا چلا گیا

"میں نے کہا تو تھا آپ سے..." وہ منمنایا

"کب...؟ میرج ہال میں... جب زبیر کا نکاح ہونے والا تھا تب..." شفیق اس پر برس پڑا

"حمزہ ادھر دیکھ میری طرف...." شفیق نے کہا, حمزہ نے بمشکل اس کی طرف

دیکھا

"زبیر نے شہر میں کرائے کا مکان لے لیا ہے... وہ اسے یہاں نہیں لیکر آئے گا اب..." شفیق نے کہا

"کیونکہ یہاں اس کی بیوی کی عزت محفوظ نہیں ہے... کس سے؟ تیرے سے حمزہ...؟" شفیق کے لہجے میں افسوس گھل گیا

"یعنی حمزہ شفیق اب ایک ہوس کا مارا شیطان بن چکا ہے, اس کے ہوتے اس گھر میں رملہ زبیر کی عزت محفوظ نہیں ہے... یہ سن کر تو شرم سے ڈوب کر مر کیوں نہیں جاتا حمزہ" وہ اسے بھگو بھگو کر لگا رہا تھا

www.novelsclubb.com

"حمزہ پتر... آخر ایک لڑکی ہی تو ہے وہ... چل مان لیا تجھے اچھی لگ گئی تھی لیکن... اب کیا اتنا ہی مشکل ہے اسے بھلانا؟ کیا اتنا ہی مشکل ہے اسے زبیر کی بیوی کے روپ میں قبول کر لینا؟" یاسمین نے کہا, حمزہ کا سر جھکا ہوا تھا, آنسو قطرہ قطرہ ہاتھوں کی پشت پر گر رہے تھے

"محبت کو رسوا نہیں کرتے حمزہ... اسے معتبر کرتے ہیں, اس کی حفاظت کرتے ہیں, سر عام اس کا تماشہ نہیں بنایا کرتے... میں اس لڑکے کو قطعاً یہ گھر چھوڑنے نہیں دوں گا, تجھ جیسے بے شرم انسان کی وجہ سے وہ آخر اپنا گھر کیوں چھوڑے؟ میں تیرا ویزہ لگوا رہا ہوں... تو یہ گھر ہی نہیں یہ ملک ہی چھوڑ دے گا" شفیق نے کہا

"ابو..." وہ تڑپ گیا, یاسمین بھی دم بخود شوہر کو دیکھ رہی تھیں

"جلاوطنی ہی تیری سزا ہے حمزہ... باقی کی زندگی اپنوں سے دور رہ کر گزارے گا تو" شفیق انتہائی سرد لہجے میں بولا

"ابو مجھے معاف..." شفیق نے اس کی بات کاٹ دی

"ان سے مانگ معافی جن کا مجرم ہے تو... جن کی زندگی میں طوفان لیکر آیا ہے تو؟ اس لڑکی سے مانگ معافی جو تیری وجہ سے اپنا بچہ کھو بیٹھی" شفیق نے کہا

"ابو میں ان دونوں سے معافی مانگ لوں گا لیکن... مجھے باہر نہ بھیجیں, مجھے نہیں جانا باہر" وہ شفیق کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا

www.novelsclubb.com

"تو پھر ٹھیک ہے... یاسمین کوئی رشتہ ڈھونڈ اس کے لئے... جلد از جلد... اور شادی کر اس کی, تاکہ یہ وحشی جانور اپنی بھوک پیاس مٹانے کے لیے ادھر ادھر منہ نہ مارے" شفیق نے کہا, یاسمین نے حمزہ کی طرف دیکھا, وہ نادم تھا... انتہائی نادم

"پرسوں یہ میرے ساتھ لاہور جائے گا, جب تو اس کا رشتہ دیکھ چکے تو مجھے بتا دینا.. بس یہ اب اپنی منگنی پر ہی آئے گا" شفیق نے کہا تھا

دروازے کے باہر کھڑی شرمین دھیرے سے مسکرائی تھی... یہ کہانی تو اسے پتہ ہی نہیں تھی

www.novelsclubb.com

.....

مغرب کے بعد کا وقت تھا جب دروازے پر دستک ہوئی, یاسر نے دروازہ کھولا تھا

"زبیر ہے...؟" اس نے یاسر سے ہاتھ ملاتے ہوئے پوچھا

"ہاں... آجاؤ" وہ اسے اندر لے آیا, شمیم باہر ہی بیٹھی تھیں, انہوں نے اس کے

سر پر ہاتھ پھیرا

"نائلہ بھائی کے لئے چائے بنا" انہوں نے نائلہ کو آواز دی

"نہیں آنٹی... میں بس زبیر سے ملنے آیا تھا, وہ گھر پر ملا نہیں مجھے, ضروری کام تھا

اس سے" حمزہ نے کہا

"زبیر اندر ہے پتر... رملہ کے ساتھ" شمیم نے کہا

"میں چلا جاؤں؟" اس نے پوچھا

"ہاں پتر..." شمیم نے کہا, وہ چپ چاپ سر جھکا کر اندر چلا گیا, دروازہ ہلکا سا بند تھا,

کئی لمحے وہ دروازے کے باہر کھڑا رہا, سوچتا رہا... کیسے فیس کروں گا دونوں کو؟ کیا

کہوں گا دونوں سے؟ کیسے معافی مانگوں گا؟

ماتھے پر پسینہ آ گیا... ہاتھوں کی انگلیاں کپکپا اٹھیں... لیکن ہمت تو کرنا تھی

بڑی مشکلوں سے اس نے دروازے پر ہلکی سی دستک دی تھی

"آجاؤ نائلہ..." زبیر کی آواز آئی, وہ ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے اندر داخل ہو

گیا, رملہ بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھی تھی اور زبیر اس کے سامنے بیٹھا اسے شوربے سے روٹی کھلا رہا تھا... وہ دونوں اسے دیکھتے ہی چونک گئے, حمزہ دو قدم آگے کو آیا تھا, بس ایک نظر رملہ کو دیکھا اور سر جھکا لیا, زبیر مسلسل اسے دیکھتا رہا, بولا کچھ نہیں... رملہ بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی, آنکھوں میں نفرت کے سائے امڈ آئے تھے

"ایم سوری..." وہ بس اتنا ہی کہہ سکا

"یہ کافی ہے...؟" زبیر نے پوچھا, حمزہ دھیرے سے رملہ کے بستر کے قریب ہوا, دو زانو ہو کر نیچے فرش پر بیٹھا اور دونوں ہاتھ اس کے آگے جوڑ دیئے

"مجھے معاف کر دو" وہ رو رہا تھا

"میں تمہیں اپنے کس کس نقصان کے لئے معاف کروں؟ تم نے میری عزت پر ہاتھ ڈالا اس کے لئے..؟ یا پھر تمہاری وجہ سے میں نے اپنا بچہ کھو دیا اس کے لئے...؟" وہ انتہائی سرد لہجے میں بولی تھی

"اور کیا تمہارے معافی مانگنے سے میرے کسی بھی نقصان کا ازالہ ہو جائے گا؟"

اس نے پوچھا

"میں بہک گیا تھا... بھٹک گیا تھا" وہ سر جھکاتے ہوئے بولا, زبیر بالکل خاموش تھا

"میں آپ کے کسی نقصان کا ازالہ نہیں کر سکتا... اور شائد میں آپ سے معافی مانگنے کے سوا اور کچھ بھی نہیں کر سکتا" وہ بولا تو آواز بھرا گئی

"چاہے تو میرے سر میں جوتے مار لیں, اندھا کر دیں مجھے, جو دل کرے سزا سنا دیں میں بھگتنے کو تیار ہوں" وہ ہاتھ جوڑ کر رو رہا تھا

کیا یہ کافی تھا...؟ نہیں... وہ اس لمحے رملہ حسین کے سامنے زندہ درگور بھی ہو جاتا تو وہ کافی نہیں تھا... سب سے آسان تو بس ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ لینا تھا... جو وہ مانگ رہا تھا... کیا ایسے ہی مل جاتی ہے معافی؟ کیا ایسے ہی دے دینی چاہیے معافی؟

"جاؤ یہاں سے... جس دن میری آنکھوں سے وہ سیاہ رات محو ہو گئی اس دن کر دوں گی تمہیں معاف..." رملہ نے ہاتھوں کی پشت سے اپنے آنسو رگڑے تھے,

حمزہ چند لمحے یونہی بیٹھا رہا, پھر اٹھ کھڑا ہوا, دروازے کی طرف بڑھا اور رکا

"کاش تو اس رات مجھے بیچ میں گولی مار دیتا..." دھیرے سے کہہ کر وہ باہر نکل گیا تھا

اگلے ہی دن شفیق اسے اپنے ساتھ لاہور لے گیا اور یاسمین کو سختی سے اس کے لئے رشتہ ڈھونڈنے کی تاکید کر کہ گیا, وہ خود رملہ کے گھر آیا تھا, اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا

"پتر وہ تیرا گھر ہے... تجھے واپس اپنے گھر ہی جانا ہے, کوئی ضرورت نہیں ہے کرائے کے مکانوں میں ذلیل ہونے کی... میں اس خبیث کو اپنے ساتھ لیکر جا رہا ہوں" اس نے رملہ سے کہا تھا, زبیر کو بھی سمجھایا تھا, اصل بات نہ تو شمیم کو پتہ تھی اور نہ یاسر کو... اور شائد یہ بھی خدا کا شکر ہی تھا

ایک ہفتے بعد رملہ کا پلستر کھل گیا... بس اب صبح و شام مالش کرنا تھی, رخسانہ اور رفیق خود جا کر اسے واپس لیکر آئے تھے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

.....

وہ مغرب کے بعد دفتر سے واپس آیا, ظاہر ہے اتنے دن جو شارٹ لیوز لیتا رہا تھا اب اتنا کام بھی تو کرنا تھا, رخسانہ اور رفیق کو سلام کرتا ہوا وہ اندر آ گیا, نائمہ کچن میں کھڑی تھی

"کھانا گرم کر دوں؟" اس نے پوچھا

"رملہ نے کھا لیا؟" اس نے جواباً پوچھا

"نہیں..."

"میں اس کے ساتھ ہی کھاؤں گا" زبیر کہہ کر اندر چلا گیا, وہ بیڈ پر بیٹھی اپنے ٹخنے پر ٹیوب مل رہی تھی

"جان جہاں کیسی ہو؟" اس نے بیگ صوفے پر پھینکتے ہوئے پوچھا

"ٹھیک ہوں" وہ دھیرے سے مسکراتے ہوئے بولی تھی

"بائیک پر بیٹھ سکتی ہو؟" زبیر نے پوچھا

"کیوں؟ کہیں جانا ہے؟" رملہ نے پوچھا

"تمہیں ڈنر کروا کر لاتا ہوں" وہ بولا

"اتنی مہربانی کس خوشی میں؟" رملہ نے کہا

"تمہارے گھر واپس آنے کی خوشی میں" وہ بولا

"زبیر کچھ دن رک جائیں, گھر والے کہیں گے ادھر ذرا سی ٹھیک ہوئی اور ادھر سیر سپاٹے اور ہوٹلنگ شروع ہو گئی" وہ بولی

"چلو... جیسے تم کہو, تمہارا ڈنر ادھار رہا" وہ شرٹ اتارتے ہوئے بولا

"کھانا لے آؤں؟" رملہ نے پوچھا

"ہاں... بہت بھوک لگی ہے" وہ واش روم میں گھس گیا, رملہ کچن میں آ گئی, شرمین اپنے لیے چائے بنانے آئی تھی, رملہ نے چپ چاپ سالن گرم کرنے رکھا اور برتن نکالے

"زبیر تو خدا کا شکر ادا کرتا ہو گا... تمہارے واپس آنے پر" وہ بولی

www.novelsclubb.com

"کونسا شوہر بیوی کے گھر واپس آنے پر خدا کا شکر ادا نہیں کرتا...؟ تمہارا...؟"

رملہ نے کہا

"میں تو کبھی اتنے لمبے عرصے کے لئے گئی ہی نہیں" وہ ہنسی, رملہ نے سر جھٹک کر سالن نکالا

"بڑا مشکل ہوتا ہے ویسے ایسی صورتحال میں گزارا کرنا؟" شرمین نے طنز کیا تھا

"کیسی صورتحال؟" وہ چونک گئی

"یہ ہی جب منگیتر کوئی اور رہا ہو... عاشق کوئی اور رہا ہو.. اور شوہر کوئی اور بن گیا ہو" وہ بولی اور کپ اٹھا کر کچن سے باہر نکل گئی, رملہ بس سن سی کھڑی رہ گئی تھی, فریج سے دودھ نکالتی ناعمہ نے سب کچھ سنا تھا

وہ ٹرے لیکر کمرے میں آگئی, بھوک ہی مر گئی تھی, زبیر شاور لیکر نکل آیا تھا

"کیا ہوا؟" وہ اس کا ستا ہوا چہرہ دیکھ کر بولا

"شرمین کو کس نے بتایا؟" اس نے پوچھا

"کیا؟" وہ چونک کر بولا

"یہ ہی کہ حمزہ میرا سابقہ عاشق رہا ہے" کہتے ساتھ ہی اس کی آنکھوں سے آنسو چھلک گئے

"شرمین نے ایسے کہا؟" زبیر حیران رہ گیا, وہ بس ہاتھوں کی پشت سے آنسو رگڑتی چلی گئی

"زبیر میری تو ساری زندگی ہی تماشہ بنادی آپ کے بھائیوں نے... ساری عمر میں اس عورت کے منہ سے اب یہ ہی طعنے اور تشنے سنتی رہوں گی" وہ بولی تھی

.....

www.novelsclubb.com

یاسمین اپنی پوری ہمت جٹا کر حمزہ کے لئے رشتہ ڈھونڈنے لگ گئی تھیں, صبح و شام کبھی ایک و چولن کے گھر تو کبھی دوسری... حمزہ اور شفیق کو لاہور گئے دس دن ہو گئے تھے, زرینہ اور شرمین کا کافی دنوں سے کوئی دنگا نہیں ہوا تھا

اس دن بھی رملہ نے مشین لگائی تھی, اس کے اور زبیر کے کافی کپڑے دھونے

والے تھے, وہ اپنا دوسرا بازو پوری طرح استعمال میں لاتی تو تھی لیکن ابھی بھی اس میں درد کی ٹیسیں سی اٹھ جاتی تھیں

"بھابھی لائیں میں دھو دیتی ہوں؟" ناعمہ کسی کام سے باہر آئی تھی

"نہیں میں خود ہی دھولوں گی, تم سے کام کروانا بہت مہنگا پڑتا ہے مجھے" رملہ نے مشین میں پانی بھرنا شروع کر دیا, ناعمہ چند لمحے وہیں کھڑی رہی پھر دھیرے سے آگے کو آئی

"بھابھی...ایم سوری" وہ بولی تو آنکھیں چھلک گئیں

"کس بات کے لئے؟" رملہ نے پوچھا

"ہر بات کے لئے...اب تک کی ہر غلط بات کے لئے, ہر غلط فعل کے لئے" وہ واقعی نادم تھی

"تم زبیر کو چاہتی تھیں نا ناعمہ؟" رملہ نے پوچھا

"جب آپ بچپن سے اپنے نام کے ساتھ ہمیشہ ایک ہی انسان کا نام سنیں اور اکیس

سال بعد وہ انسان ایک دم سے کسی اور کا ہو جائے تو... دکھ تو ہوتا ہے نا..." ناعمہ نے کہا

"میں نے کسی پر کوئی زور زبردستی نہیں کی ناعمہ... مجھے تو پتہ بھی نہیں تھا کہ وہ تمہارا تھا" رملہ نے کہا

"بھابھی میں نے دل سے مان لیا ہے کہ زبیر اب آپ کا شوہر ہے, خدا کی قسم آپ کو دل سے بھابھی کہہ رہی ہوں... جو غلطی ہو گئی اس کے لئے میں بہت شرمندہ ہوں" وہ بولی, رملہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا, وہ آنسو صاف کرتے ہوئے مڑنے لگی تو رملہ نے روک لیا

"ناعمہ... شرمین کو کس نے بتایا میرے اور حمزہ والے معاملے کا؟" اس نے پوچھا

"پتہ نہیں... ان کے سامنے کبھی بھی ایسی کوئی بات نہیں ہوئی, خدا جانے انہیں کیسے پتہ چل گیا" وہ بولی, رملہ نے اثبات میں سر ہلا دیا, تبھی وہ باہر نکل آئی تھی, کام والی لڑکی کمرہ صاف کرنے لگ گئی

"ارے تم ابھی سے کپڑے دھونے لگ گئیں... کچھ دن ریسٹ تو کر لیتیں" وہ کرسی کھینچ کر اس کے سر پر بیٹھ گئی

"بہت کر لیا ریسٹ" رملہ نے کہا

"زبیر سے کہو تمہیں ایک ملازمہ رکھ دے..." وہ بولی

"اچھا... پھر میں سارے دن کیا کیا کروں گی؟" رملہ نے پوچھا

"جو میں کرتی ہوں" وہ ہنسی

"سوری... تمہارے والا کام میں بالکل نہیں کر سکتی" رملہ نے کہا

"ویسے ایک بات پوچھوں؟" وہ بولی

"پوچھو..."

"حمزہ کو کالج آتے جاتے دیکھا ہو گا نا تم نے؟" شرمین نے پوچھا, رملہ کے ہاتھ رک گئے

"یا ویسے ہی تم لوگوں کے گھر آتا جاتا تھا؟" وہ بولتی چلی گئی

www.novelsclubb.com

"تم اپنی کرسی اٹھاؤ اور میرے سر پر سے دور ہٹ جاؤ" رملہ نے کہا

"ارے بھئی میں نے کیا کہہ دیا" وہ حیرانی سے بولی

"اس میں اتنی شرمندگی والی کیا بات ہے, بندہ شادی سے پہلے محبت کر ہی لیتا ہے, تم نے اور حمزہ نے بھی کر لی تو کیا ہوا؟" شرمین کہتی چلی گئی

"میں تم سے آخری بار کہہ رہی ہوں بکواس بند کر لو" رملہ زور سے بولی, رخسانہ کہیں باہر سے آئی تھیں

"اچھا جی... کر لی بکواس بند... سچی باتیں بکواس ہی لگتی ہیں" وہ رخسانہ کو دیکھتے ہوئے بولی

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ہے؟" رخسانہ نے رملہ کے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا, وہ بس قہر بار نظروں سے شرمین کو دیکھ کر رہ گئی تھی

"کیا ہوا پتر؟" رخسانہ نے بعد میں پھر اس سے پوچھا, رملہ نے سب کچھ بتا دیا

"وہ بار بار حمزہ کو میرا پرانا عاشق کہتی ہے..." رملہ رو ہی پڑی

"ایویں دل میلا نہ کر... ایک کان سے سن کر دوسرے سے نکال دیا کر... سارا دن وہ فارغ رہتی ہے اور فارغ دماغ شیطان کا گھر ہوتا ہے" رخسانہ نے اسے سمجھایا تھا

.....

اویس اور شرمین کی لو میرج کو آٹھ ماہ ہو چلے تھے, یہ جو لو میرج ہوتی ہے نا... یہ بالکل ایک نئے پسندیدہ کھلونے کی طرح ہوتی ہے... شروع شروع میں تو بچہ اس کھلونے کو خود سے جدا ہی نہیں کرتا... پھر دھیرے دھیرے اس کا چارم ختم ہو جاتا ہے, وہی کھلونا پرانا ہوتا جاتا ہے, جگہ جگہ سے ٹوٹ جاتا ہے, اور آخر میں وہی بچہ اس کھلونے کو گھما کر ایک طرف پھینک دیتا ہے

اویس کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو رہا تھا, شروع شروع میں تو اس کی آنکھوں پر بس شرمین جی کی ہی پٹی بندھی ہوئی تھی جو ڈھیلی ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی, آنکھیں بند کر کہ وہ اس کی ہر بات پر لبیک کہتا تھا, اپنی استطاعت سے بڑھ کر اس بندے نے اپنی بیوی کی فرمائشیں پوری کیں, کام والی رکھ کر دی, پانی لگوا کر دیا,

www.novelsclubb.com

ائیر کولر خرید کر دیا, ہر ہفتے ڈھیروں کی تعداد میں کریمیں, پاؤڈر, لوشن, شیمپو لا کر دیتا, ہر روز فیکٹری سے واپسی پر اس کے لئے جنک فوڈ, فروٹس, جوسز وغیرہ لیکر آتا, شرمین کے لئے کمرے سے فروٹ کبھی ختم نہ ہونے دیا اس نے... ہر دوسرے دن وہ ایک نئے سوٹ کی فرمائش داغ دیتی تھی... جو جہاں کا کپڑا اس نے شرمین کے آگے ڈھیر کر دیا لیکن آخر کب تک... وہ آخر تھا ہی کون؟ فیکٹری میں کام کرنے والا ایک پورا سا سپر وائزر... وہ بھی آخر کہاں تک اس کے خرچے پورے کرتا...؟ جبکہ اتنا کچھ کرنے کے بعد بھی بدلے میں صرف اس کی ناراضی بھری ادائیں ہی دیکھنے کو ملتی تھیں, شوہر ہو کر بھی وہ اس کی نوکروں کی طرح منتیں کرتا پھرتا تھا تب کہیں جا کر وہ مانتی تھی... آخر کو مرد تھا وہ... اس کی بھی خواہشات تھیں, جذبات تھے... ان پر کتنا کو بند لگاتا؟ دھیرے دھیرے وہ بیچارہ بھی تھکنے لگا, لہجے میں ہلکی ہلکی تلخی گھلنے لگی, ماتھے پر بل پڑنے لگے, آواز اونچی ہونے لگی اس دن بھی اویس نہا کر نکلا تو اس کی شرٹ استری نہیں تھی

"شرمین یہ شرٹ پریس کر کے دو" اس نے شرمین کا بازو ہلایا

"اویس خود ہی کر لیں" وہ کسمسا کر بولی

"میں نے کہا شرٹ استری کر کے دو..." اویس نے اس پر سے کمبل کھینچ کر شرٹ اس کے اوپر پھینک دی

"کیا مصیبت ہے یار... ایک شرٹ بھی پریس نہیں ہوتی آپ سے؟" وہ بھڑک گئی

"اور تم سے کیا ہوتا ہے؟ کل سارا دن کیا کرتی رہی تھی جو کپڑے بھی استری نہیں کئے؟" اویس کو غصہ آگیا

"کل وہ آپ کی کچھ لگتی کام والی نہیں آئی؟" وہ بستر سے اٹھتے ہوئے بولی

"زبان سنبھال کر بات کیا کرو سمجھیں... وہ نہیں آئی تو تمہارے ہاتھ بھی ٹوٹ گئے تھے کیا؟" اویس نے اس کا بازو جھنجھوڑا تھا، شرمین اسے قہر بار نظروں سے دیکھتی ہوئی باہر نکل گئی، شرٹ لے جا کر ٹیبل پر پھینکی اور سوئچ لگایا، پاس ہی زبیر

www.novelsclubb.com

ڈائننگ پر بیٹھا ناشتہ کر رہا تھا

"چائے بنا دوں؟" رملہ نے پانی کا گلاس اس کے آگے رکھتے ہوئے پوچھا

"بنا دو... جلدی کرو" زبیر نے بس ایک نظر شرمین کی طرف دیکھا تھا, رملہ بھی اسے دیکھ کر کچن میں گھس گئی

شرمین اپنے رات والے حلیے میں ہی تھی, کھلی سی گھٹنوں تک آتی شرٹ اور ساتھ کھلے کھلے پائنچوں کا پاجامہ... بال کمر پر بکھرے ہوئے تھے اور دوپٹہ سرے سے غائب... زبیر نظریں جھکا گیا, اویس چند منٹ بعد کمرے سے نکلا اور ٹھٹھک گیا... غصے کی ایک لہر اس کے اندر دوڑ گئی تھی

www.novelsclubb.com

"چھوڑ دو... جاؤ اندر" اس نے انتہائی سرد لہجے میں کہتے ہوئے شرمین کے ہاتھوں سے شرٹ کھینچی اور اسے اندر کو دھکیلا, وہ زبیر اور رملہ کے سامنے اسقدر بے عزتی پر تلملا کر رہ گئی

"ڈھنگ کے کپڑے بدل کر ناشتہ دو مجھے جلدی..." اویس شرٹ لیکر اس کے

پیچھے ہی کمرے میں آیا تھا

"خبردار جو آئیندہ مجھے زبیر کے سامنے کچھ کہا تو...؟" شرمین نے انگلی اٹھائی تھی

"اور خبردار جو تم آئیندہ بنا دوپٹے کے اس کمرے سے باہر نکلیں تو... یہ انگلی توڑ دوں گا میں تمہاری" اویس نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا تھا

.....

اس دن پھر شرمین اور رملہ میں تو تو میں میں ہو گئی تھی, بات کھانا پکانے سے شروع ہوئی تھی لیکن حسب معمول شرمین نے حمزہ پر لے جا کر ختم کر دی, رخسانہ نے سب کچھ اپنے کانوں سے سنا اور شرمین کو اچھا ہی لتاڑا.. وہ سڑ سڑ کرتی اپنے کمرے میں چلی گئی, شام کو زبیر آیا تو رخسانہ نے رملہ سے پہلے اسے سب کچھ بتا دیا...

"امی اویس سے کہیں اسے اپنی زبان میں سمجھا لے... ورنہ پھر میرا سمجھانا اسے بہت برا لگے گا" وہ تپ گیا, رملہ نے خاموشی سے کھانا لا کر اس کے سامنے رکھ دیا

"تمہارے منہ میں زبان نہیں ہے جو اسے چپ کروادے" وہ اس پر بھی برس پڑا

"میں اس الزم کے جواب میں کیا کہوں جو مجھے پتہ ہی نہیں...اس نے اپنے دماغ میں یہ بات بٹھالی ہے کہ میرا اور حمزہ کا شادی سے پہلے سے کوئی چکر تھا" رملہ پھٹ پڑی

"ہر بار وہ مجھے اسی چیز کا طعنہ دیتی ہے" وہ بولی

"ناعمہ اویس کو بلا کر لا...." رخسانہ نے کہا, اویس آیا تو رملہ اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی

"اویس تو نے شرمین سے کچھ کہا ہے؟" رخسانہ نے پوچھا

"کس بارے میں؟" وہ بولا

"حمزہ اور رملہ کے بارے میں" انہوں نے پوچھا

"حمزہ اور رملہ کو کیا ہوا؟" وہ چونکا

"تجھے پتہ ہی نہیں؟" رخسانہ حیرانی سے بولیں, اویس نے نفی میں سر ہلا دیا, وہ


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سرے سے ہی کچھ نہیں جانتا تھا, رخسانہ نے اسے مختصراً سب کچھ بتا دیا

"اویس بھائی... میری بات سنیں, گھروں میں درانیوں جیٹھانیوں کے آپس کے جھگڑے ہوتے رہتے ہیں وہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے لیکن ان عام سے جھگڑوں میں مسلسل کسی کے کردار پر انگلی اٹھانا غلط ہے... اب اگر شرمین بھابھی نے رملہ کا نام حمزہ کے ساتھ جوڑا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا... اس حرامزادے کو اسلئے یہاں سے دفع کیا تھا کہ رملہ کی زندگی تھوڑی سہل ہو جائے گی لیکن وہ گیا ہے تو آپ کی زوجہ محترمہ نے اس کی کرسی سنبھال لی ہے" زبیر پھٹ پڑا, اویس تو بس دم بخود بیٹھا سب کچھ سن رہا تھا

www.novelsclubb.com

"اویس پتر... مجھے غلط نہ سمجھنا... لیکن پتر بیوی کو دل میں رکھا کرتے ہیں, اسے سر پر نہیں چڑھاتے کیونکہ پھر وہ سر پر چڑھ کر بیٹھ جاتی ہے... جیسے تو نے شرمین کو سر پر چڑھا لیا ہے, بیوی کے ناز اپنی جگہ, فرمائشیں اپنی جگہ... لیکن آنکھیں بند کر کہ اس کی ہر بات پر لبیک کہہ دینا الو کے پٹھوں کا کام ہوتا ہے, تو نے غلط کیا اویس جو

اسے کام والی رکھ دی,اب وہ سارا دن کمرے میں فارغ بیٹھی شیطانی جال بنتی رہتی ہے, کبھی زرینہ سے پنگا, کبھی رملہ سے پنگا... کبھی ناعمہ سے چونچ لڑا لے گی... عورت کام میں لگی رہے تو اتنی تخریب کاریاں نہیں سوجھتی اسے..."رخسانہ کہتی چلی گئیں

"اور پتر آٹھ مہینے ہو چلے ہیں تیری شادی کو...بچوں کا کوئی ارادہ نہیں؟ فیملی نہیں بنانی تو نے؟"رخسانہ نے کہا,اویس چپ رہ گیا

"امی وہ کہتی ہے ابھی تھوڑا وقت چاہیے اسے"وہ بولا

"چل پھر ٹھیک ہے...دیئے جا اسے وقت"رخسانہ نے کہا,زبیر بس ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا تھا

.....

علینہ کی ڈلیوری تھی...رملہ کو کال کی تھی اس نے,حاتم اور نسرین اسے لیکر ہسپتال چلے گئے تھے,رخسانہ بھی اویس اور شرمین کے ساتھ ہسپتال چلی گئیں,

اللہ نے اسے بیٹی سے نوازا تھا, حاتم بہت خوش تھا... گول مٹول سی علینہ جیسی حورین... رملہ اور زبیر بھی ہسپتال آئے تھے, رخسانہ بچی کو گود میں لیے بیٹھی تھیں, حاتم کو مبارکباد دے کر رملہ رخسانہ کی طرف آگئی

"ماشاءاللہ..." وہ اسے اٹھانے لگی تھی جب شرمین ایک دم اس کی طرف آئی

"یہ کیا کرنے لگی ہو؟" وہ تیز لہجے میں بولی, رملہ ٹھٹھک گئی

"یار پلیز... تم نہ اٹھانا اسے" شرمین نے کہا

"کیوں؟ اسے کیا ہے؟" رخسانہ نے اسے گھورا

"ابھی ابھی بچہ گنوا کر بیٹھی ہے آنٹی... پرچھایا سخت ہے اس کا" وہ بچی کو گود میں لیتے ہوئے بولی, رملہ ایک دم خفت کے مارے سرخ ہو گئی

"خدا کا خوف کر شرمین... بچہ ہی گنوایا ہے نا... اللہ اور دے دے گا" رخسانہ کو اچھا نہیں لگا, رملہ چپ چاپ پیچھے ہٹ گئی

"میرے بھائی کی پہلی پہلی اولاد ہے یہ... اس پر تو کسی کا بھی غلط پرچھایا نہ پڑے" وہ

بولی

"بس تو پھر تو بھی نہ اٹھا اسے... تیرا پر چھایا بھی کونسا نورانی ہے" رخسانہ نے بچی اس کے ہاتھوں سے چھین لی, شرمین کو قہر چڑھ گیا

"کیا مطلب ہے آپ کا آنٹی؟" وہ تلملا کر بولی

"اب میرا منہ نہ کھلوا...چپ ہی بھلی ہے" رخسانہ نے بات ختم کی تھی, لیکن شرمین نے دل میں رکھی, علینہ کا آپریٹ ہوا تھا, تین دن بعد اسے چھٹی مل گئی, رخسانہ اسے اپنے ساتھ ہی لے آئی تھیں, نسرین اور حاتم شام کو واپس چلے گئے, ان کے جاتے ہی اس خدا کی بندی نے وہ واویلا کیا کہ توبہ...

رخسانہ تو کانوں کو ہاتھ لگاتی رہ گئیں

.....

وہ ایک کال سن کر کمرے میں آیا تو رملہ سونے کے لئے لیٹ گئی تھی, اس نے اپنے بیگ میں اے ایک کاغذ نکالا اور اس کے سامنے رکھ دیا

"یہ کیا ہے؟" رملہ نے پوچھا, وہ کسی پرائیوٹ کالج کا ایڈ تھا

"یہ نیا کالج بنا ہے روڈ پر... شہر جاتے ہوئے راستے میں آتا ہے, میرا ایک دوست وہاں ایڈمن میں ہے, انہیں سٹاف کی ضرورت ہے" زبیر نے کہا

"اگر تم جوائن کرن چاہو تو؟" وہ اس کے پہلو میں لیٹتے ہوئے بولا

"انٹر اور بی ایس کلاسز کے لئے..." رملہ نے ایڈ پڑھتے ہوئے کہا

"میں تو بس اسلئے کہہ رہا ہوں کہ تمہاری شرمین کی فضول گوئیوں سے تھوڑی جان چھوٹ جائے گی" زبیر نے کہا

"واپس کیسے آیا کروں گی؟" وہ بولی

"کالج بس سے... وہ تمہیں روڈ پر اتار جایا کرے گی, وہاں سے سیدھا آؤ تو دس قدم پر گھر ہے" زبیر نے کہا

"کر لوں پھر؟" وہ زبیر کے ساتھ جڑ کر لیٹتے ہوئے بولی

"کر لو... تھوڑا وقت کالج میں گزر جایا کرے گا, جب پریگننسی ہو جائے گی تو

چھوڑ دینا" زبیر نے اس کے کندھوں کے گرد اپنا بازو لپیٹا اور اسے اپنے اور قریب کر لیا

"چلیں ٹھیک ہے... کب جانا ہے؟" وہ اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے بولی

"میں صبح پوچھ لوں گا کال کر کے" زبیر نے اس کے بالوں میں چہرہ چھپاتے ہوئے کہا تھا

"میں سونے لگی تھی؟" وہ اپنی گردن پر زبیر کی سانسوں کا شور محسوس کرتے ہوئے بولی

"تو سو جاؤ" وہ آنکھیں بند کرتا اس میں گم ہوا جا رہا تھا

اگلے ہی دن اس نے کال کر کہ رملہ کی سیٹ اوکے کروادی اور اس کے سارے ڈاکیومینٹس جمع کروادیئے, دو دن بعد اس کا لیٹر جاری ہو گیا تھا

شرمین کے تو پیروں کو آگ لگ گئی

"لو جی... اب رملہ جیسی بھی کالج میں پڑھانے جائے گی, کالج والوں کا تو پھر اللہ ہی


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

حافظ ہے "اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا, اویس بس چپ چاپ اس کی زہر فشانیاں سنتا رہا, شام کو زبیر آیا تو رملہ کو شاپنگ کروانے لے گیا, ظاہر ہے کالج کی نوکری کرنے جانا تھا تو لوازمات بھی تو پورے کرنے تھے نا... وہ کچھ کپڑے اور جوتے لیکر لدی پھندی واپس لوٹی

اس رات عرصے بعد زبیر نے اس کے چہرے پر خوشی کی کوئی رمق دیکھی تھی, جب سے ان دونوں کی شادی ہوئی تھی آج پہلی بار زبیر نے اسے یوں شاپنگ کروائی تھی ورنہ تو ناہی کبھی اس نے کہا... اور نا کبھی زبیر کو ضرورت محسوس ہوئی "تو اب مس رملہ حسین لیکچرار بن گئی ہیں" وہ اسے اسقدر آسودہ دیکھ کر خود بھی بہت مطمئن تھا

.....

حمزہ کے لئے ایک رشتہ آیا تھا... یاسمین کو کافی معقول لگا... لڑکی نے ایم ایس سی کی ہوئی تھی اور سرکاری سکول میں پڑھاتی تھی, چھوٹی سی فیملی تھی... یاسمین نے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شفیق سے بات کی اور اگلے ہی دن رخسانہ, یاسمین اور رفیق صاحب جا کر لڑکی دیکھ آئے

لڑکی میں کوئی کمی نہیں تھی... کافی خوبصورت اور خوب سیرت تھی, اب انہوں نے حمزہ کو دیکھنے آنا تھا, رات کے کھانے کے بعد ہی یاسمین نے شفیق کو کال کر دی "میں ہفتے کو اسے لیکر آجاؤں گا... اتوار کو ان لوگوں کو بلا لو, اتوار کی شام کو ہی میں اسے لیکر واپس چلا جاؤں گا" شفیق نے کہا تھا, وہ حمزہ کو واقعی کسی عادی مجرم کی طرح ٹریٹ کر رہا تھا, حمزہ کے آنے کی خبر شرمین کے کانوں میں بھی پڑ گئی تھی صبح زبیر کو ناشتہ دے کر وہ خود واش روم میں گھس گئی

"رملہ جلدی کرو... چائے کا کپ دے دو مجھے" وہ ناشتہ ختم کرتے ہوئے بولا تھا

"میں لا دوں چائے زبیر؟" شرمین نے کچن میں کھڑے ہوئے زبیر کی آواز سنی تھی

"نہیں شکریہ... مجھے بس اپنی بیوی کے ہاتھ کی چائے ہی اچھی لگتی ہے" زبیر نے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دھیرے سے مسکراتے ہوئے کہا تھا

"ویسے بڑا ظرف ہے تمہارا... کتنی محبت سے تم اپنی بیوی کی خامیوں پر پردے ڈال دیتے ہو نا" شرمین نے کہا

"میری بیوی میں کوئی خامی نہیں ہے..." وہ کھڑا ہو گیا

"یہ ہی تو تمہاری اعلیٰ ظرفی ہے" وہ چائے کا کپ اس کے آگے رکھتے ہوئے بولی تھی, تبھی رملہ کمرے سے نکل آئی, اس نے ہلکے کاسنی رنگ کا ایمبرائیڈیڈ سوٹ پہن رکھا تھا, ساتھ میں کاسنی اور وائیٹ امتزاج کا شیفون کا دوپٹہ تھا, سر پر سکارف لینا اس نے دوپٹہ ایک کندھے پر ڈال رکھا تھا, ہلکا ہلکا میک اپ اور ساتھ ہم رنگ لپ اسٹک... پیروں میں وائیٹ بلاک ہیلز

"چلیں زبیر..." وہ کندھے پر بیگ اور بازو پر چادر ڈالتے ہوئے بولی تھی اور کمرے کو لاک لگایا تھا

"چائے...؟" زبیر اس کی طرف مڑا

"چلیں آئیں... باہر بیٹھ کر پی لیں" رملہ بیگ اور چادر ڈائیننگ پر رکھتے ہوئے بولی اور کچن میں چلی گئی, شرمین نے بڑے غصے سے ٹیبل پر پڑے چائے کے کپ کو دیکھا تھا جو زبیر نے چھوا تک نہیں تھا, کچھ ہی دیر بعد رملہ نے اسے چائے کا کپ پکڑا دیا, زبیر نے ہنستے ہوئے اسے کچھ کہا تھا, وہ بس مسکرائے ہوئے چادر لینے لگی شرمین نے خونخوار نظروں سے ان دونوں کی طرف دیکھا... رملہ اس کے پیچھے موٹر سائیکل پر بیٹھی تھی

"ایسے کام نہیں چلے گا شرمین جی... زبیر اس کی ڈھال ہے... پہلے اس ڈھال میں سوراخ کرنا پڑے گا" اس نے شیطانی سی مسکراہٹ مسکراتے ہوئے سوچا تھا

.....

وہ کچن میں کھڑی ہنڈیا بنا رہی تھی جب باہر سے شور کی آواز سنائی دی, اس نے پیاز میں چمچ چلایا اور کچن کے دروازے میں کھڑے ہو کر باہر دیکھا, بیرونی دروازے سے شفیق اندر داخل ہوا تھا, اس کے بالکل پیچھے حمزہ تھا, رملہ بس ایک نظر ان


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دونوں کو دیکھ کر واپس کچن میں گھس گئی, یاسمین بڑی دیر تک اسے گلے سے لگائے کھڑی رہیں

"اے یاسمین بس کر دے... سیاچن سے نہیں لوٹا تیرا پتر جو یوں ڈرامے کر رہی ہے" رخسانہ نے دونوں کو الگ کیا تھا, وہ بس اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے پیچھے کو ہٹ گئیں

"پہلی بار مجھ سے اتنی دور گیا ہے میرا بچہ.... وہ بھی اکیلا" یاسمین نے کہا

"کیوں... اسکا کیا باپ نہیں ہے وہاں؟" رخسانہ نے اسے گھر کا

"مجھے تو لگتا یہ منڈا پہلے سے بھی ایک دو انچ لمبا ہو کر آیا ہے لاہور سے" رخسانہ نے اسے گلے سے لگاتے ہوئے کہا تھا

"یاسمین... اسے اور اس کے بیگ کو سیدھا اوپر لے جا... کل جب اسے دیکھنے والے آئیں گے بس تبھی یہ نیچے اترے گا" شفیق نے کہا

"ابو یار میں کچھ نہیں کرتا..." وہ شرمندہ سا ہو گیا, اپنا بیگ اٹھا کر وہ یاسمین کے

پیچھے ہو لیا

کچن کے سامنے سے گزرتے ہوئے بس لمحہ بھر کو اس کے قدم سست پڑے تھے لیکن وہ نگاہیں پھیر کر اسے دیکھ نہیں سکا تھا, بس چپ چاپ اوپر چڑھتا چلا گیا, زبیر اس سے نہیں ملا تھا

اگلے دن ان لوگوں نے آنا تھا, یاسمین اور ناعمہ نے خود ہی رملہ کو کچن میں نہ آنے دیا

"پتر تیرا بازو ابھی پوری طرح ٹھیک نہیں ہوا... اتنا کھانا کیسے پکائے گی؟ ناعمہ خود ہی کر لے گی" یاسمین نے رسان سے کہا تھا, وہ بھی سر جھکا کر کمرے میں بند ہو گئی تھی, گھر کی ستھرائیاں زرینہ کے ذمے تھیں, وہ آج کل بالکل ایک بم کے مشابہ ہو رہی تھی... ہاتھ لگاؤ تو پھٹ جائے

ناعمہ سارا کام ختم کر کے روٹیاں بنانے لگی تو گیس ندارد... اس نے تو سارا کچن سر پر اٹھا لیا

"جس نے پکانی ہے پکالو توی پر... مجھ سے تو نہیں پکائی جاتیں..." وہ آٹا سلیب پر رکھ کر باہر نکل گئی, یاسمین نے بمشکل زرینہ کی لیپا پوتی کر کہ اسے ساتھ لیا اور باہر توی رکھ کر روٹیاں پکانے لگی, یاسمین توی پر ڈال رہی تھیں اور زرینہ سینک رہی تھی, تبھی شرمین جی چلی آئیں

سٹائلش سا سوٹ... کھلے بال... دل میک اپ.... ٹک ٹک کرتی ہیل

"توبہ ہے... کتنی گرمی ہے یہاں؟" وہ بولی پھر جھک کر روٹیاں دیکھنے لگی

"اوئے ہوئے, یہ کیسی روٹیاں پکا رہی ہیں آپ دونوں؟ اف اس کا نخرہ

"کیا ہوا ہے انہیں؟" یاسمین نے پوچھا, زرینہ نے ٹھاں کر کے سینکہ توی پر مارا, سارا غصہ اب توی پر ہی اتر سکتا تھا

"دیکھیں ذرا... نہ گول نہ چوکور... اس میں سوراخ ہے, یہ کناروں سے موٹی... یہ ویسے جل گئی" وہ کہتی چلی گئی, سینکہ دوبارہ توی پر پڑا

"اے زرینہ ہولی... ہولی کر... توی گر جائے گی" یاسمین نے کہا



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"چاچی اس حرافہ کو کہیں یہاں سے دفع ہو جائے" وہ پھنکاری اعر روٹی سینکے پر رکھی

"حرافہ ہو گی تو خود..." شرمین نے بالوں کو جھٹکا مارا تھا, زرینہ کے تن بدن میں آگ لگ گئی

"زرینہ روٹی جل گئی ساری..." یاسمین چیخیں, زرینہ نے سینکا ٹھاں سے توی پر مارا اور اس سے پہلے کہ کچھ بولتی, توی دھڑام سے الٹ گئی, ساری روٹیاں چولہے میں اور گرم گرم راکھ کا وہلہ اٹھا کہ وہ دونوں چیخیں مارتی ہوئی دور بھاگ گئیں, آٹے کے پیڑے ادھر ادھر بکھر گئے اور اسی بھاگم دوڑ میں یاسمین کا پاؤں سوکھے آٹے کی پرات میں جا پڑا, وہ جو الٹی تو ایک بگولہ سوکھے آٹے کا چل پڑا

"مرن جوگی... یہ کیا کیا..." یاسمین کی آنکھوں میں بھی آٹا چلا گیا تھا اور رہ گئی شرمین... وہ تو بس حق دق وہاں کھڑی رہ گئی تھی, سارے کپڑے راکھ اور مٹی سے اٹ گئے, سلک کا شرارہ جگہ جگہ سے سوراخ دار ہو گیا, چہرے پر

سوکھے آٹے نے لیپ کر دیا, بالوں میں بھی راکھ پر گئی اور اسے کھانسی کا وہ دورہ پڑا کہ توبہ...

"کتی... کمینی نہ ہو تو..." وہ بکتی جھکتی اندر کو چلی گئی تھی, یاسمین, زرینہ کو گھور کر رہ گئیں

"خدا کرے کہیں پوری کی پوری ہی سڑ جاتی..." زرینہ کے دل کو ٹھنڈ پڑی تھی

.....

وہ لوگ بارہ بجے آئے تھے, لڑکی کا باپ, ماں, بہن اور بہنوئی... زبیر کچھ دیر بیٹھا پھر اٹھ کر کمرے میں چلا آیا... رملہ بھی بس سلام دعا کر کے واپس آ گئی, حمزہ کو شفیق اپنے ساتھ نیچے لیکر اترا تھا

"یہ میرا چھوٹا بیٹا ہے... حمزہ, لیب ٹیکنیشن کا کام کرتا ہے" یاسمین نے تعارف کروایا تھا

کیا کمی تھی بھلا حمزہ میں... اویس اور زبیر دونوں سے ہی نکلتا ہوا قد تھا, رنگت بھی

زبیر کی نسبت قدرے صاف تھی,اوپر سے پہننے اوڑھنے کا سلیقہ تھا...اب بھی وہ ڈارک گرے سیلف پرنٹ کے سٹائلش سے کرتے کے ساتھ وائیٹ شلوار پہنے پیروں میں گرے لیدر سینڈل ڈالے مہمانوں کے پاس آکر بیٹھا تو ستائش تو سبھی کی نظروں میں ابھری تھی...ایک عدد خوبصورت لڑکا اور وہ بھی کماؤ..ہر قسم کے پان, سگریٹ اور نشے سے پاک...پھر بلا اعتراض کرنے والی کیا بات رہ جاتی ہے

کچھ دیر وہ وہاں بیٹھا ان کے سوالوں کے جواب دیتا رہا پھر اٹھ کر باہر آگیا

"اسے کہہ اوپر چلا جائے..."شفیق نے دھیرے سے نائمہ کو کہا تھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ باہر نکلتی,حمزہ چپ چاپ مین دروازے سے باہر نکل گیا

یہ بھی انسانی سرشت ہے کہ اسے جس کام سے جتنا روکو...ہمک ہمک کر اسی کی طرف بھاگتا ہے,اب بھی اسے جتنی شدت سے رملہ کو دیکھنے کی طلب ہو رہی تھی وہ ناقابل برداشت تھی

رخسانہ نے حتی المکان شرمین کو ان لوگوں کے پاس اکیلا نہ بیٹھنے دیا,شام چار بجے

کے قریب وہ لوگ واپس چلے گئے, حمزہ انہیں دروازے پر ہی مل گیا تھا

"چل حمزہ سامان باندھ..."ان کے جاتے ہی شفیق نے کہا

"ابو میں نے نہیں جانا لاہور....مجھے ہسپتال سے دس فون آچکے ہیں, وہ لوگ واپس آنے کا کہہ رہے ہیں, ڈاکٹر کہہ رہا تھا کہ سیلیری بھی بڑھادے گا"حمزہ نے کہا

"چپ چاپ اپنا بیگ باندھ...جب منگنی ہو جائے گی تب واپس آجانا"شفیق نے کہا

"ابو یار بس بھی کریں...کچھ نہیں کرتا میں"وہ تنگ آگیا

"مجھے پتہ ہے تو اب کچھ نہیں کرے گا لیکن یہ جو بال ہیں میرے یہ دھوپ میں سفید نہیں ہوئے حمزہ...آجکل جو تیرے حالات ہیں ان میں تیرا بس اسے دیکھ لینا ہی کام خراب کردے گا"شفیق نے اس کی ایک نا سنی

"یاسمین انہیں ہاں کردے...اور میں رفیق بھائی سے کہتا ہوں کہ اچھی طرح ان لوگوں کی چھان بین کروالیں...بس پھر اس کی منگنی کردینی ہے"شفیق اسی شام


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسے واپس لاہور لے گیا تھا, حمزہ اسے دیکھ بھی نہ سکا... دل ایسے جیسے ماتم کر رہا ہو

رفیق صاحب نے لڑکی والوں کی ساری چھان بین کروالی... کافی اچھے اور شریف لوگ تھے, انہوں نے بھی حمزہ کو اوکے کر دیا... لڑکی کا نام ندا تھا, اگلے مہینے حمزہ کی منگنی طے ہو گئی تھی

.....

وہ اس دن کالج سے واپس آئی تھی, بیگ کندھے پر ڈالتے ہوئے وہ رخسانہ کے کمرے کے آگے سے سلام کرتے ہوئے گزر گئی, اپنا کمرہ کھولا اور اندر آ گئی, کپڑے چینج کر کہ ریسٹ کرنے لگی تھی جب باہر ایک شور عظیم مچ گیا, وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلی

شرمین اور زرینہ کی چونچ اڑ گئی تھی... اور شرمین نے زرینہ نامی اس بم کو چھو لیا تھا

"آج کے بعد تو مجھے نیچے نظر آئی تو ٹانگیں توڑ دوں گی تیری" شرمین چیخی

"تیرے باپ کا گھر نہیں ہے سمجھی... میں روز نیچے نظر آؤں گی تجھے, کیا اکھاڑے

گی میرا؟"زرینہ اس کے سامنے آگئی

"تیرے جیسیاں ہوتی ہیں جو ساری زندگی بھابھیوں کے سروں پر ناچتی ہیں, خدا جانے کہاں منہ کالا کیا تھا جو ماں نے گھر کی گھر میں ہی رکھ لی"شرمین نے کہا

"میں کہہ رہی ہوں بکواس بند کر اپنی... میں نے تو چلو منہ کالا کیا... تو نے کیا کیا...؟شادی کے بعد بھی ایک مرد پر نہ ٹکی"زرینہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کے تھپڑ جڑ دیتی

"اے زرینہ... بس کر دے, چل اوپر"رخسانہ نے اسے اوپر دھکیلا

"میں نے تو چلو شادی کی نا... تو نے تو شادی کے بغیر ہی سب کچھ کر لیا"شرمین کے کہتے ہی زرینہ اس پر جھپٹ پڑی, رملہ اور رخسانہ چھڑواتی ہی رہ گئیں, دونوں نے ایک دوسرے کے وہ بال کھینچے کہ خدا کی پناہ...

عین وقت پر اویس آگیا

"اویس... دیکھیں یہ عزت ہے میری اس گھر میں"وہ چیخیں مار مار کر رو رہی تھی,

اویس کو قہر چڑھ گیا, بالوں سے گھسیٹتے ہوئے وہ زرینہ کو اوپر چھوڑ کر آیا تھا

"میں نے تجھے گولی مار دینی ہے اب نیچے اتری تو" وہ چنگھاڑتے ہوئے بولا تھا, شام ہوتے ہوتے شرمین نے اچھا خاصا بخار چڑھا لیا تھا

.....

حمزہ اپنی منگنی سے ایک روز پہلے آیا تھا, ندا کے گھر والوں نے منگنی کا فنکشن جوائنٹ ہی میرج ہال میں رکھ لیا تھا, اس رات بھی شرمین کچن سے باہر نکلی تو رملہ اور زبیر دونوں کھانا کھا رہے تھے, رملہ نے کھانا ڈائیننگ ٹیبل پر ہی لگا دیا تھا, وہ مسکراتے ہوئے اپنا کپ لیکر وہیں ان دونوں کے پاس بیٹھ گئی

"زبیر تو نظر ہی نہیں آتا..." وہ ہنستے ہوئے بولی

"اچھا ہی ہے نا بھابھی... آپ کو اویس ہی نظر آئے تو اچھا ہے" زبیر نے کہا

"اب تو دو دن نظر آؤ گے نا... حمزہ کی منگنی ہے آخر" شرمین نے تاک کر کہتے ہوئے رملہ کی طرف دیکھا, وہ چپ چاپ کھانا کھا رہی تھی


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں جی... دو چھٹیاں لی ہیں" زبیر نے کہا

"لینی بھی چاہیے, آخر کو اپنی لیکچرار بیوی پر پہرہ بھی تو دینا ہے نا تم نے" شرمین نے کہا, رملہ کے ہاتھ لمحہ بھر کو ساکت ہوئے تھے

"اگر آپ نے یہاں بیٹھ کر یہ ہی فضول گوئیاں کرنی ہیں تو براہ مہربانی اپنے کمرے میں چلی جائیں" زبیر نے کہا, رملہ پانی کا گلاس ختم کرتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی

"ارے تم تو برا منا گئے... میں تو از راہ مذاق کہہ رہی تھی, بلکہ اچھا ہوا جو حمزہ کو یہاں سے جلاوطن کر دیا, یہاں رہتا تو نہ جانے اور کتنے نقصان ہو جاتے" شرمین نے کہا

"شرمین... آخر آپ اپنی یہ من گھڑت کہانیاں بنانا چھوڑ کیوں نہیں دیتیں... ایسا کچھ بھی نہیں ہے جیسا آپ نے سوچ رکھا ہے, حمزہ صرف کام کے سلسلے میں لاہور گیا ہے, رملہ کو اس کے یہاں ہونے یا نا ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا" زبیر کو غصہ

آ گیا

"چلو ٹھیک ہے... کہانی تو بندہ کوئی بھی گھڑ لے, جیسے ابھی تم نے گھڑ لی" شرمین مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی تھی

.....

حمزہ دھیرے سے ندا کے برابر میں بیٹھا تھا, ہلکے گلابی رنگ کی نفیس سی میکسی میں وہ اچھی خاصی خوبصورت لگ رہی تھی, حمزہ نے بس ایک نظر اسے دیکھا تھا دل میں کوئی جذبہ نہیں تھا... خوشی کی کوئی رمق نہیں تھی... کوئی سرشاری نہیں تھی

www.novelsclubb.com

دل اپنے پہلو میں بیٹھی اس حور کی طرف نہیں ہمک رہا تھا, آنکھیں اسے دیکھنے کی خواہش میں نہیں مچل رہی تھیں

وہ تو بس دیوانہ وار اسے ڈھونڈ رہا تھا جو چپ چاپ نظریں جھکائے اس کی طرف سے ذرا سا رخ موڑے کرسی پر بیٹھی تھی, کوشش کے باوجود وہ اسے کھوج نہ سکا

"چلو جی رسم شروع کرو..."ندا کے باپ نے کہا تھا, شفیق نے انگوٹھی حمزہ کے آگے کر دی, اس نے ایک آخری بار ہال پر نظریں دوڑائیں, رملہ ذرا سا زبیر کے پیچھے کو ہو گئی تھی

"پہنا دے حمزہ؟"شفیق نے کہا, اس نے دھیرے سے ندا کا ہاتھ پکڑ کر انگوٹھی پہنا دی, تالیوں کے شور میں ندا نے مسکراتے ہوئے اسے انگوٹھی پہنائی تھی, مبارک سلامت کی آوازیں گونجنے لگیں, سب باری باری ان دونوں کے پاس آ کر بیٹھ رہے تھے

"آجا زبیر پتر..."رخسانہ نے اسے آواز دی تھی, تبھی حمزہ نے اسے دیکھا, وہ زبیر کے ساتھ سٹیج تک آئی تھی

گولڈن شرٹ کے ساتھ چاکلیٹ براؤن شرارہ پہنے وہ ہلکے ہلکے میک اپ میں بس...بس ایک بار پھر اس کے دل کی دنیا ہلا گئی تھی

شفیق نے ٹھیک کہا تھا...اس کا بس رملہ کو دیکھ لینا ہی کافی تھا...اسی سے کام بگڑ جانا

تھا...اور شائد بگڑ بھی گیا تھا

بس دو منٹ ندا کے ساتھ بیٹھ کر وہ واپس سٹیج سے نیچے اتر گئی تھی

حمزہ خالی خالی نظروں سے اسے دیکھتا رہ گیا

.....

"ابو...پلیز...مجھے لاہور نہیں جانا" رات کو وہ شفیق کے سامنے منتیں کرنے بیٹھ گیا

"حمزہ یہاں کیا ہے؟" اس نے پوچھا

"ابو سب کچھ یہاں ہی تو ہے...میری نوکری ہے یہاں ہے, گھر یہاں ہے, اب تو سسرال بھی یہاں ہی ہے" وہ بولا

"ابو پلیز یار...اب تو منگنی بھی کروادی ہے آپ نے میری....میں نے نہیں جانا لاہور, میرا دل نہیں لگتا وہاں" وہ رونے والا ہو گیا

"چلیں بس کریں ناعمہ کے ابو... منگنی شدہ ہو گیا ہے اب تو, نہیں کرتا اب


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کچھ... میرا بچہ سنبھل گیا ہے اب" یاسمین آخر کو ماں تھیں

"دیکھ لو..." شفیق نے کہا

"ابو پکا وعدہ... کچھ نہیں کروں گا" وہ بولا, شفیق بس اسے دیکھ کر رہ گیا تھا

.....

اس دن بھی وہ کالج سے آئی تو سیدھا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی, کچن کے آگے سے گزری تو شرمین برنر کے آگے کھڑی تھی, وہ بس ایک نظر اسے دیکھ کر آگے کو چلی گئی

"بات سنو... یہ کونسا نیا تماشہ شروع کر رکھا ہے تم نے؟" وہ اس پر چڑھ دوڑی, رملہ نے ابھی چادر بھی نہیں اتاری تھی

"کیا ہوا ہے اب؟" وہ بولی

"خود تو منہ اٹھا کر کالج چلی جاتی ہو... پیچھے سے ہانڈی روٹی کس نے کرنی ہوتی ہے" وہ بولی


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"دن کے بارہ بجے کونسی ہانڈی پکانی ہوتی ہے؟"رملہ نے پوچھا

"میں صبح سے بھوکی بیٹھی ہوں,نہ سالن ہے نہ انڈے...اب نوڈلز بنا کر کھانے لگی ہوں,وقت پر گھر آؤ تو ہانڈی پکے"وہ بولی

"شرمین...میرے ساتھ زیادہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھیں,میں تمہاری نوکر نہیں ہوں,سالن نہیں تھا تو یہ میرا قصور ہے...صبح وقت پر اٹھ کر ناشتہ کر لیا کرو,میں نے ایک بجے ہانڈی پکانی ہوتی ہے"رملہ نے کہا

"ہاں...تب تک ہم لوگ بھوکے مریں"وہ ہاتھ نچا کر بولی

"نہ مرو بھوکے...خدا نے دو ہاتھ کیوں دیئے ہیں,پکا کر کھالو"رملہ نے کہا

"سب پتہ ہے مجھے,یہ کالج کے بہانے کس قسم کی آوارہ گردیاں کرتی پھرتی ہو تم....صبح وہ کاٹھ کا الو تمہیں کالج چھوڑ آتا ہے,اس کے بعد نہ جانے سارا دن وہاں کیا کرتی رہتی ہو...کالج بس سڑک پر اتار جاتی ہے,راستے میں نہ جانے کس قسم کے لوگوں سے ٹاکرا کر کے آتی ہو تم...."شرمین کہتی چلی گئی

بکواس بند کرواپنی..."رملہ سے بولا بھی نہ گیا,آنکھیں یکلخت آنسوؤں سے بھر گئیں,رخسانہ کا کمرہ سامنے ہی تھا

"یہ بکواس نہیں ہے رملہ بی بی...یہ سچ ہے,جب ادھر ادھر منہ مارنے کی عادت پڑ جائے پھر کہاں چھوٹتی ہے...ابھی تو ایک حمزہ ہی منظر عام پر آیا ہے...اور نہ جانے کتنے ہوں گے"وہ کہتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی,رملہ ساکت کھڑی رہ گئی تھی

یہ ہوتا ہے سسرال...اور یہ ہوتے ہیں سسرالی رشتے...سسرال میں رہ کر آپ کو پتہ چلتا ہے کہ آپ کی اب تک کی ساری پڑھایاں,ساری تہذیب,ساری اچھائیاں,سارا رکھ رکھاؤ,سارے سلیقے...سب غارت ہیں,وہاں جو سبق سیکھنے کو ملتا ہے وہ میکے میں کوئی نہیں سکھاتا

اور اس لمحے وہاں کھڑے کھڑے اس نے اپنے سسرال کا پہلا سبق سیکھا تھا

خاموشی ہر بحث کا حل نہیں ہوتی,ہر مسئلے کا حل نہیں ہوتی...خاموشی ہمیشہ اچھی نہیں ہوتی

سسرال میں ناگن بن کر رہنا پڑتا ہے... بیشک کسی کو نہ ڈسو... لیکن جہاں ضرورت پڑے وہاں پھنکار ضرور مارو

اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اس نے شرمین کے کمرے کا دروازہ کھولا تھا

"میری ایک بات کان کھول کر سن لو خبیث عورت... اگر آج کے بعد تم نے میرے کردار پر انگلی اٹھائی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا سمجھیں... مجھ پر انگلی اٹھانے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانکو کہ تم کیا ہو؟ ایک ٹھکرائی ہوئی طلاق یافتہ عورت جس کا کام صرف دوسرے مردوں پر ڈورے ڈالنے کا ہے" وہ چیخی تھی

"بکواس بند کرو..." شرمین دہاڑی

"یہ ہی تو میں کہہ رہی ہوں کہ.. بکواس بند کرو" خونخوار نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں آگئی, اور پھر بیڈ پر بیٹھ کر خوب ہی روئی, ظہر کی نماز پڑھ کر ہنڈیا بنائی, روٹیاں بنائیں اور پھر کمرے میں آکر بستر پر گر گئی

شام تک اس کا جسم آگ میں جل رہا تھا, زبیر نے دفتر سے آکر ہلایا تو نیم بے ہوشی

www.novelsclubb.com

کی حالت میں پڑی تھی, وہ ہسپتال کو لیکر بھاگا

اس کی پریگنینسی رپورٹ پازیٹو تھی

.....

"زبیر میں باہر ہوں... جلدی آجائیں" وہ اپنا بیگ اور چادر اٹھا کر باہر نکل آئی, زبیر نے جلدی سے چائے کا کپ ختم کیا اور اٹھ کھڑا ہوا

حمزہ سو کر اٹھا تھا, کمروں میں حبس بھرنے لگا تھا سو وہ اوپر ہی سونے لگا تھا, موبائل اور چارجر اٹھا کر وہ نیچے جانے لگا تو ریلنگ کے قریب ٹھٹھک گیا

وہ زبیر کی موٹر سائیکل کے قریب کھڑی تھی... دوپٹہ تہہ لگا کر بیگ میں ڈالا تھا اور خود چادر لینے لگی تھی

حمزہ بس بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھتا رہ گیا

"میں کیسے بھولوں گا تمہارا خسارہ... رملہ حسین" اس نے جیسے خود سے سرگوشی کی تھی, رملہ نے چادر لیکر بیگ کندھے پر ڈالا, زبیر نے موٹر سائیکل سٹارٹ کی

تھی, وہ اس کے پیچھے بیٹھ گئی, موٹر سائیکل دروازے سے باہر نکلی تو وہ سر جھٹک کر نیچے اتر آیا, ٹی وی لاؤنج میں شرمین مل گئی

"کیسے ہو حمزہ؟" وہ اسے دیکھ کر مسکرائی

"ٹھیک ہوں..." وہ اپنے کمرے میں جانے لگا تھا

"تو شہر بدری ختم ہو گئی تمہاری؟" شرمین نے پوچھا

"کیا مطلب؟" وہ چونک گیا

"مطلب یہ کہ پلان اچھا ہے تمہارا.... منگنی کا ٹیگ لگا کر محبوبہ کے قریب قریب رہنا" شرمین نے آنکھ دبا کر کہا

"ایسا کچھ نہیں ہے" وہ دوبارہ کمرے کی طرف بڑھا

"یعنی کچھ تو ہے..." وہ ہنسی تھی

"ہائے حمزہ... کوئی کمی تو نہیں تھی تم میں پھر کیوں ٹھکرا دیا اس نے تمہیں؟"

کمرے میں جاتے جاتے بھی شرمین کی آواز اس کے کانوں میں اتر گئی تھی

www.novelsclubb.com

.....

وہ کہتے ہیں نا... کہ مرد کانوں کا کچا ہوتا ہے, بالکل درست کہتے ہیں

مرد صرف کانوں کا کچا ہی نہیں ہوتا... لائی لگ بھی ہوتا ہے, بھلے خود کو کتنا ہی

ماڈرن تصور کرے لیکن دل کا شکی بھی ہوتا ہے

وقت دھیرے دھیرے سرکا... شرمین نے رملہ کے لئے اپنے دل میں حسد اور

جلن کا ایک الاؤ جلا لیا تھا, زبیر پوری طرح رملہ کے ساتھ تھا اور یہ ہی بات شرمین

کو بری طرح کھلتی تھی... سو اس نے دھیرے دھیرے زبیر کے کانوں میں زہر

گھولن شروع کر دیا, جہاں اسے تنہا دیکھتی... وہیں ضرب لگا دیتی

"حمزہ نے واپس آ کر اچھا نہیں کیا... اسے لاہور ہی رہنا چاہیئے تھا, پرانی محبتیں تو سو

سالوں میں بھی نہیں بھولتیں... حمزہ کے لئے تو یہ پھر کل کی بات ہے" صبح کوئی نہ

کوئی موقع دیکھ کر اسے چوٹ لگا دیتی

"حمزہ نے بڑے پلان کے تحت منگنی کروائی ہے... وہ بس کسی بھی طرح اس گھر

میں رہنا چاہتا ہے تاکہ رملہ اس کی نظروں کے سامنے رہے "شام کو اس کے واپس آتے ہی شعلہ بھڑکا دیتی

"مجھ سے شرط لگالو زبیر... اگر حمزہ اس رشتے کو پروان چڑھادے تو... دیکھ لینا وہ ایک نہ ایک دن یہ منگنی توڑ ہی دے گا" وہ اس کے دل میں زہر بھرتی جا رہی تھی اور دوسری طرف وہ فل ٹائم حمزہ کے کان بھر رہی تھی, آتے جاتے اسے کچوکا سا لگا دیتی

"افسوس یہ بھی کیا زندگی ہے نا حمزہ... محبت نظروں کے سامنے رہ کر بھی تمہاری نہیں ہے... وہ کسی اور کے ساتھ خوش ہے"

"تمہاری منگیتر کو پتہ چل گیا تو کیا ہو گا...؟ کہ تم ماضی میں اس لڑکی سے محبت کرتے تھے جو تمہاری آنکھوں کے سامنے تمہاری بھابھی بن کر گھومتی تھی" ہمہ وقت اس کے سر پر سوار ہوئی رہتی

ہر وقت اس نے ان دونوں لڑکوں کا ٹارگٹ پر رکھا ہوا تھا, اور دوسری طرف اس

کی بے جا فرمائشوں اور نخروں کے بوجھ تلے اویس کی بس ہوتی جا رہی تھی

گرمیاں شروع ہوتے ہی اس نے اے سی فرمائش داغ دی تھی

"واہ... تم نے کہہ دیا اور میں نے تمہیں اے سی لگوا دیا... زبان بند کر لو" وہ اس پر برس ہی پڑا

"مجھ سے نہیں سویا جاتا اندر اتنے حبس میں؟" وہ چیخی

"تو باہر سو جایا کرو... ویسے بھی تم نے کونسا مجھ سے ساری رات پیار محبت جتانی ہوتی ہے" اویس نے طنز کیا تھا

"پتہ ہے باہر کتنا مچھر ہوتا ہے, ساتھ رات کاٹتا ہے, بھلا نیند آتی ہے ایسے میں" وہ تڑخی

"مچھر دانی لگا لیا کرو" ایک اور مشورہ

"اویس... مجھے اے سی چاہیے بس" وہ بولی

"سوری... اگلے سات سالوں تک کے لئے اے سی کو بھول جاؤ, یہ ایئر کولر ہے


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نا...اسے لگالیا کرو باہر "اویس نے صاف انکار کر دیا تھا, وہ خوب بولی...اور بول بول کر رات کو ائیر کولر چلالیا, تھوڑی دیر بعد لائیٹ آف ہو گئی, یو پی ایس ایک گھنٹہ چل کر بند ہو گیا

"اویس...میری چارپائی باہر نکال کر دیں "وہ س کے سر پر آ کر چیخی تھی, اویس باہر ہی سوتا تھا, وہ بادل نخواستہ اٹھا اور اس کی چارپائی باہر نکال دی

"توبہ ہے...کتنی گرمی ہے یہاں؟ "وہ مسلسل بول رہی تھی

"یا خدا...کتنا مچھر ہے "وہ رونے والی ہو گئی

"بھابھی جی موس پیل لوشن لگالیں..."ذرا فاصلے پر لیٹے زبیر نے ہنسی دباتے ہوئے مشورہ دیا تھا, رخسانہ, رفیق, رملہ اور زبیر نیچے ہی سوتے تھے, زرینہ اور باقی کی فوج اوپر...حمزہ سب سے اوپر

"مجھے سکن الرجی ہو جاتی ہے اس سے "وہ بولی

"دیکھ لیں..بڑا موٹا موٹا مچھر ہے "زبیر فل ٹائم اس کی جھنجھلاہٹ انجوائے کر رہا

تھا, رملہ نے بھی ہنستے ہوئے کروٹ بدل لی

"چاہیے بھابھی...؟" وہ پھر بولا تھا

"زبیر بکواس بند کرلے" اویس کو تاؤ آگیا

"تم نے سونا ہے تو چپ چاپ سو جاؤ ورنہ تمہیں چارپائی سمیت اندر پھینک آؤں گا" وہ تڑخا

"لوگ اپنی بیویوں کے لئے تاج محل بنوا دیتے ہیں, آپ سے مجھے ایک اے سی نہیں لگوا کر دیا جاتا, ہائے اللہ... کتنی زور سے کاٹا ہے مچھر نے... زبیر دو مجھے لوشن" وہ چیخ کر بولی تھی, زبیر نے ہنستے ہوئے تاک کر لوشن اویس کے اوپر پھینکا تھا

"بے غیرت, خبیث نہ ہو تو..." وہ بھڑک اٹھا

"یہ پکڑو.. اور گونگی ہو جاؤ اب" وہ بولا تھا

.....

وہ کالج سے آئی تو پسلیوں میں درد ہو رہا تھا, اس کا ساتواں مہینہ شروع ہو گیا تھا,

دوپہر میں آکر ہنڈیا پکائی... پھر اکیلی نے روٹیاں بنائیں, شام میں مشین لگالی

زبیر چار بجے واپس آجاتا تھا

"زبیر مجھے یہ والی پینٹ شرٹ بھی اتار کر دے دیں جلدی..." رملہ نے کہا تھا,

تھوڑی دیر بعد وہ ٹوکری بھر کر پلاٹ کی طرف آگئی, ظاہر ہے اتنی سیڑھیاں تو

چڑھ نہیں سکتی تھی سو باہر ہی پھیلانے شروع کر دیئے, تار کافی اونچی تھی, وہ بار بار

پلاسٹک کی کرسی پر پاؤں رکھ کر اوپر چڑھتی اور پھر کپڑے پھیلاتی, دوسرے پلاٹ

میں حمزہ گھاس پر اپنے کاغذ بکھرائے بیٹھا تھا, اس کا کوئی ٹیسٹ تھا جس کی تیاری کر

رہا تھا, اس نے یونہی نظر گھما کر رملہ کی طرف دیکھا... پسینوں پسین چہرے کے

ساتھ اس کی سانس بھی پھول رہی تھی, دوپٹہ کندھوں کی اطراف سے گزارا ہوا

تھا, بالوں کو اونچا سا کیچر لگا رکھا تھا, تبھی رملہ نے کرسی پر پیر رکھا, حمزہ کی نظر

کرسی کی اگلی ٹانگ پر پڑی, وہ ٹیڑھی ہو رہی تھی... رملہ پھر اتری.. کپڑا اٹھایا اور

پھر چڑھی, کرسی کی ٹانگ مڑتی جا رہی تھی, حمزہ مسلسل اسے دیکھ رہا تھا

"کرسی کی ٹانگ ٹیڑھی ہو رہی ہے..."اس نے زور سے کہا لیکن اپنے کام میں مگن رملہ کو سنائی نہ دیا, تبھی شرمین باہر آئی تھی, اس نے بس حمزہ کو مسلسل رملہ کو تاڑتے ہوئے دیکھا تھا, وہ الٹے قدموں اندر چلی گئی

"ذرا باہر تو آؤ..."اس نے زبیر کے کمرے میں جھانکا

"کیا ہوا؟"وہ کولر چلا کر لیٹا تھا

"میری باتوں پر یقین نہیں کرتے ہو نا تم... باہر نکل کر دیکھو ذرا تمہاری بیوی اور سو کالڈ بھائی نے کیا تماشہ شروع کر رکھا ہے"وہ بولی, زبیر اٹھ کر باہر نکل آیا عین اسی لمحے رملہ پھر کرسی پر چڑھی تھی, کرسی کی ٹانگ ایک دم نیچے کو بیٹھ گئی, حمزہ سرعت سے اٹھا اور اس کی طرف بھاگا, اس سے پہلے کہ وہ دھڑام سے زمین بوس ہوتی, حمزہ نے اسے تھام لیا تھا

دور کھڑے زبیر کی آنکھوں میں قہر بھرا تھا, تیر کی طرح وہ رملہ کی طرف آیا, حمزہ اسے چھوڑ کر ایک نظر زبیر کو دیکھتا ہوا دوبارہ اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گیا

"یہ کیا بیہودگی ہو رہی تھی؟"زبیر چیخا

"کرسی ایک دم ٹوٹ گئی...مجھے پتہ نہیں چلا"وہ ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتے ہوئے بولی

"اور تمہیں بانہوں میں سمٹنے کے لئے وہ مل گیا"زبیر تڑخا

"زبیر..."رملہ ساکت ہوئی تھی

"جب تمہیں پتہ تھا کہ وہ خبیث باہر بیٹھا ہے تو کیوں آئیں یہاں کپڑے ڈالنے؟"

زبیر کو غصہ آگیا

"میں سینکڑوں سیڑھیاں چل کر اوپر کیسے جاتی؟"اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے

"زبیر میں نے کہا تھا اسے کہ کپڑے میں اوپر ڈال آتی ہوں لیکن یہ کہتی کہ میں نے باہر ہی ڈالنے ہیں"شرمین نے جلتی پر تیل چھڑکا تھا

"تمہیں شرم نہیں آتی جھوٹ بولتے ہوئے..."رملہ کو بھی غصہ آگیا,حمزہ چپ چاپ سب کچھ سن رہا تھا,اسے پتہ تھا کہ اگر وہ اس وقت ایک لفظ بھی رملہ کی فیور

میں بول گیا تو زبیر اس کا سر پھاڑ دے گا

"میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تمہیں اس کی بانہوں میں جھولتے... رملہ آخر تم چاہتی کیا ہو؟ آخر کیوں تم سے اسے اگنور نہیں کیا جاتا...؟ ہمیشہ وہ تمہارے آس پاس ہی کیوں پایا جاتا ہے" زبیر کہتا چلا گیا

"زبیر آپ یوں کریں... مجھے ایک دفعہ ہی گولی مار دیں... یہ جو روز کی چخ چخ اور پخ پخ ہے اس سے میری جان چھوٹے..." رملہ زور سے چیخی تھی, اس کی تھکن, کلفت, درد, غصہ, دکھ... سب ایک دم نکل گیا اور شادی کے ڈیڑھ سال بعد زبیر کا اس پر ہاتھ اٹھ گیا, حمزہ دم بخود بیٹھا رہ گیا تھا, رملہ کی آنکھیں بھر آئیں, انتہائی بے یقین نظروں سے اس نے زبیر کی طرف دیکھا... شرمین نے بمشکل اپنی مسکراہٹ دبائی تھی

"آئندہ مجھے تم اس خبیث کے آس پاس بھی نظر آئیں تو میں تمہارا منہ توڑ دوں گا" وہ انگلی اٹھا کر بولا تھا

"آج آپ کے لئے میں جھوٹی ہو گئی زبیر اور یہ عورت سچی..." وہ بمشکل اپنے آنسوؤں کو روکتی اندر چلی گئی تھی

.....

"کپڑے کیوں نہیں دھوئے...؟" اویس زور سے دھاڑا تھا, اس نے فیکٹری جانا تھا اور پہننے کو نا کوئی پینٹ تھی نا شرٹ...

"کام والی جواب دے گئی تھی" شرمین نے کہا

"تو پھر... تم پر فالج گر گیا تھا؟" وہ تڑخا

"اویس... مجھ سے نہیں دھوئے جاتے اتنی گرمی میں کپڑے" اس نے صاف منع کر دیا

"شرمین... شادی کو ڈیڑھ سال ہونے کو آیا ہے, مجھے بس اتنا بتا دو کہ آج تک تم نے مجھے شوہر مان کر کونسا کام کیا ہے میرا... کچھ ہوتا بھی ہے تم سے...؟ نہ تم سے میرے کپڑے دھوئے جاتے ہیں, نہ استری کئے جاتے ہیں, نہ جوتے پالش کر سکتی


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہو, نہ مجھے کھانا بنا کر دے سکتی ہو, روٹی بھی بنانی نہیں آتی... اور نہ تم میرا حق ادا کر سکتی ہو, گرمیوں میں تمہاری گرمی سے جان نکلتی ہے, سردیوں میں تمہاری ٹھنڈے پانی سے جان نکلتی ہے, ڈیڑھ سال میں ابھی تک تم بچہ پیدا کرنے کے لیے تیار نہیں ہوئی... تو پھر تمہارے یہاں اس کمرے میں رہنے کا کوئی جواز ہے ؟"وہ کہتا چلا گیا

"اویس میں نے کچھ نہیں کیا آج تک ؟"وہ حیرانی سے بولی

"نہیں... تم نے آج تک میرے لیے کچھ نہیں کیا, شرمین تم نے صرف فرمائشیں داغی ہیں, اپنی ضدیں پوری کروائی ہیں, مجھے میرے گھر والوں کے سامنے ذلیل کروایا ہے, مجھ سے نت نئے خرچے کروائے ہیں اور بس... اور کچھ نہیں کیا تم نے "اویس کی بس ہو گئی

"جب جب میں نے تمہیں محبت سے بلایا ہے, تب تب تم نے مجھے انکار کیا ہے, میری لو میرج کا ستیاناس کر دیا تم نے, ڈیڑھ سالوں میں کتنی بار تم میرے قریب

آئی ہو شرمین...؟میں تمہیں انگلیوں پر گن کر بتا سکتا ہوں" وہ بولا

"یعنی آپ کو بھی لو میرج کے بعد اپنے نفس کی تسکین کے لئے بس ایک عورت چاہیے تھی" شرمین نے کہا

"نہیں...مجھے اپنے نفس کی تسکین کے لئے ایک عدد بیوی چاہیئے تھی, جائز اور شرعی بیوی...جس کے بعد مجھے اور کہیں منہ نہ مارنا پڑتا, جو میری ذات کے لئے کافی ہوتی, جس سے محبت کرنا میرا حق ہوتا...جب میرا دل کرتا" وہ بولا

آج کے بعد میرے سارے کام تم کرو گی, کوئی کام والی نہیں رکھنی میں نے, فارغ رہ رہ کر صرف تخریب کاریاں سوجھتی ہیں تمہیں بس...مصروف رہو گی تو شیطانیاں بھی کم کرو گی" وہ بولا تھا

"میں آپ کی نوکر نہیں ہوں اویس..." وہ چیخی

"کوئی بھی اپنے شوہر کی نوکر نہیں ہوتی...وہ اس کے دل کی رانی ہوتی ہے, آس کی محبت کی حقدار ہوتی ہے اور اس کی ناموس کی محافظ ہوتی ہے" وہ کہہ کر باہر نکل گیا

تھا

.....

اس نے چپ چاپ زبیر کے آگے ناشتہ اور چائے کا کپ رکھا اور کمرے میں جانے لگی جب زبیر نے اس کی کلائی پکڑی

"تم نے نہیں کرنا ناشتہ؟" وہ چپ رہی

"میں نے کچھ پوچھا ہے... جانا نہیں ہے آج؟" زبیر نے اس کی کلائی کو ہلکا سا جھٹکا دیا تھا

"نہیں..." وہ کلائی چھڑوا کر اندر چلی گئی, وہ بھی ناشتہ کر کے دفتر چلا گیا

نہ جانے اب وہ اس تھپڑ کی سزا خود کو دے رہی تھی یا زبیر کو... کل رات سے اس نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا, بس پانی پی پی کر گزارہ کر رہی تھی, زبیر کے جانے کے بعد اس نے اپنا کمرہ صاف کیا اور چپ چاپ بستر پر پڑ گئی, دوپہر کے قریب اٹھی, ہنڈیا بنائی اور دوبارہ کمرے میں بند ہو گئی

ظہر کی نماز کے لیے اٹھنے لگی تو یکدم چکر آ گیا, پسلیوں کی طرف درد بڑھتا جا رہا تھا, ہاتھ, پاؤں ٹھنڈے برف ہوئے جا رہے تھے, بڑی مشکلوں سے اس نے وضو کی اور واش روم سے باہر آتے آتے اس کی بس ہو گئی, یکدم دل متلایا تھا... آنکھوں کے آگے اندھیرا چھایا تھا, وہ لہرا کر ڈورمیٹ پر گر گئی

اس کے کمرے کے آگے سے گزرتی نائمہ نے اس کی ہلکی سی چیخ سنی تھی

"رملہ بھابھی..." وہ دروازہ کھولتے ہوئے اندر آ گئی

"کیا ہوا بھابھی؟" اندر آتے ہی اس کی آنکھیں پھیل گئیں, وہ بے جان سی فرش پر پڑی تھی

www.novelsclubb.com

"تائی امی... جلدی آئیں, رملہ کو کچھ ہو گیا ہے" نائمہ نے چیخ کر کہا تھا, رخسانہ ساتھ والے کمرے سے بھاگی آئیں

وہ برف کی طرح یخ ہو رہی تھی, نائمہ اور رخسانہ نے اسے اٹھا کر بستر پر لٹایا

"جا پانی لیکر آ..." انہوں نے نائمہ سے کہا, وہ بھاگ کر پانی کا گلاس لے آئی

"دوپہر میں روٹی کھائی ہے رملہ پتر..."انہوں نے پوچھا

"تائی امی مجھے تو لگتا ہے انہوں نے صبح کا ناشتہ بھی نہیں کیا...ایسے ہی کمرے میں بند ہیں صبح سے"ناعمہ نے کہا

"ہیں رملہ...سویرے سے کچھ نہیں کھایا"وہ اس کے ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرتے ہوئے بولیں,وہ بس بند آنکھوں کے ساتھ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی,

اب اسے کیا کہیں کہ اسی وقت حمزہ واپس آیا تھا,اوپر جانے لگا تو اس کے کمرے کے آگے ٹھٹھک گیا

"کیا ہوا ناعمہ؟"اس نے پوچھا

"بھابھی چکرا کر گر گئیں ہیں..."ناعمہ نے کہا

"حمزہ پتر...اس کا بی پی چیک کر ذرا"رخسانہ نے کہا

"میں نے نہیں کروانا..."رملہ کی آنکھوں سے پانی بہہ نکلا تھا

"پھر ہسپتال لے چلتے ہیں تجھے....حمزہ پتر موٹر سائیکل نکال..."رخسانہ نے کہا

www.novelsclubb.com

"آنٹی میں نے کہیں نہیں جانا... کسی کے ساتھ بھی, مجھے یونہی چھوڑ دیں زبیر کے آنے تک بچ گئی تو دیکھی جائے گی" وہ رو رہی تھی

"پتر حمزہ کے ساتھ نہیں جانا تو میں اویس سے کہہ دیتی ہوں... وہ لے جائے گا" رخسانہ نے کہا, اس نے نفی میں سر ہلا دیا

"حمزہ... بی پی چیک کرا سکا" رخسانہ نے اسے گھر کا, حمزہ نے بادل نخواستہ اس کا بی پی چیک کیا تھا... انتہائی لو... ہارٹ بیٹ انتہائی سلو

"انہیں کچھ کھلائیں... بی پی لو ہو گیا ہے, تبھی چکر آ رہے ہیں, انجیکشن نہیں لگانا اس حالت میں" وہ بولا تھا, اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ خود اس کے سامنے بیٹھ کر اس کے منہ میں نوالے ڈال دیتا

"اگر نہیں کچھ کھاتیں تو اس گدھے کو کال کر دیں کہ آ کر بچا لے انہیں... مجھے نہیں لگتا یہ اس حالت میں شام تک گزارہ کر پائیں گی" وہ رخسانہ کو اشارہ کر کے بولتا ہوا اپنے کمرے میں گھس گیا, رخسانہ اس کے پیچھے ہی اندر آ گئیں

"کل لڑائی ہوئی ہے ان دونوں کی...زبیر نے تھپڑ مارا ہے انہیں میرے اور شرمین کے سامنے...اور اسے شرمین ہی بھڑکا کر باہر لائی تھی..."حمزہ نے مختصر لفظوں میں انہیں سب کہہ سنایا

"تائی امی اب میں دو دو آنکھیں رکھتے ہوئے آنکھوں کا اندھا تو نہیں بن سکتا..."وہ بولا تھا,رخسانہ چپ چاپ کھانے کی ٹرے لیکر رملہ کے کمرے میں آ گئیں

"رملہ پتر...اٹھ کر کھانا کھا,روٹی سے ناراض نہیں ہوا کرتے...دو دو جانیں لیے بیٹھی ہے تو اپنے اندر,ان کا کیا قصور ہے...؟اٹھ میرا بچہ"وہ اس کے سرہانے بیٹھتے ہوئے بولی تھیں لیکن ان کا ہر ترلہ منت بیکار ہی گیا,بڑی ہی مشکلوں سے اس نے صرف ایک دودھ کا گلاس حلق میں اتارا تھا

"اویس...باہر آ"انہیں شرمین پر بے حد غصہ آ رہا تھا,اویس تھوڑی دیر بعد باہر نکل آیا

"اویس اپنی اس چڑیل کو اپنی زبان میں سمجھا لے کہ ان دونوں میاں بیوی میں

پھوٹ ڈالنا بند کرے, چوبیس گھنٹے یہ عورت زبیر کے کان بھرتی رہتی ہے, کل صرف اس کی جھوٹ فضول باتوں میں آکر زبیر نے اسے تھپڑ مارا ہے اور وہ کل رات سے بھوکی اندر کمرے میں پڑی ہے... اسے کچھ ہو گیا تو کیا ہو گا؟" رخسانہ اس پر برس پڑیں

"امی... میں کیا کروں؟" وہ خود عاجز آیا پڑا تھا

"کمرہ مٹی کا ڈھیر بنا پڑا ہے... کل بھی ناعمہ سے کہہ کر شرٹ دھلوائی تو فیکٹری گیا ہوں, سارا دن فارغ رہ رہ کر تھکتی بھی نہیں ہے وہ..." وہ بولا

"اویس... ایسے نہیں چلے گا پتر, اسے اپنے سر سے اتار کر اس کی جگہ پر رکھ... پھر درست ہو گی" رخسانہ نے کہا تھا

شام کے چار بج رہے تھے جب زبیر واپس آگیا, رخسانہ اور یاسمین باہر ہی بیٹھی تھیں, وہ اندر جانے لگا تو رخسانہ نے آواز دے لی

"مجھے بس یہ بتا دے کہ تجھے اس دفعہ بھی بچہ چاہئے کہ نہیں...؟" وہ تڑخ کر

بولیں

"اب کیا ہوا ہے؟" وہ بولا

"اگر تجھے اس لڑکی سے کوئی سروکار ہی نہیں ہے زبیر تو پھر اسے اسقدر مصیبت میں کیوں ڈالا ہوا ہے...؟ تو ذرا جا کر حالت دیکھ اس کی...اگر وہ مر گئی تو اس کی ماں اور بھائی کو جواب دے لے گا تو؟" رخسانہ بھڑک گئی تھیں

"کیا ہوا رملہ کو؟" وہ یکدم ہی تڑپا تھا

"کل رات سے بھوکی ہے وہ... چکر کھا کر گر گئی ہے آج...بی پی سو سے بھی نیچے گیا ہوا ہے, مجال ہے جو اس لڑکی نے ایک نوالہ بھی منہ میں ڈالا ہو تو...بے غیرت منڈیا اسے تھپڑ کیوں مارا تو نے؟" رخسانہ کھڑی ہو گئیں

"تو اس نوں چپیڑ ماری؟" رفیق صاحب ابھی ابھی آئے تھے, زبیر کا سر جھک گیا

"زبیر اگر ساری زندگی تو نے اس پر شک ہی کرنا ہے تو جان چھوڑ دے اس کی... ظاہر ہے یہ گھر حمزہ کا بھی اتنا ہی ہے جتنا تیرا...میں اور تیرا ابو کیسے اسے

یہاں سے نکال دیں...؟نہیں تو اپنی بیوی کو لیکر الگ ہو جا"رخسانہ نے کہا

"چپیڑ کیوں ماری اسے؟"رفیق صاحب کی سوئی تھپڑ میں ہی اٹک گئی تھی

"اس چھنال کی باتوں میں آکر بیوی پر شک کرتا ہے یہ...کانوں کا کچا آدمی...بے غیرت کسی تھاں دا"رخسانہ نے کہا,رفیق نے تاسف سے زبیر کی طرف دیکھا تھا

"جا جا کر روٹی کھلا اسے...جا جلدی"رخسانہ نے اسے کہتے ہوئے وہیں بیٹھ گئیں,

زبیر بیگ کندھے پر ڈالے اندر آ گیا,وہ گھپ اندھیرا کیے,کروٹ لئے بستر پر لیٹی تھی,زبیر نے بیگ اتار کر صوفے پر پھینکا اور دھیرے سے لائیٹ جلا کر اس کے پاس بیٹھ گیا,پھر اس کے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے نہائیت نرمی سے اپنی طرف موڑا,وہ رو رہی تھی,زبیر کا دل یکلخت یوں ہوا جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہو پسینے اور آنسوؤں سے بھیگا ہوا چہرہ,سرخ روئی روئی سی آنکھیں,بالوں کی ادھر ادھر بکھری ہوئی لٹیں جو گیلی ہو کر چہرے اور گردن پر جم گئی تھیں,"رملہ ایم سوری یار..."وہ بولا,رملہ نے دوبارہ کروٹ لے لی

"رملہ یار سوری... مجھے بس غصہ آگیا تھا" زبیر نے دوبارہ اسے اپنی طرف موڑا تھا, رملہ نے اپنا بازو اس کی گرفت سے چھڑوانا چاہا, زبیر نے اسے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر اٹھایا اور اپنی طرف کھینچا

"چھوڑ دیں مجھے..." وہ تڑپ گئی

"میری بات تو سنو..." زبیر نے اسے دوبارہ کھینچا تھا

"زبیر مجھ پر شک کرتے ہیں آپ..." وہ بلک بلک کر رو پڑی تھی, اس کا نڈھال سا وجود کسی کٹے شہتیر کی طرح زبیر کے سینے سے آلگا, اس نے نہایت محبت سے اسے اپنی آغوش میں بھرا تھا, دیوانہ وار اس کی بند آنکھوں کو چوما تھا

"یار ایم سوری... سو سوری" وہ اپنے ہاتھوں سے اس کا گیلا چہرہ صاف کرتے ہوئے بولا تھا, رملہ بس ہچکیاں لئے جا رہی تھی

"چلو اٹھو... کھانا کھاؤ, مجھے تو پتہ ہی نہیں کہ تم نے رات سے کچھ نہیں کھایا" زبیر نے کھانے کی ٹرے اس کے آگے رکھی اور اس کے لئے نوالہ بنایا

"لڑائی تو مجھ سے تھی نا... پھر کھانے سے کیا ناراضگی, حالت دیکھو اپنی, یہ بھی خود کشی کے مترادف ہوتا ہے" وہ اسے نوالے کھلاتا چلا گیا

"زبیر آپ نے مجھے شرمین کے سامنے تھپڑ مارا..." رملہ کی آنکھیں پھر ڈبڈبا گئیں, اصل دکھ تھپڑ کا انہیں تھا... بے عزتی کا تھا

اور ایسے ہی ہوتا ہے... کسی دوسرے کے سامنے شوہر کا کہا ایک غلط لفظ برداشت نہیں ہوتا تو یہ تو پھر پورے کا پورا تھپڑ تھا

"اس کے سامنے تو نہ مارتے..." وہ بھول نہیں پا رہی تھی

"رملہ جان... آئیندہ نہیں ماروں گا بس... اس بار معاف کر دو, ایم سوری" وہ کہتا چلا گیا تھا

اور یہ ہی تو شوہروں کی ٹرک ہوتی ہے... بے عزتی کریں گے... سب کے سامنے, گالی دیں گے... سب کے سامنے, تھپڑ ماریں گے... سب کے سامنے... لیکن معافی مانگیں گے... بند کمرے میں...

کیوں بھئی؟جب زیادتی سر عام کرتے ہو تو اس ک مداوہ سر عام کیوں نہیں کر سکتے ؟جب پورے گھر کے سامنے بیوی کو رسوا کر سکتے ہو تو پورے گھر کے سامنے اس سر خرو کیوں نہیں کر سکتے...؟

اور بیویاں... شوہر کی محبت میں ماری عقل سے پیدل بیویاں... وہ کہتی بھی نہیں ہیں کہ معافی مانگنی ہے تو سب کے سامنے مانگو... وہ بس شوہر کی آنکھ میں ندامت کا آنسو دیکھ کر ہی پگھل جاتی ہیں,ادھر شوہر نے نادم ہو کر ایک میٹھا بول بولا اور ادھر سب کچھ بھول کر اسے معاف کر دیا...

بس ایسے ہی تو شہہ ملتی ہے...ایسے ہی تو دل میں یہ گمان پروان چڑھنے لگتا ہے کہ میں جو بھی کروں... مجھے آخر میں معافی مل ہی جائے گی... لیکن... جس کی اخیر ہو گئی وہ بھی تو انسان ہی ہے نا... یہ ہمیشہ بھلا دیا جاتا ہے

المیہ ہے... شوہر معافی مانگے تو بیوی اپنا فرض سمجھ کر اسے معاف کرے... لیکن اگر وہی معافی ایک بیوی مانگے... خدا کی قسم شوہر بیویوں کی غلطیوں کو معاف نہیں

کر پاتے

.....

اس دن اویس کی چھٹی تھی, وہ ذرا دیر سے سو کر اٹھا

"شرمین مجھے ناشتہ بنا دو" گیارہ بجے کا وقت تھا جب وہ نہا کر باہر نکلا, شرمین میڈم کے کان پر جوں تک نہ رینگی, وہ اپنے موبائل میں مصروف تھی

"شرمین... ناشتہ..." اویس نے اس سے موبائل چھینتے ہوئے کہا

"یہ کیا بدتمیزی ہے اویس... جائیں اپنی اماں سے کہیں کہ آپ کو ناشتہ بنا دے" وہ بولی

www.novelsclubb.com

"تم کس مرض کی دوا ہو پہلے یہ بتاؤ؟" وہ بولا

"میں کسی بھی مرض کی دوا نہیں ہوں... بس" وہ اس سے موبائل واپس چھینتے ہوئے بولی

"تو پھر نکلو میرے کمرے سے... جب تم کسی کام کی ہی نہیں ہو تو یہاں کیا کر رہی

ہو "اویس کو غصہ آ گیا, اس نے بازو سے پکڑ کر شرمین کو باہر کی طرف دھکیلا تھا

"اویس... چھوڑیں مجھے, خبردار جو آج کے بعد مجھے اس کمرے سے نکلنے کا کہا تو؟"

وہ بھڑک گئی

"چلو پھر... ناشتہ بنا کر لاؤ" اویس نے کہا

"میں نوکرانی نہیں ہوں آپ کی, صبح اٹھ کر کر لیتے, مجھ سے نہیں بنتی اب روٹی؟"

اس نے صاف جواب دیا تھا, اویس نے اسے بازو سے پکڑا اور کھینچتے ہوئے کچن میں

لے آیا

"اٹھاؤ آٹا... میں بھی تو دیکھوں تمہیں روٹی پکاتے ہوئے کونسی موت پڑے گی"

اویس چیخا تھا

"نہیں پکاتی... کیا کر لیں گے آپ؟" وہ اس کے برابر کا چیخی تھی, رخسانہ اور

یاسمین بھاگتی ہوئی کمرے سے نکلی تھیں

"کیا ہوا؟"

"دوبارہ آواز نہ نکلے تمہارے حلق سے ورنہ زبان کھینچ دینی ہے میں نے" اویس نے اسے قہر بار نظروں سے دیکھا تھا

"چل بس کر... جا اندر" رخسانہ نے اسے اندر کو دھکیلا

"امی کسی نے نہیں بنانی روٹی... یہ ہی بنائے گی" اویس نے کہا, اور وہ ڈھیٹ عورت پورا ایک گھنٹہ کچن میں کھڑی رہی لیکن اس نے آٹے کو ہاتھ تک نہ لگایا

"میرا موبائل دیں... میں نے حاتم بھائی کو کال کرنی ہے" ایک گھنٹے بعد وہ اویس کے سر پر جا کر چیخی تھی

"کس خوشی میں..."

"میں نے نہیں رہنا یہاں" وہ بولی

"کیوں... مجھے روٹی پکا کر دینی پڑ گئی تو یہاں نہیں رہنا... پہلے بھی یہ ہی ہوا تھا نا تمہارے ساتھ...؟ جب تک شوہر نے ناز نخرے اٹھائے تھے تب تک تو اس کے ساتھ رہی تھیں اور جب ہنی مون پیریڈ ختم ہو گیا تو سارا کھیل ہی ختم کر دیا...."

www.novelsclubb.com

اویس کے کہتے ہی اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی

"خبردار... جواب ایک بھی لفظ اپنی زبان سے میرے ماضی کے بارے میں نکالا تو ؟"وہ اویس پر چڑھ دوڑی

"اچھا... اپنی دفعہ اسقدر دکھ ہوتا ہے تمہیں اور تم جو ہر دوسرے دن رملہ کے ماضی پر انگلی اٹھا کر کھڑی ہو جاتی ہو تب شرم نہیں آتی تمہیں, زرینہ کی کردار کشی کرتے ہوئے حیا نہیں آتی تمہیں... نہ ہی تمہیں موبائل ملے گا اور نہ ہی تم اس گھر سے کہیں باہر قدم نکالو گی... یہیں رہو گی... میرے ساتھ اسی کمرے میں"

اویس اس کا موبائل جیب میں ڈال کر باہر نکل گیا

اس نے پیچھے سے وہ غدر مچایا کہ توبہ... رونے پیٹنے...

"حمزہ.... حمزہ مجھے میرے گھر چھوڑ کر آؤ" وہ مسلسل اس کے کمرے کا دروازہ بجا رہی تھی, وہ کانوں میں ہینڈ فری ڈال کر بہرہ بن گیا

"شمس بھائی... مجھے میرے میکے چھوڑ آئیں پلیز..." دوسرا شکار... اس نے آگے

سے ہاتھ جوڑ دیے

"ٹھیک ہے... میں خود ہی چلی جاؤں گی" بیگ باندھا اور چادر لیکر باہر نکل آئی,

رخسانہ اور یاسمین نے ہزاروں منتیں کر کے اسے روکا تھا

اویس رات کو آٹھ بجے آیا, وہ ہنوز کمرے میں بند بیٹھی تھی

"مجھے چھوڑ آئیں؟" اسے دیکھتے ہی اٹھ کھڑی ہوئی

"کہاں؟" وہ بولا

"میرے میکے" وہ بولی

"ذرا یاد کرو تمہارے بھائی نے تمہاری رخصتی کے وقت صاف کہہ دیا تھا کہ وہیں مر کر دفن ہو جانا لیکن یہاں واپس نہ آنا... یاد ہے؟" اویس پر اس کے آنسوؤں کا قطعا کوئی اثر نہیں تھا, ظاہر ہے اسے ڈیڑھ سال ہو گیا تھا یہ سارا تماشہ دیکھتے... وہ بھی عادی ہو چکا تھا

"اویس... میں نے خودکشی کر لینی ہے" وہ حلق پھاڑ کر چیخی تھی, اویس نے یکدم

اس کی گردن دبوچ لی,ایک ہاتھ سے زور سے دروازہ بند کیااور اسے کھینچ کر بستر پر پھینکا

"تم کیوں مرو گی حرام موت...میں خود ہی تمہیں ٹھکانے لگا دیتا ہوں آج رات"

اویس نے انتہائی غصے سے اس کا دوپٹہ کھینچ کر دور پھینکا تھا

"اویس چھوڑ دو مجھے..."وہ چیخی,اویس نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا

"دراصل میں نے تمہیں واقعی اپنے سر پر بٹھا لیا ہے...آج اپنی وہ غلطی پورہ طرح سدھار لوں گا میں,خبردار جو آج کے بعد یہاں سے کہیں جانے کا نام بھی لیا تو..."

اویس نے دن بھر کا سارا غصہ اس پر نکال دیا تھا

.....

وہ چھت پر تھا جب ناعمہ اس کے لئے دودھ کا گلاس لیکر آئی,وہ سرہانے پر سر رکھے الٹا لیٹا کسی گہری سوچ میں گم تھا

"دودھ..."ناعمہ کی آواز سن کر چونک گیا

"طبیعت ٹھیک ہے تیری؟" ناعمہ نے پوچھا, اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے گلاس پکڑ لیا

"حمزہ... ایک بات پوچھوں تیرے سے؟" وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی

"ہنہ..." وہ دودھ پیتے ہوئے بولا تھا

"چار مہینے ہو گئے ہیں تیری منگنی کو... اس دوران تو نے کتنی دفعہ ندا سے بات کی ہے؟" ناعمہ نے پوچھا

"کیوں... کیا ہوا ہے؟" وہ خالی گلاس اس کی طرف بڑھتے ہوئے بولا

"تجھے تو جیسے پتہ ہی نہیں کہ کیا ہوا ہے؟" ناعمہ نے کہا

"حمزہ وہ ایک پڑھی لکھی لڑکی ہے... آج کے دور کی... اب ساری لڑکیاں رملہ جیسی نہیں ہوتیں جنہیں شادی سے پہلے منگیتر سے بات کرنے پر اعتراض ہو, وہ کہتی ہے کہ ان چار مہینوں میں حمزہ نے ایک بار بھی مجھے خود سے کال نہیں کی, کبھی ایک میسیج تک نہیں کیا... میں کال کروں تو کوئی دس میں سے ایک دفعہ اٹھاتا ہے,

بات یوں کرتا ہے جیسے پتہ نہیں کتنا مصروف ہے, میسیج کرو تو بس ہم ہم کرتا رہتا ہے... وہ مجھ سے پوچھ رہی تھی کہ حمزہ ایسے کیوں کرتا ہے؟اس کے ساتھ کوئی زور زبردستی تو نہیں کر رہے آپ لوگ؟"ناعمہ کہتی چلی گئی, حمزہ نے ایک لمبا سانس بھرا تھا

"حمزہ..." وہ کچھ دیر بعد بولی

"میں نے بھی تو صبر کیا ہے نا... اپنی آنکھوں کے سامنے زبیر کو اس کا ہوتے دیکھا ہے اور دل سے مان لیا ہے کہ اب وہ ہمیشہ اسی کا رہے گا... پھر تو بھی کیوں نہیں مان لیتا کہ وہ کبھی تیری نہیں ہو سکتی؟"ناعمہ نے کہا

"چلو مان لیا کہ میں ایک لڑکی ہوں, آج نہیں تو کل اس گھر سے رخصت ہو ہی جاؤں گی, کل کلاں کو ایک شوہر ہو گا, بچے ہوں گے, ان میں مصروف ہو کر میں شاید زبیر کو پوری طرح بھول جاؤں... لیکن تو بھی تو ایک لڑکا ہے نا حمزہ... تو نے بیشک اس گھر کو نہیں چھوڑنا لیکن ندا کو بیاہ کر تو تیرے سنگ ہی یہاں آنا ہے نا... وہ

آگئی تو کیا کرے گا؟"ناعمہ کہتی چلی گئی

"ناعمہ یار میں کیا کروں؟میرا بالکل دل نہیں کرتا اس سے بات کرنے کو,اس کی کال آجائے تو مجھے ریسیو کرنا عذاب لگتا ہے,اس کے میسیج کا ریپلائی میں نہ جانے کتنی دیر سوچ سوچ کر کرتا ہوں,خدا کی قسم اس کے لئے میرے دل میں کوئی جذبہ نہیں ہے...فی الحال تو نہیں...اسے سوچ کر میرے اندر خوشی کی کوئی رمق پیدا نہیں ہوتی"حمزہ کہتا چلا گیا

"پھر منع کر دے اسے"ناعمہ نے کہا,حمزہ چپ رہ گیا

"اسے کیوں ذلیل کر رہا ہے حمزہ...چار مہینے ہو گئے ہیں تم دونوں کی منگنی کو...وہ اگر دل لگا بیٹھی تو...؟ایویں فضول میں اس کی زندگی برباد نہ کر,کوئی کمی تو نہیں ہے اس میں...وقت پر اسے چھوڑ دے تاکہ وہ بھی کسی ایسے کی ہو سکے جو اسے ڈیزرو کرتا ہو"ناعمہ نے کہا,حمزہ نے اپنا سر ہاتھوں میں گرا لیا,تبھی اس کا موبائل بج اٹھا

ندا کی کال تھی

نائمہ ایک نظر اسے دیکھتے ہوئے نیچے چلی گئی, کافی دیر وہ موبائل سکرین کو دیکھتا رہا... پھر دھیرے سے کال ڈس کنیکٹ کر دی

.....

صبح اٹھتے ہی اس نے نسرین کو کال کھڑکا دی تھی... رونے پیٹنے اور بس ایک ہی رٹ... مجھے آ کر لے جائیں

وہ بیچاری یکدم پریشان ہو گئی

"پلیز نسرین باجی... مجھے لے جائیں, میں مر جاؤں گی یہاں... اویس مار دے گا مجھے" وہ مسلسل اسے کال پر کال کر رہی تھی, نسرین بیچاری بھاگی بھاگی علینہ کے پاس آئی, اس کی بیٹی چار مہینے کی ہو گئی تھی

"علینہ... اویس کو کال تو کر ذرا, پوچھ اس سے کہ کیا ہوا ہے؟" وہ حد درجہ پریشان تھی, علینہ کو شرمین کا راگ سنوا کر اس نے اویس کو کال کروائی

"اویس بھائی... کہاں ہیں آپ؟"علینہ نے پوچھا

"فیکٹری..."وہ بولا

"شرمین کی کال آئی ہے نسرین باجی کو... کہہ رہی ہے مجھے لے جائیں... کوئی مسئلہ بنا ہے کیا؟"علینہ نے کہا

"علینہ بیٹے کوئی مسئلہ نہیں ہے... بس چھوٹا موٹا جھگڑا ہے, نسرین باجی سے کہو پریشان نہ ہوں"وہ بولا, علینہ نے کندھے اچکا دیئے لیکن دوپہر تک شرمین نے کال کر کر کہ نسرین کی ناک میں دم کر دیا

"اگر آپ نے نہیں آنا تو میں طاہر بھائی کو کال کر دیتی ہوں"وہ روئے جا رہی تھی, نسرین نے پھر اویس کو کال کی

"اویس آخر ہوا کیا ہے؟"وہ بولیں

"باجی کچھ نہیں ہوا, کہتی اے سی لگوا کر دو... میں نے کہہ دیا کہ ابھی افورڈ نہیں کر سکتا بس..."اویس نے کہا

"اویس... تو ایسا کر اسے دو, تین دنوں کے لئے یہاں چھوڑ جا, ذرا ماحول تبدیل ہو جائے گا اس کا... حاتم کو اس کی یہ ضد پتہ چل گئی تو لینے کے دینے پڑ جائیں گے" نسرین نے کہا

"میں اسے ایک بار یہاں چھوڑ گیا تو وہ واپس نہیں جائے گی... آپ کو بھی پتہ ہی ہے کہ وہ کتنی ضدی ہے" اویس نے کہا

"میں سمجھا لوں گی اسے... تو اسے چھوڑ جا میرا بھائی" نسرین بس کسی بھی طریقے سے حاتم کو بیچ میں نہیں آنے دینا چاہ رہی تھی

"اچھا میں گھر جا کر دیکھتا ہوں" وہ بولا اور جب دو بجے گھر واپس پہنچا تو شرمین کے تماشے عروج پر تھے, سارا سامان بیگوں میں ڈالے وہ بس جانے پر تلی ہوئی تھی

"کیا آفت آگئی ہے تمہیں؟" اویس کو غصہ آگیا

"مجھے نہیں رہنا مزید تمہارے ساتھ؟" وہ آپ جناب بھی بھول چکی تھی

"پھر شادی کیوں کی تھی مجھ سے؟" اویس اس کے قریب ہوا

"مجھے انگلی بھی لگائی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا" وہ تڑخی, اویس نے دھیرے سے مسکراتے ہوئے اس کے لال بھبھو کا چہرے کو دیکھا پھر دو قدم اور اس کی طرف بڑھا اور اسے بازو سے کھینچ کر سینے سے لگا لیا

"شرمین... آئی لو یو یار" وہ اس کے گالوں کو اپنے لبوں سے چھوتے ہوئے بولا تھا

"چھوڑ دو مجھے..." وہ یکدم تڑپی تھی

"اچھا سوری... سوری" وہ حتی الامکان اسے ٹھنڈا کرنے کی کوششوں میں تھا

"اویس... مجھ سے دور ہو جاؤ بس, تم نے رات جو وحشیوں والا سلوک کیا ہے نا میرے ساتھ, اس کے بعد قطعی سوری کی کوئی گنجائش نہیں ہے" وہ بپھر گئی تھی

"خدا کا خوف کرو... میں نے کیا وحشی پن دکھا دیا تمہیں؟" اویس نے اسے گھر کا

"مجھے ایک منٹ بھی مزید تمہارے ساتھ نہیں رہنا... بس" وہ بولی, اویس نے ایک لمبا سانس بھرا تھا

"چلو, تمہیں چھوڑ کر آؤں, لیکن یہ اسقدر بیگ ساتھ نہیں جائیں گے صرف دو,

تین جوڑے بس..." وہ اس کے سارے بیگ کھولتے ہوئے بولا

"اویس میں نے ہمیشہ کے لئے جانا ہے" وہ چیخی

"شرمین... صرف دو جوڑے بس, جانا ہے تو بتاؤ نہیں تو بیٹھی رہو" وہ بولا, شرمین نے قہر بار نظروں سے اسے گھورا تھا

تڑاخ پڑاخ کرتی وہ اویس کے پیچھے موٹر سائیکل پر بیٹھی تھی, گھر پہنچتے ہی وہ نسرین کے گلے لگ کر جو روئی الامان الحفیظ... اویس سے ہنسی روکنا دوبھر ہو رہا تھا

"میں دو, تین دن بعد آ کر واپس لے جاؤں گا اسے... تب تک سنبھال کر رکھیے گا" وہ مسکراتے ہوئے بولا تھا

.....

وہ لیب میں تھا جب اس کا موبائل بجا, کسی انجان نمبر سے کال تھی, اسے دو, تین مریضوں کا ایکس رے کرنا تھا, مریض کو لیٹنے کا اشارہ کرتے ہوئے اس نے سیل کان سے لگا لیا

www.novelsclubb.com

"ہیلو..." وہ بولا

"شکر ہے... حمزہ شفیق نے بھی کال اٹھائی" ندا کی آواز تھی, وہ چونک سا گیا

"مجھے پتہ تھا کہ میرا نمبر تو اٹھائیں گے نہیں آپ... اسلئے تھوڑا دھوکہ کرنا پڑا" وہ بولی

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے... میں بس ذرا مصروف تھا" حمزہ نے کہا

"کہاں ہیں آپ؟" ندا نے پوچھا

"ہسپتال..." وہ بولا

"حمزہ میں آپ سے ملنا چاہ رہی تھی" وہ بولی

"کہاں؟" اس نے پوچھا

"جہاں آپ کہیں..." ندا نے کہا

"آپ کہاں ہیں اس وقت؟" حمزہ نے پلیٹس اٹھاتے ہوئے پوچھا تھا

"آپ کے پیچھے..." وہ بولی تو حمزہ یکدم کرنٹ کھا کر پلٹا, اس نے دھیرے سے

www.novelsclubb.com

سیل کان سے ہٹایا تھا

"جسٹ ون منٹ..." پلیٹس اندر رکھ لو وہ باہر نکل آیا

"آئیں..." وہ اسے لئے ہسپتال کی کینٹین تک آ گیا

ندا نے گرین کلر کے لان کے سوٹ کے ساتھ لان کا ہی دوپٹہ لیا ہوا تھا, آنکھوں پر گلاسز تھے اور چہرے پر ماسک لگایا ہوا تھا, حمزہ نے جوس منگوا لیا

"خیریت تو ہے نا؟" حمزہ نے پوچھا تھا

"اگر خیریت ہوتی... تو میں اس طرح یہاں آپ کے سامنے نہیں بیٹھی ہوتی" ندا نے کہا, حمزہ بول نہ سکا

www.novelsclubb.com

"حمزہ... میں ہمیشہ اپنی زندگی میں نمبر ون رہی ہوں, اکیڈمکس میں... سپورٹس میں... مقابلوں میں... پروفیشنل لائف میں... جاب میں... میں نے کبھی زندگی میں سیکینڈ کا لفظ نہیں سنا..." وہ ذرا سا رکی

"اور میں اپنی آنے والی زندگی میں بھی کسی کی سیکینڈ چوائس نہیں بننا چاہتی حمزہ...

"وہ دھیرے سے بولی تھی

"میں یہاں اپنی امی اور بھائی سے پوچھ کر آئی ہوں... کیونکہ زندگی انہوں نے نہیں گزارنی... میں نے گزارنی ہے... اور میں نے سیکینڈ گریڈ کی زندگی نہیں گزارنی" وہ بولی تھی

"مجھ سے کیا چاہتی ہیں آپ؟" اس نے پوچھا

"یہ ہی کہ اگر آپ کہیں اور انٹرسٹڈ ہیں تو اپنی اور میری دونوں کی مشکل آسان کر دیں... کیونکہ ابھی شروعات ہے... محبت ہو گئی تو بہت مشکل ہو جائے گی" ندا نے کہا تھا, حمزہ نے ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے اسے دیکھا, پھر دھیرے سے انگلی میں پڑی انگوٹھی اتار کر اس کے سامنے میز پر رکھ دی, ندا کے دل پر ہاتھ پڑا تھا

"سوری..." وہ بس اتنا ہی کہہ سکا, ندا دھیرے سے مسکرا دی

"آپ کی امانت آپ کے گھر والوں کو ہی واپس ہو گی..." اس نے دھیرے سے کہتے ہوئے میز پر سے انگوٹھی اٹھالی اور کھڑی ہو گئی

آنکھوں کے گوشے نم ہو رہے تھے...

"خدا حافظ..." وہ کہتے ہوئے مڑی... کام تو شروعات میں ہی بگڑ گیا تھا...

دل اس ہینڈسم سے لیب ٹیکنیشن پر مچل گیا تھا

.....

حمزہ شام پانچ بجے گھر آیا تھا... اور گھر آتے ہی یاسمین اس پر چڑھ دوڑی تھیں

ندا کے والد نے شفیق کو کال کر کے بتا دیا تھا کہ تمہارے سپوت نے انگوٹھی واپس کر دی ہے... اب آؤ اور آ کر اپنی انگوٹھی بھی واپس لے جاؤ

وہ رات کی بس سے واپس آ رہا تھا

"حمزہ بے غیرت.... یہ کونسا نیا تماشہ ہے؟" یاسمین کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے دھنک کر رکھ دیتیں, زبیر بھی آ گیا تھا, رملہ اسے کھانا دے رہی تھی, یاسمین کی آوازیں اندر کمرے تک آ رہی تھیں

"امی... میرا نہیں دل مانتا اس منگنی پر" وہ بولا

"ویسے اللہ ہی معاف کرے اس گھر کے لڑکوں سے...پہلے منگنیاں کرا لیتے ہیں, پھر ان کے دل پھر جاتے ہیں...پہلے اویس نے یہ تماشہ کیا...اب یہ خبیث وہی تماشہ کر رہا ہے,اے یاسمین...اس سے اچھی طرح پوچھ لے کہ یہ کیا چاہتا ہے... کل کلاں کو اس نے بھی اویس کی طرح عین نکاح کے وقت انکار کر دیا تو اس ندا بیچاری نے لئے تو اور لڑکا بھی نہیں ہے ہمارے پاس..." رخسانہ ایک دم پھٹ پڑیں

"حمزہ تو نے بندے کا پتر نہیں بننا...؟" یاسمین نے اسے گھر کا

"امی...میں ایویں کسی لڑکی کی زندگی برباد نہیں کر سکتا" وہ بولا

"اپنے باپ کو کیا جواب دے گا؟" یاسمین دھاڑیں

"یہ ہی جو آپ کو دیا ہے...گولی مارنی ہے تو مار دیں" وہ کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا تھا

.....

اویس اسے واپس لینے آیا تھا...فیکٹری سے سیدھا ادھر ہی آ گیا, حاتم بھی گھر ہی تھا

"چلو...گھر چلیں" وہ بولا, شرمین ہنوز بستر پر بیٹھی نیل پالش لگاتی رہی

"شرمین...اویس نے کچھ کہا ہے" حاتم نے کہا

"میں نے ابھی اور رکنا ہے" وہ بولی

"نہیں...میں نے تمہیں دو دن کا کہا تھا, چلو واپس" وہ بولا, شرمین ایک دم اٹھ کر باہر نکل گئی

"کوئی مسئلہ بنا ہے؟" حاتم نے پوچھا, اویس اب اسے کیا کہتا...کیا کہتا کہ تیری بہن ہے تجھے کیا پتہ نہیں کہ مسئلہ ہی بنا ہو گا...بس کہہ نہ سکا

"نہیں...بس ایسے ہی" وہ بولا, نسرین اور علینہ نے کھانا لگ دیا, آس نے ساتھ بیٹھ کر کھانا بھی نہ کھایا, مسلسل نسرین کے کان میں گھسی رہی

"شرمین..." آخر حاتم نے ہی اسے آواز دی تھی

"کیا مسئلہ ہے؟" وہ بولا, شرمین نے فوراً اویس کی طرف دیکھا

"مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے" اویس نے کہا

"حاتم سارے گھر کا کام میرے اوپر ڈال رکھا ہے, صبح و شام ہزاروں کی تعداد میں روٹیاں... کپڑے بھی خود دھونے پڑتے ہیں, کام والی بھی نہیں رکھ کر دیتا... اتنی گرمی ہے اوپر سے, ایک اے سی کہہ دیا تو منع کر دیا, کپڑے وہ نہیں ہیں میرے پاس... فقیروں کی حالت پھرتی ہوں میں..." اس کی آخری بات پر اویس کو ہنسی آ گئی

"کوئی خدا کا خوف کرو, پانچ ہزار کا جوڑا پہن کر بیٹھی ہو... فقیر کہاں سے ہو تم؟"

وہ بولا

"نسرین باجی... شرمین کا بیگ لیکر آئیں" حاتم نے کہا

"حاتم میں نے نہیں..." حاتم نے رکھ کر اسے گھورا

"ایک منٹ سے پہلے مجھے باہر نظر آؤ تم...." وہ بولا اور باہر نکل گیا

ناچار وہ اپنا بیگ لیکر باہر آئی تھی, سارے راستے وہ اویس کو ایسی ایسی دھمکیوں سے نوازتی آئی کہ حد نہیں... گھر پہنچے تو صحن میں ایک کہرام مچا ہوا تھا

شفیق, یاسمین اور رخسانہ ندا کی طرف سے ہو کر آئے تھے... ندا کے ابو نے انگوٹھی واپس کر دی تھی, شفیق کا مارے غصے کے کوئی حال نہیں تھا

"ابو... میری زندگی... میری مرضی, جب میرا دل مانے گا تو شادی کروالوں گا, ورنہ نہیں..." وہ صحن کے وسط میں کھڑا تھا

"چک پھر بیگ اٹھا... چل میرے ساتھ" شفیق نے کہا

"میں کہیں نہیں جا رہا... یہ میرا گھر ہے اور میں یہاں ہی رہوں گا" وہ بولا

"حمزہ... یہ ہٹ دھرمی ہے" شفیق نے کہا

"وہی سہی..." وہ کہہ کر اوپر چلا گیا

"حمزہ نے منگنی توڑ دی؟" شرمین یہ خبر سن کر اپنے دکھ بھول گئی تھی

"واہ... اب آئے گا مزہ...." وہ دھیرے سے مسکرائی تھی

.....

"دیکھا... حمزہ نے منگنی توڑ ہی دی نا" زبیر دفتر جانے کے لیے نکلا تھا, شرمین اسے

اکیلا دیکھ کر کسی بہانے سے اس کے پیچھے نکل آئی, وہ تو ویسے ہی کل سے آتش فشاں بنا ہوا تھا, جب سے حمزہ نے منگنی توڑنے کا اعلان کیا تھا...اس کے دل میں ایویں شک کا کیڑا کلبلانے لگا تھا, پوری رات وہ سو نہیں سکا, اب بھی شرمین کی بات سنتے ہی رہ سلگ گیا

"تو میں کیا کروں؟" وہ بولا

"زبیر تم میری بات پر کان نہیں دھرتے ہو نا...پچھتاؤ گے ایک دن...دیکھ لینا, یہ جو ماضی کی محبتیں ہوتی ہیں نا یہ اتنی جلدی نہیں بھلائی جاتیں" وہ بولی

"شرمین بس..." زبیر نے کیا

"میں کہتی تھی نا کہ حمزہ کی منگنی صرف ایک ڈرامہ ہے...صرف گھر والوں کو مطمئین کرنے کے لئے اس نے یہ منگنی والا ڈھونگ رچایا تھا کہ کسی طرح اس کی گھر بدری ختم ہو جائے, وہ بس ہر لمحہ رملہ کی آنکھوں کے سامنے رہنا چاہتا ہے, اسے ہر پل اپنے قریب رکھنا چاہتا ہے...تم دیکھ لینا, وہ کبھی بھی کسی اور سے شادی نہیں

www.novelsclubb.com

کرے گا,ابھی بھی وہ رملہ کی امید لگائے بیٹھا ہے"شرمین اس کے کان بھرتی جا رہی تھی,زبیر نے موٹر سائیکل سٹارٹ کر دی

"تم دیکھ لینا... تمہاری ناک کے نیچے محبت کا گھناؤنا کھیل کھیل رہے ہیں یہ دونوں اور تمہیں آنکھوں کا اندھا سمجھا ہوا ہے"وہ اس کے جاتے جاتے بھی باز نہیں آئی تھی,دن میں آتے جاتے رملہ سے ٹاکرا ہو گیا تو اس کے پیچھے پڑ گئی

"تو حمزہ نے منگنی توڑ ہی دی... تمہاری خاطر"شرمین نے کہا

"میری خاطر کچھ نہیں کیا اس نے"وہ بولی

"ارے سب کچھ تمہاری خاطر ہی تو کرتا ہے,تمہاری خاطر زبیر سے لڑتا ہے, تمہاری خاطر محبت کے دعوے کرتا ہے,تمہاری خاطر بیچارہ شہر بدر ہو گیا,اور تو اور... تمہاری خاطر ہی تو اس نے منگنی بھی کروائی اور پھر توڑ بھی دی"شرمین کی ٹرین راستہ پکڑ چکی تھی

"شٹ اپ..."رملہ کو غصہ آ گیا

"ہاں ہاں... مجھے شٹ اپ کر والو, ایک نہ ایک دن اصلیت کھل ہی جائے گی تمہاری" وہ بولی تھی, رملہ نے کوئی جواب نہ دیا, سارا دن وہ اپنے کمرے میں لیٹی یہ ہی تخریب کاریاں سوچتی رہی

شام کا وقت تھا جب حمزہ ہسپتال سے واپس آیا

"ناعمہ.... ناعمہ" وہ ناعمہ کو آوازیں دیتا ہوا اندر کچن میں چلا آیا, وہاں ناعمہ بھی تھی اور رملہ بھی.. ناعمہ دودھ ٹھنڈ کر رہی تھی اور رملہ اپنے لیے سالن نکال رہی تھی

"کیا ہو گیا؟" وہ بولی

"میرے ایک, دو افسر آئے ہیں میرے ساتھ, ڈرائینگ روم میں بٹھا کر آیا ہوں, پلیز یہ جلدی سے سٹابری شیک تو بنا دے" وہ شاپر شیلف پر رکھتے ہوئے بولا

"توبہ ہے حمزہ.... آئے دن تیرا کوئی نہ کوئی افسر چلا رہتا ہے ادھر..." وہ تپ گئی

"جلدی کر... جلدی" وہ اس کے ساتھ ہاتھ بٹانے لگا

"یہ میں بنا رہی ہوں... اوپر سے گلاس لیکر آ" ناعمہ نے کہا, وہ بھاگم بھاگ اوپر چلا گیا

"بھابھی آپ پی لیتی ہیں سٹابری شیک؟"ناعمہ نے پوچھا تھا

"نہیں...اچھا نہیں لگتا مجھے"وہ سالن کی کٹوری اوون میں رکھتے ہوئے بولی, تبھی وہ نیچے اتر آیا

"اوپر تو کوئی بھی ڈھنگ کا گلاس نہیں ہے,اتنے بسورے سے رنگ برنگے"وہ بولا

"جا پھر بازار سے جا کر لے آ"ناعمہ تپ گئی, حمزہ نے اسے کہنی مار کر اشارہ کیا تھا, اس نے نفی میں سر ہلا دیا, حمزہ نے پھر اسے کہنی ماری

"بھابھی...آپ کے وائن گلاس نکال لوں"وہ شیک جگ میں ڈالتے ہوئے بولی

"نکال لو..."وہ دھیرے سے بولی تھی

"چل نکال کر لا..."ناعمہ نے اسے گھرک کر کہا, وہ جھٹ پٹ گلاس نکال لایا

"انہیں دھو...میں برف نکال لاؤں"ناعمہ اسے آرڈر دے کر کچن سے نکل گئی, اوون نے بپ بجائی تھی, رملہ نے سالن باہر نکال لیا, صبح سے اس کی طبعیت مضمحل سی تھی, پسلیوں کے نیچے حد درجہ بوجھ تھا اور ہلکی ہلکی درد کی لہریں...

حمزہ نے گلاس دھو کر سلیب پر رکھے, پھر بڑی نفاست سے آدھی آدھی سٹابری کاٹ کر ان کے کناروں پر ٹکائیں, پھر ہاف ہاف ٹشو رول کر کے ان پر لگانے لگا, رملہ نے روٹی نکالتے ہوئے بس ایک نظر اس کی فنکاریاں دیکھی تھیں, دھیرے سے اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی, حمزہ نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا, عین اسی لمحے زبیر بیگ کندھے پر ڈالے کچن کے آگے سے گزرا, پیچھے ہی شرمین کچن میں آئی تھی, اس نے بس ان دونوں کو مسکراتے ہوئے دیکھا تھا

"ارے حمزہ... تم نے رملہ کو کیوں بلایا... میں نے کہا بھی تھا کہ میں بنا دیتی ہوں شیک..." شرمین نے موقع سے فائدہ اٹھایا تھا

"میں نے ناعمہ سے کہہ دیا تھا..." حمزہ نے زبیر کے چہرے کا رنگ بدلتے دیکھا تھا

"ناعمہ جلدی کر..." وہ بولا, رملہ ٹرے اٹھا کر کچن سے باہر نکل آئی, زبیر کمرے میں چلا گیا تھا

"کتنے دھڑلے سے جھوٹ بولتی ہیں آپ؟" حمزہ کو اس پر غصہ آگیا

www.novelsclubb.com

"لو... میں نے کیا جھوٹ بولا" وہ ہنس پڑی, حمزہ بس تاسف سے اسے دیکھ کر ٹرے اٹھا کر چلا گیا

"آپ کا بھی کھانا لے آؤں؟" رملہ نے اس کے پیچھے ہی کمرے میں آتے ہوئے پوچھا تھا, زبیر چپ رہا, شرٹ اتار کر واش روم میں گھس گیا, رملہ کھانا کھانے لگی

"سر جی کھانا...؟" وہ شاور لیکر باہر نکلا تو اس نے پھر پوچھا, زبیر نے قہر آلود نظروں سے اسے گھورا, وہ ٹھٹھک گئی

"کھانا نہیں کھا...." اس کے کہتے ہی زبیر نے اسے بالوں سے جکڑ لیا

"تم آخر چاہتی کیا ہو؟" وہ انتہائی سرد لہجے میں بولا تھا

"زبیر..." تکلیف کے مارے رملہ کی آنکھیں بھر آئیں

"بیوقوف سمجھا ہے تم نے مجھے... یا پھر احمق نظر آتا ہوں میں" وہ زور سے چیخا اور اسے دروازے کی طرف دھکا دیا, وہ دھڑام سے دروازے سے ٹکرائی اور گر گئی, دروازہ چوپٹ کھل گیا تھا

"زبیر کیا ہوا ہے؟" ایک ہاتھ سے دیوار کا سہارا لیکر وہ بمشکل کھڑی ہوئی تھی, اندر کوئی بھی نہیں تھا

"تمہارے کہنے پر منگنی توڑی ہے نا اس حرامزادے نے؟" زبیر نے دوبارہ اس کے بال جکڑ لئے, حمزہ ٹرے واپس رکھنے آیا تھا, کچن کے دروازے میں ہی ساکت ہو گیا

"زبیر ایسا کچھ نہیں..." زبیر نے اسے زور سے جھٹکا دیا, وہ لڑکھڑا گئی, زوردار طمانچہ اس کے منہ پر پڑا تھا

"زبیر..." اس کی چیخ سن کر رخسانہ اور ناعمہ بھاگی آئیں, اویس بھی پیچھے تھا

"کیوں مارا ہے اسے؟" رخسانہ نے پوچھا

"امی بس... ایک طرف ہو جا, مجھے آج اس مکار عورت سے پوچھ لینے دے کہ یہ چاہتی کیا ہے؟" زبیر اسے گھسیٹتے ہوئے دوبارہ اندر لیکر گیا تھا

"زبیر..." وہ مارے تکلیف کے چیخیں مار رہی تھی, زبیر نے اسے لگاتار دو تھپڑ مارے تھے, کچن کے دروازے میں کھڑے حمزہ کی بس ہو گئی

"اب تو نے اسے تھپڑ مارا تو ہاتھ توڑ دوں گا تیرا حرامزادے..." وہ اس کے سامنے آیا تھا

"کیا لگتا ہے تو اس کا...؟ بول سالے, کمینے.... کیا لگتا ہے تو اس کا؟" زبیر دھاڑا

"میں کچھ نہیں لگتا اس کا... تو کیا لگتا ہے اس کا؟ کہیں سے لگ رہا ہے کہ تو شوہر لگتا ہے اس کا" حمزہ زور سے بولا تھا

"دفع ہو جا میرے کمرے سے... میرا اور اس کا معاملہ ہے... چل دفع ہو باہر" زبیر نے اسے باہر کو دھکا دیا تھا, اوپر سے یاسمین بھی اتر آئیں, دو قدم پیچھے شرمین بھی کھڑی تھی, رملہ پسینے سے شرابور بیڈ کے پاس گری پڑی تھی

"دوبارہ اسے ہاتھ تو لگا کر دکھا کتے, حرامزادے.." حمزہ نے چیخ کر کہا

"حرافہ عورت... میری ناک کے نیچے گل کھلا رہے ہیں دونوں" زبیر نے ایک بار پھر اسے بالوں سے کھینچا, حمزہ وحشیوں کی طرح اس پر جھپٹا تھا, باقی سب گھر والے چھڑواتے ہی رہ گیے

"آستین کا سانپ ہے تو حرامزادے...تجھے شرم نہیں آتی اس سے چکر چلاتے ہوئے" زبیر دھاڑا

"اور تو خود کیا ہے سالے...تو کیسا مرد ہے جو اس دو ٹکے کی عورت کی بکواس سن کر اپنی بیوی پر شک کرتا ہے" حمزہ اس سے گتھم گتھا ہو گیا تھا

"زبیر...حمزہ...بس کرو" اویس بیچ میں آیا تھا, شرمین چپ چاپ اپنے کمرے میں بند ہو گئی, رملہ نے روتے ہوئے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھا تھا, درد کی لہریں اخیر ہو گئی تھیں, تبھی اس کی انتہائی تکلیف دہ چیخ نکلی, وہ ایک ہاتھ سے بیڈ کا کونا تھامے دہری ہو گئی تھی

www.novelsclubb.com

"رملہ...رملہ پتر..." رخسانہ اس کی طرف دوڑیں, وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی

"یاسر بھائی کو بلائیں...یاسر بھائی کو" وہ بمشکل دیوار کا سہارا لیکر کھڑی ہوئی اور باہر کی طرف بڑھی

"ایمبولینس کو کال کرو... جلدی" رخسانہ کی جان پر بن گئی تھی, حمزہ ایک جھٹکے سے زبیر کا گریبان چھوڑتے ہوئے باہر نکل گیا

"رملہ پتر... ہسپتال چلتے..." رملہ کو پھر درد اٹھا تھا, انتہائی دل خراش چیخیں مارتے ہوئے اس نے دیوار کو پکڑا تھا, پھر پیٹ پر ہاتھ رکھے دوہری ہو کر نیچے گر گئی

"زبیر اٹھا اسے..." رخسانہ نے اسے ایک طرف سے تھام لیا

"مجھے کوئی ہاتھ نہ لگائے... مجھے کوئی.... ہاتھ..." وہ آنکھیں بند کرتے ہوئے ہوش کھو بیٹھی تھی

"ایمبولینس بلاؤ... جلدی" رخسانہ اور یاسمین اسے باہر لیکر آئیں تھیں, حمزہ, ایمبولینس اور یاسر دونوں کو کال کر کے باہر نکل گیا تھا

.....

اس کا سیزیرین ہوا تھا... خدا نے جڑواں بچوں سے نوازا... ایک بیٹا اور ایک بیٹی, بروقت ہسپتال لے آنے کی وجہ سے زیادہ مسئلہ نہیں بنا تھا, یاسر اور شمیم بھی آ

گئے,زبیر اور اویس بھی ہسپتال ہی تھے,اسے صبح کے قریب ہوش آیا تھا

"رملہ..."ماں کی شفیق سی آواز سنتے ہی اس کا سارا ضبط کھو گیا,سسکیاں لیکر وہ شمیم کے گلے لگ گئی

"پتر بس کر...طبیعت خراب ہو جائے گی"رخسانہ نے کہا تھا

"یہ دیکھ...اللہ نے اگر ایک جان واپس لی تھی تو بدلے میں دو عطا کی ہیں"رخسانہ نے دونوں بچے اس کے آگے کر دیئے,وہ ایک بار پھر بلک بلک کر رو دی

"بہن کیا ہوا ہے؟"شمیم محسوس کر گئی تھیں,رخسانہ بس ایک لمبی سانس بھر کر رہ گئی,اویس صبح نو بجے دوبارہ ہسپتال آیا تھا اور ان کے لئے ناشتہ بھی لیکر آیا...رملہ کو ڈرپس ہی لگ رہی تھیں,زبیر ایک بار بھی اس سے نہیں بولا تھا,حمزہ کا کچھ پتہ نہیں تھا

دو دن بعد اسے چارج کر دیا گیا

"میں نے امی کے ساتھ جانا ہے..."اس کی یہ ہی رٹ تھی,رخسانہ خاموش ہو

گئیں تھیں

.....

رخسانہ اور رفیق کے کمرے میں سبھی جمع تھے... شرمین اور رخسانہ آمنے سامنے بیٹھی تھیں, حمزہ دائیں طرف دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا, دوسری طرف ناعمہ اور یاسمین بیٹھی تھیں... زبیر اور اویس دروازے سے ٹیک لگائے کھڑے تھے

"ہفتے کی رات جب حمزہ کے مہمان آئے تھے تو کچن میں کون کون تھا ناعمہ...؟"

رخسانہ نے پوچھا

"میں اور رملہ..." اس نے کہا

"شرمین بھی تھی؟" انہوں نے پھر پوچھا, ناعمہ نے نفی میں سر ہلا دیا

"حمزہ نے شیک بنانے کا کس کو بولا تھا؟" رخسانہ نے پھر پوچھا

"مجھے... میں نے شیک بنایا اور یہ گلاس نکال کر لایا... میں برف لینے گئی تو اوپر سے زبیر آ گیا..." ناعمہ نے بتایا

"اب تو بتا کہ تو نے کچن میں کیا دیکھا...؟"رخسانہ زبیر کی طرف مڑیں,وہ بس خونخوار نظروں سے حمزہ کو دیکھ کر رہ گیا

"میں نے کچھ پوچھا ہے تجھ سے بے غیرت انسان؟"وہ تڑخ کر بولیں

"یہ اور رملہ... مسکرا رہے تھے"وہ بولا

"تو... مسکرا رہے تھے تو...؟تو دن میں کتنی دفعہ اس چھنال کی باتوں پر مسکراتا ہے,اس کے ساتھ مذاق کرتا ہے,ہنستا ہے...نائمہ کے ساتھ بیٹھ کر مسکراتا ہے, قہقہے لگا کر باتیں کرتا ہے...اس نے کبھی ہاتھ اٹھایا تیرے پہ...؟"رخسانہ چنگھاڑ کر بولی تھیں

www.novelsclubb.com

"اس حرامزادے نے اسے کچن میں کیوں بلایا؟"زبیر بھڑکا

"میں نے نہیں بلایا...وہ پہلے سے کچن میں تھی"حمزہ نے کہا

"شرمین میرے پیچھے ہی کچن میں آئی تھی اور اس نے کہا کہ اس نے اس بے غیرت کو کہا تھا کہ میں بنا دیتی ہوں لیکن اس نے رملہ کو شیک بنانے کا کہا تھا"زبیر

نے کہا

"خدا کی قسم تائی امی میں نے نائمہ کو کہا تھا..."حمزہ قسم اٹھا گیا

"شرمین..."رخسانہ آاس کی طرف مڑیں

"تو نے کہا تھا حمزہ سے کہ میں بنا دیتی ہوں شیک؟"رخسانہ نے پوچھا

"جج..جی...وہ"شرمین گڑبڑا گئی,اویس دو قدم چل کر اس کی طرف آیا,وہ ایک دم کھڑی ہو گئی

"کیا کہا تھا تم نے حمزہ سے؟"وہ عین اس کے سامنے آ گیا

"اویس...میں نے...کچھ بھی..."اویس نے ایک دم اس کی گردن دبوچ لی

"کیا کہا تھا حمزہ سے؟"وہ بولا

"کچھ بھی نہیں...کچھ بھی نہیں کہا"وہ سہم گئی تھی

"رملہ کو کچن میں کس نے بلایا؟"اویس کی انگلیاں اس کی گردن میں گڑھتی جا رہی تھیں

"کک... کسی نے.... نہیں... وہ پہلے ہی کچن... میں" شرمین کے منہ سے گھٹا گھٹا سا نکلا, زبیر چونک سا گیا

"تو پھر یہ کیوں کہا کہ رملہ کو حمزہ نے بلایا تھا...؟" اویس کی آنکھوں میں خون اترا آیا

"اویس... میری گردن چھو... چھوڑیں... پلیز" وہ تڑپی

"اویس چھوڑ دے..." رخسانہ نے کہا لیکن اویس کی بھی شاید بس ہو گئی تھی

"جھوٹ کیوں بولا...؟" وہ زور سے دہاڑا تھا

"سوری... ویسے ہی... منہ... سے... نکل" شرمین کی آنکھیں ابل رہی تھیں, زبیر بھونچکا کھڑا رہ گیا

"اب ایک بات اور بتاؤ گی تم... بالکل سچ سچ؟" اویس نے کہا

"تمہیں کس نے کہا کہ رملہ کا شادی سے پہلے حمزہ سے کوئی چکر چل رہا تھا؟" اویس نے کھل کھلا کر پوچھا

"مم...میں....نے سنا تھا" وہ بولی

"کس سے...؟"

"اوپر...چھت پر...آنٹی یاسمین اور انکل شفیق آپس میں...بات کر رہے تھے...حمزہ کہہ رہا تھا کہ وہ رملہ سے...شادی...کرنا چاہتا تھا...لیکن زبیر نے اس سے...نکاح" اس کے کہتے ہی یاسمین کو یاد آ گیا

"یہ اس رات کی بات ہو گی جس رات شفیق نے اسے لاہور جانے کا کہا تھا, ہم دونوں نے صرف اسے اتنا سمجھایا تھا کہ محبت کو معتبر کرتے ہیں...اس کا تماشہ نہیں بناتے" یاسمین نے کہا, اویس نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑ دیا, وہ اپنی گردن پر ہاتھ رکھ کر لمبے لمبے سانس لینے لگی تھی

"شرمین تجھے ذرا شرم نہ آئی...تجھے کیا ملا ایک ہنستا بستا گھر اجاڑ کر...؟ تو نے ذرا نہیں سوچا کہ تو ایک دفعہ طلاق لیکر بیٹھی ہے...اور دوسری بار بھی وہی حرکتیں کر رہی ہے" رخسانہ تاسف سے بولیں

"امی اسے کچھ پتہ نہیں تھا کہ کیا ہوا... بس یہ اس کے دماغ کی کہانی تھی جو اس نے قطرہ قطرہ زبیر کے کانوں میں انڈیلی ہے.... اور یہ کانوں کا کچا اپنی بیوی پر شک کرنے لگ گیا" اویس نے کہا, زبیر اپنا جھکا سر اٹھا نہیں سکا تھا

"جاؤ کمرے میں... تمہارا دماغ آج ٹھکانے لگاتا ہوں میں" اویس نے اسے گھور کر کہا, وہ بھاگتی ہوئی باہر نکل گئی

"تائی امی... خدا کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں میں نے جو غلط کیا... بس اس رات تک کیا, اور اس پر میں ساری زندگی رملہ کے آگے شرمندہ ہی رہوں گا, زبیر جتنی دفعہ کہے میں اس سے معافی مانگنے کے لئے تیار ہوں لیکن... اس رات کے بعد میں نے کبھی پوری طرح نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا رملہ کو... تائی امی میں بھی تو انسان ہوں نا... فرشتہ تو نہیں ہوں کہ میری نظروں کے سامنے یہ اسے تھپڑ مارے اور میں چپ رہوں, شرمین اس پر الزام لگائے اور میں چپ رہوں... میں اس گھر میں اس کے ساتھ اندھا بن کر نہیں رہ سکتا" حمزہ کہتا چلا گیا

"میں ایک بات کہوں اویس بھائی چاہے آپ کو بری ہی کیوں نہ لگے...اس شرمین کی بچی کو اس گھر سے چلتا کریں... کیونکہ جب تک یہ یہاں رہے گی کوئی سکھی نہیں رہ سکتا...اگر نہیں... تو میں یہ گھر چھوڑ دیتا ہوں, میں چلا جاؤں گا ابو کے ساتھ لاہور... لیکن میری یہ بات لکھ کر رکھ لیں کہ میرے جانے کے بعد بھی وہ عورت فساد ہی کرے گی... یہ ہی اس کا کام ہے" حمزہ نے کہا

"تو نے منگنی کیوں توڑی؟" زبیر اس کی طرف مڑا

"میری مرضی... سراسر میری مرضی...ہاں اسلئے ضرور توڑی کہ فی الحال دل راضی نہیں تھا... لیکن اسلئے بالکل نہیں توڑی کہ دل ایک بار پھر اسے مانگ رہا تھا..." وہ کہتے کہتے رکا

"میں آپ سب لوگوں کے سامنے قسم کھا کر کہتا ہوں کہ رملہ زبیر کی بیوی ہے... اس کے بچوں کی ماں ہے اور میں اس کی بہت عزت کرتا ہوں, میں منگنی کروں یا نہ کروں, شادی کروں یا نہ کروں, میرا دل کسی اور کو تسلیم کرے یا نہ کرے... یہ

سراسر میرا ذاتی فیصلہ ہو گا...اور وہ قطعی رملہ کی وجہ سے نہیں ہو گا"حمزہ نے کہا

"اب اس سالے کا دل کرے تو دماغ سے خناس نکال لے... نہیں تو جائے بھاڑ

میں"وہ بولا اور کمرے سے باہر نکل گیا

"اویس..."رخسانہ نے اس کی طرف دیکھا

"اپنی بیوی سے ایک بار پوچھ لے کہ کیا چاہتی ہے...؟اگر اس گھر میں رہنا ہے تو

انسان بن کر رہے ورنہ اسے لیکر الگ ہو جا...بس"رخسانہ نے کہا اور ابھی اویس

کمرے سے نکل بھی نہیں تھا جب حاتم اور نسرین اندر داخل ہوئے, سبھی انہیں

دیکھ کر حیران رہ گئے

www.novelsclubb.com

"شرمین کہاں ہے؟"حاتم نے پوچھا

"کمرے میں..."اویس نے کہا

"کیا کہا ہے تو نے اسے؟"حاتم نے پوچھا

"میری مجال ہے جو میں اس راجکماری کو کچھ کہوں"اویس بولا

"ابھی دس منٹ پہلے کال آئی ہے مجھے اس کی کہ اویس مجھے جان سے مار دے گا, مجھے آکر لے جائیں..." حاتم غرا کر بولا, اویس کے تن بدن میں آگ لگ گئی, تیر کی طرح وہ کمرے تک پہنچا

"شرمین....دروازہ کھولو..." اس نے زور سے کہا تھا

"شرمین...بیٹے ہم آگئے ہیں" اس نے نسرین کی آواز سن کر دروازہ کھولا

"کیا ہوا ہے؟" وہ روتی ہوئی نسرین کے گلے لگ گئی

"باجی مجھے لے جائیں یہاں سے...یہ سب لوگ مل کر مجھے مار دیں گے, پلیز مجھے لے جائیں" وہ دھاڑیں مار مار کر رو رہی تھی, حاتم نے شکوہ کناں نظروں سے اویس کی طرف دیکھا

"اس سے زیادہ مکار عورت میں نے اپنی پوری زندگی میں نہیں دیکھی...حاتم اگر بات بڑھانی ہے تو بے شک اسے لے جا, لیکن اس سے پوچھنا ضرور کہ اس نے پچھلے دو سالوں میں کیا کیا تماشے رچائے ہیں یہاں..." اویس نے کہا

"مجھے نہیں رہنا اس کے ساتھ... یہ مار دے گا مجھے" شرمین مسلسل رو رہی تھی

"حاتم پتر... ابھی لے جا اسے, کچھ دنوں تک اویس واپس لے آئے گا" رخسانہ نے رسان سے کہا تھا

.....

"میری ناک کے نیچے تو گل کھلا رہی ہے حرافہ عورت..." زبیر نے اسے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا تھا اور وہ چیخ مارتے ہوئے اٹھ بیٹھی, شمیم بھی ایک دم جاگ گئیں

"رملہ کیا ہوا؟" وہ بولیں, رملہ کی دونوں آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے, لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے اس نے پانی کا گلاس منہ کو لگا لیا

آج مسلسل چوتھا دن تھا, وہ راتوں کو سو نہیں پا رہی تھی, اپنی ہتک بھول نہیں پا رہی تھی, زبیر کی نہ کوئی کال آئی تھی اور نہ کوئی میسیج... رخسانہ کی ایک دو دفعہ کال آئی تھی جو اس نے ریسیو ہی نہیں کی تھی

اگلی صبح شمیم نے یاسر سے بات کی... کوئی تو بات تھی جو ان دونوں کو ہی کھٹک رہی

تھی اور رملہ بتا کے نہیں دے رہی تھی

اس شام بھی شمیم اور یاسر اس کے پاس آ کر بیٹھ گئے, دونوں بچے اس کے دائیں بائیں سو رہے تھے, وہ بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھی تھی, نڈھال سی... کمزور سی

"کیسے ہیں ہیرو...؟" یاسر نے مسکراتے ہوئے پوچھا

"ٹھیک ہیں..." وہ پھیکا سا مسکرادی, یاسر اٹھ کر اس کے پاس بیٹھ گیا, پھر دھیرے سے اس کے کندھوں کو بازو سے لپیٹ کر اسے خود سے لگا لیا

"رملہ... پتر کیا ہوا ہے؟" وہ اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے بولا اور وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی, یاسر نے اسے رو لینے دیا

"کیا ہوا ہے میرا بیٹا؟" اس نے کچھ دیر بعد اس کا چہرہ اوپر اٹھاتے ہوئے پوچھا

"زبیر نے مارا ہے مجھے..." وہ بولی, شمیم کے کلیجے پر ہاتھ پڑا تھا, یاسر بھی دم بخود رہ گیا

"الزام تراشے... گالیاں دیں... میرے بال کھینچے, تھپڑ مارے, ٹھڈے مارے..." وہ بلک بلک کر رو رہی تھی

"میری حالت پر بھی ترس نہیں کھایا..." وہ بولی

"کیوں؟" یاسر نے غصہ ضبط کرتے ہوئے پوچھا تھا

"شک کرتا ہے... ہر وقت, دوسروں کی باتوں پر کان دھرتا ہے..." وہ بولی

"رملہ پتر... مجھ سے کچھ نہیں چھپانا میرا شیر, مجھے الف سے لیکر ے تک سب کچھ بتادے... سب کچھ" یاسر نے کہا اور وہ کہتی چلی گئی, آنسوؤں اور سسکیوں کے بیچ زبیر, حمزہ, شرمین... سب سنا دیا, شمیم تو بس دم بخود اسے دیکھ رہی تھیں جو آج انہیں یہ سب بتا رہی تھی, یاسر کا چہرہ سرخ ہوا جا رہا تھا

"امی یہ تو سارا ٹبر ہی کنجروں کا نکلا... ایک سے بڑھ کر ایک بے غیرت.... اس حرامزادے زبیر کو میں نے نکاح والے دن ہی کہا تھا کہ بعد میں اگر اس کے ساتھ تماشے ہی کرنے ہیں تو بیشک ابھی نکاح نہ کر... تب عزت کی فکر پڑی ہوئی تھی, جو

کچھ یہ سنا رہی ہے اس سے تو اسے کنواری کو ہی واپس لے آتے... وہی بہتر ہوتا"

یاسر نے کہا

"اس زبیر کے بچے کو چھوڑوں گا نہیں میں... غلطی ہو گئی جو اویس کو بخش دیا, اسے

دھنکی لگی ہوتی تو اس بے غیرت پر بھی ڈر رہتا" یاسر نے کہا

"رملہ پتر... بس آج کے بعد رونا نہیں ہے... چپ میرا بیٹا, یہ تیرا گھر ہے...

تیرے دونوں بچوں کا گھر ہے, آرام سے یہاں رہ, کھا پی اور اپنے بچے پال... اس

خبیث کو تو میں دیکھ لیتا ہوں" یاسر نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا

.....

رات کے سات بج رہے تھے. جب وہ دفتر سے واپس آیا, چپ چاپ موٹر سائکل

گیراج میں کھڑی کی اور سیدھا کمرے میں آ گیا, دروازہ بند کر دیا, کافی دیر بعد

رخسانہ نے اس کے کمرے کا دروازہ بجایا تھا

"زبیر... روٹی نہیں کھانی؟" وہ بولیں, وہ ہنوز بیڈ پر اوندھا پڑا رہا

"دروازہ تو کھول..." وہ مسلسل دروازہ پیٹ رہی تھیں, زبیر نے ناچار اٹھ کر کھول دیا, رخسانہ اسے دیکھ کر دھک سے رہ گئیں

"آ کی ہو یا...؟" وہ پریشانی سے بولیں, زبیر کا چہرہ اور بازو جگہ جگہ سے ادھڑے پڑے تھے, جا بجا نیل اور زخم...

"سالے نے دھر لیا..." وہ بولا, رخسانہ کے پیچھے ہی رفیق صاحب نمودار ہوئے تھے

"تینوں یاسر نے کٹیا...؟" انہیں تاؤ آ گیا, زبیر خاموش رہا

"سویرے چلتے ہیں ان کے گھر... یہ کونسا طریقہ ہوا بھلا, انسانوں کی طرح بیٹھ کر بات کریں تو..." وہ بولے

"تیرے پت نے انسانوں کی طرح بات کی تھی ان کی کڑی سے؟ نوویں مہینے میں دھنک کر رکھ دیا اسے" رخسانہ نے کہا

"تو کبھی میرا یا اولاد کا ساتھ نہ دینا... پرائیوں کا ہی ساتھ دینا" رفیق نے کہا

"ساری عمر مجھے فٹے تھو کیا ہے تو نے...اب تیرے منڈے بھی وہی کر رہے ہیں" رخسانہ تڑخ پڑیں

"پینتیس سالوں میں آج تک تو نے مجھ سے عزت سے بات نہیں کی چوہدری... جب بلایا اوئے کہہ کر بلایا...جب دی گالی ہی دی...ساری عمر مجھے پیر کی جوتی سمجھا تو نے, میں نے سوچا کہ میں اپنے بیٹوں کی ایسی تربیت نہیں کروں گی, بالکل بھی نہیں لیکن...میرے تو دونوں ہی پتہ نہیں کس پر چلے گئے" وہ کہتی چلی گئیں

"ایک نے ویسے سر پر چڑھالی...دوسرے نے پیروں تلے رول دی" وہ انتہائی دل گرفتہ تھیں

www.novelsclubb.com

"کل چلیں گے..." رفیق نے دھیرے سے کہا تھا

اگلے دن رخسانہ, رفیق اور زبیر تینوں رملہ کے گھر پہنچے, دروازہ یاسر نے کھولا تھا, زبیر کو دیکھتے ہی اس کا خون کھول اٹھا

"مجھے تو لگا تھا تو رات رات میں ہی مر مرا گیا ہو گا کتے..." وہ دھاڑا تھا

"یاسر پتر گل سن..."رخسانہ نے کہا

"گل ہی تو نہیں سننی اب... کوئی گل وی نہیں سننی جی... بڑی مہربانی تہاڈی یہاں سے چلے جاؤ"وہ بولا

"یاسر ایک دفعہ بات تو سن لے..."رخسانہ نے کہا

"اس حرامزادے سے کہیں اپنی شکل گم کرے یہاں سے؟"وہ چیخا, شمیم بھی دروازے پر آ گئیں

"بہن ایک دفعہ بات تو سن لیں ہماری..."رخسانہ نے منت کی تھی

"یاسر...پتر ٹھنڈا ہو جا"انہوں نے کہا

"امی...ان میں سے کوئی اندر نہیں آئے گا"وہ دروازے میں کھڑا ہو گیا

چوہدری صاحب بہت ہو گیا... تمہارے سارے لڑکوں نے مل کر جتنا ذلیل کرنا تھا میری بہن کو کر لیا...اب جائیں"اس نے دروازہ بند کرنا چاہا تو زبیر آگے آ گیا

"مجھے ایک دفعہ رملہ سے..."یاسر نے اس کے مکا مارا تھا

"رملہ کا نام نہ نکلے اب تیری زبان سے کتے...." وہ چنگھاڑ کر بولا

"یاسر تو نے جتنا مارنا ہے مار لے, میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا, میں اس سے مل کر جاؤں گا وہ میری بیوی ہے" زبیر نے کہا

"کونسی بیوی.... وہ جسے تو نے اس رات جانوروں کی طرح دھنک دیا... یہ بھی نہیں سوچا کہ وہ اپنے اندر دو دو جانیں لیے ہوئے تھی" یاسر اس پر چڑھ دوڑا تھا, شمیم اور رخسانہ نے بمشکل دونوں کو الگ کیا

"یاسر... پتر بس کر" شمیم نے کہا

"امی یہ کتا اندر نہیں آئے گا" وہ چیخا تھا

"زبیر... جا واپس چلا جا" رخسانہ نے کہا

"میں نہیں جاؤں گا... وہ میری بیوی ہے, میرے بچے ہیں اندر, یہ چاہے مجھے زندہ گاڑھ دے میں نہیں جاؤں گا" زبیر نے کہا

"چل پھر... بیٹھا رہ یہاں دروازے سے باہر" یاسر نے دروازہ بند کر کے کنڈی لگا

دی, رخسانہ اور رفیق اندر آ گئے تھے

"بہن وہ شرمندہ ہے... نادم ہے, وہ رملہ سے ہاتھ جوڑ کر پیروں میں گر کر معافی مانگے گا" رخسانہ نے کہا

"نہ بہن... وہ کچھ نہ کرے, وہ بس میری بچی کی جان چھوڑ دے, ہم بھر پائے تم لوگوں سے" شمیم نے کہا

"بہن میری ایسے نہ کر, رملہ کا گھر اجڑ جائے گا, دو, دو بچے ہیں" رخسانہ نے کہا

"یہ تیرے بیٹے نے کیوں نہیں سوچا....؟ میں نے اپنی بیٹی بیاہی تھی رخسانہ... بچی تو نہیں تھی, تیرے گھر کے سارے لڑکوں نے اسے ہی کھلونا سمجھ لیا, جس کا دل کیا ٹھکرا دیا, جس کا دل کیا اپنا لیا, جس کا دل کیا دل لگی کر لی, جس کا دل کیا زبردستی کر لی, جس کا دل کیا تھپڑ مار لیا, جس کا دل کیا الزام لگا دیا... اور یہ بے غیرت... سب سے بڑا بے غیرت جو باہر بیٹھا ہے, تو نے پوچھا ہے اس سے کہ وہ رملہ کی عزت کا محافظ تھا, کیوں نہیں حفاظت کی اس کی؟ بجائے اس کے آگے

ڈھال بننے کے تلوار اٹھا کر کھڑا ہو گیا اس کے سامنے... سوچ ایک ماں پر کیا بیتی ہو گی جب اس کی بیٹی نے اسے بتایا کہ اس کے شوہر نے اس کی پریگنینسی کے آخری دنوں میں اسے تھپڑوں اور ٹھڈوں سے مارا..." شمیم رو پڑیں

"میری بچی کا قصور تو بتائیں بھائی صاحب...؟" وہ بولیں

"بہن میری... غلط فہمی ہو گئی تھی اسے... نادم ہے مہربانی کریں" رفیق نے کہا

"بس کریں انکل... بس کریں, بنا کسی قصور کے ہی اس سالے نے میری بہن کو رگڑ دیا, دراصل قصور زبیر کا نہیں ہے... نسل ہی گندی ہے ان لوگوں کی" یاسر بولا

www.novelsclubb.com

"یاسر پتر ایڈی کوئی گل نہیں ہے..." رفیق سے بات نہ بن پڑی

"پتر غلطی ہو گئی... آئیندہ نہیں ہو گا ایسا" رخسانہ نے کہا

"آنٹی جی غلطی ایک دفعہ ہوتی ہے... بار بار نہیں ہوتی اور آئیندہ والی بات تو رہی ہی نہیں... زبیر سے کہیں رملہ کو سیدھی طرح طلاق دے دے ورنہ اسے کچھ دنوں

میں خلع کا نوٹس مل جائے گا" یاسر نے ان دونوں کو جانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا

.....

"میں نے اس گھر میں واپس نہیں جانا... چاہے تو مجھے ابھی گولی مار دے" شرمین نے بابانگ دہل کہا تھا, علینہ ایک طرف چپ چاپ کھڑی تھی, اویس اور رخسانہ اسے لینے آئے تھے

"شرمین ایک تو چوری اوپر سے سینہ زوری... بلے بھئی بلے" رخسانہ نے کہا

"آپ کی بیٹے نے سب کے سامنے میری گردن دبوچ لی, ابھی کوئی کسر باقی ہے؟" شرمین چیخی

"میں نے تمہاری گردن کیوں دبوچی؟ یہ بتایا ہے اپنے بھائی کو؟" اویس نے کہا

"پہلے دن سے میں اس عورت کو سمجھا رہا ہوں کہ اپنے کام سے کام رکھا کرو... لیکن نہیں, سارا دن اس کا دماغ شیطانیاں بنتا رہتا ہے اور ہمہ وقت یہ تخریب

کاریوں میں لگی رہتی ہے, بتایا ہے اپنے بھائی کو کہ کیسے جھوٹ بول بول کر تم نے زبیر کو رملہ کے خلاف بھڑکایا ہے" اویس نے کہا, حاتم نے چونک کر شرمین کی طرف دیکھا

"میں نے کچھ نہیں کہا اسے..." وہ بولی

"پھر جھوٹ... حاتم صرف اور صرف اس کی وجہ سے اس نے رملہ کو مار مار کر ادھ موا کر دیا... اور وہ طلاق کا مطالبہ کر کے بیٹھی ہے" اویس نے کہا

"طلاق..." نسرین دہل کر رہ گئی تھی

"حاتم پتر... میں نے کبھی اس میں اور رملہ میں فرق نہیں کیا لیکن انسان اپنی کرتوتوں سے ہی جگہ بناتا ہے... گھروں میں بھی اور دلوں میں بھی... سارا دن یہ لڑکی ویلی رہتی ہے... بالکل فارغ, کوئی کام کہہ دو فٹ انکار سن لو, ایسے کیا یہ یہاں کوئی کام ہی نہیں کرتی تھی, اپنا کھانا تک کمرے میں لیکر جانا دوبھر ہے اس کو... بس سارا دن یا تو موبائل ہے... یا پھر شیطانیاں ہیں, صبح و شام اس کے کبھی

زرینہ سے پنگا ہیں, کبھی رملہ سے دنگے ہیں... کبھی زبیر کے کانوں میں گھسی ہوتی ہے, کبھی حمزہ کے پیچھے لگی ہوتی ہے, رملہ سے تو چھتیس کا آکڑا ہے اس لڑکی کا... سوتنوں کی طرح اس سے لڑتی ہے یہ ہر وقت "رخسانہ کی بھی بس ہو گئی "حاتم اسے کہہ چپ چاپ واپس چلے... کوئی نہیں میں اسے درگور کرنے لگا, گھر میں پہلے تھوری پریشانی ہے جو یہ اپنی ڈال کر بیٹھ گئی ہے "اویس نے کہا

"شرمین... چل اٹھ, اپنے گھر چل "حاتم نے کہا

"میں کہیں نہیں جاؤں گی "وہ ہٹ دھرمی سے بولی

"فیر کی کرناتوں؟"رخسانہ نے پوچھا

"مجھے طلاق چاہیئے..."اس نے ببانگ دہل کہہ دیا تھا

.....

"امی دنیا چاہے ادھر کی ادھر ہو جائے... میں رملہ کو طلاق نہیں دوں گا, وہ میری بیوی ہے, میرے بچوں کی ماں ہے "زبیر پاگل ہوا پڑا تھا, آنکھوں سے شک کی پٹی


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کھلی تھی, دل سے میل صاف ہوا تھا, دماغ سے خناس نکلا تھا تو صورتحال کھل کر سامنے آئی تھی لیکن... بہت دیر ہو چکی تھی, وہ جو انتہائی قدم اٹھا چکا تھا اس کی بھرپائی ناممکن تھی, رملہ نے اس کا نمبر تک بلاک کر دیا تھا, صبح و شام وہ پاگلوں کی طرح اس کے گھر کے چکر لگا رہا تھا

"یاسر... اسے کہہ ایک بار میری بات سن لے, بس ایک بار..." وہ ہر بار اس سے مار کھا کر واپس آ جاتا تھا, یاسر اسے اندر آنے ہی نہیں دیتا تھا, شفیق بھی آ گیا, پہلے تو آتے ہی اس نے حمزہ کی درگت بنائی تھی, شروعات تو سارے معاملے کی اسی نے کی تھی, پھر وہ اور یاسمین دوبارہ یاسر کے گھر گئے تھے, یاسر راشن پانی لیکر شفیق پر چڑھ دوڑا تھا

"کس منہ سے آئے ہیں آپ لوگ یہاں...؟ حمزہ جیسے حرامزادے کے ماں باپ ہوتے ہوئے بھی آپ لوگ یہاں کس دھڑلے سے آ گئے ہیں... بے غیرتی کے بھی کوئی حد ہوتی ہے..." وہ دہاڑا تھا

"پتر گل سن..."شفیق نے کہا

"نہیں... کوئی گل وی نہیں... چوہدری تیرے اس لعنتی بیٹے نے زیادتی کی ہے میری بہن کے ساتھ... الزام لگایا اس پر, اس کتے کی وجہ سے وہ اپنا بچہ کھو بیٹھی تھی... قصور دراصل رملہ کا بھی ہے... ہمیشہ اس لڑکی نے منہ سی کر رکھا... آج تک سسرال کی کوئی زیادتی میکے والوں کو نہیں بتائی کہ ماں پریشان ہو گی... اسی وجہ سے تم لوگ اس بیچاری کے سر پر بیٹھ گئے... اچھی لگتی تھی ناں تیرے بیٹے کو... تو جب اویس نے انکار کر دیا تھا تب کہاں تھا وہ...؟ تب کیوں نہیں پھوٹا منہ سے... کیونکہ بس اچھی ہی لگتی تھی... کیونکہ بس مزے لینے تھے اس نے, چسکہ اڑانا تھا" وہ ٹھنڈا نہیں ہو رہا تھا

"یاسر پتر... تو حمزہ کو چاہے گولی مار دے, چاہے زندہ دفن کر دے... تیری مرضی..." یاسر نے اس کی بات کاٹ دی

"یہ ہی تو رونا ہے چوہدری صاحب کہ اس بے غیرت کو میں ہی کیوں گولی ماروں

؟اسے رملہ کے شوہر نے گولی کیوں نہیں ماری, اسے اس کے باپ نے گولی کیوں نہیں ماری...؟" وہ چنگھاڑ کر بولا تھا

"یاسر بس کر...پتر بس" شمیم روئے جا رہی تھیں

"بھائی تسی بس اتنا بتا دو کہ ساڈا قصور کی اے...یہ کہ ہم نے اس حرامزادے کو اپنی پڑھی لکھی لڑکی دے دی...اتنا ہی وہ کانوں کا کچا ہے جو کسی پرائی عورت کی باتوں میں آ گیا, اس کے خود کے پاس دماغ نہیں تھا, عقل نہیں تھی, کیا برائی دیکھی اس نے رملہ میں؟ کیا بدکاری دیکھی اس کی میری پارسا بچی میں؟" شمیم نے کہا

www.novelsclubb.com

"آپ کا کہا ہر ہر لفظ ٹھیک ہے بہن...ہمارے پاس سوائے معافی کے اور کچھ نہیں ہے" شفیق نے کہا

"اور ہمارے پاس اس معافی کے جواب میں کچھ بھی نہیں ہے...بس بات ختم" یاسر نے کہا

"اس کتے نے ذرا نہیں سوچا کہ وہ اس کی بیوی تھی, اس کے بچوں کو جنم دینے والی تھی, اس بے غیرت کو شرم نہیں آئی اس پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے, اسے گالی دیتے ہوئے, وہ مر جاتی تو کیا ہوتا؟" یاسر دھاڑا

"اور انکل جی حمزہ سے کہنا کہ بچ کر رہے... اگلی باری اس کی ہے" یاسر نے کہا

"تو چاہے حمزہ کو آج گولی مار دے... وہ تو اس قابل ہے کہ اسے چوراہے میں کھڑا کر کے کوڑے لگائے جائیں, تو اسے جتنے مرضی کوڑے مار یاسر میں تجھے نہیں روکوں گا لیکن... یہ میرے جڑے ہاتھ دیکھ, ایک بار زبیر کو معاف کر دے" شفیق نے کہا

www.novelsclubb.com

"معاف میں نے نہیں کرنا جی.. رملہ نے کرنا ہے اور وہ نہیں کرنا چاہتی اسے معاف" یاسر نے کہا

"تو ایک بار اسے رملہ سے بات کر لینے دے" شفیق نے منت کی تھی

"کسی صورت نہیں.." یاسر اٹل تھا

"اسے کہیں ایک ہفتے کے اندر اندر طلاق بھجوادے ورنہ پھر میں اسے نوٹس بھجواتا ہوں" یاسر نے کہا تھا

.....

شرمین کو میکے آئے دو ہفتے ہو چکے تھے اور اس نے فل ٹائم علینہ کا جینا دشوار کیا ہوا تھا, دن رات اسے کچوکے لگاتی, اویس کو اٹھتے بیٹھتے بددعائیں دیتی, سارے گھر والوں کو کوسنے دیتی... صبح و شام رونا پیٹنا... علینہ کی اصل کمبختی آگئی تھی, رو پیٹ کر اس نے نسرین کی بھی ہمدردیاں سمیٹ لی تھیں, اس کا بھی علینہ سے منہ بن گیا, حاتم نے بے شک اس کے ساتھ تھا لیکن آخر کب تک... شرمین آخر کو اس کی سگی بہن تھی

ادھر رملہ پتھر ہو گئی تھی, رخسانہ اور یاسمین نے کوئی دس چکر لگا لئے, رفیق اور شفیق نے کئی لوگ بیچ میں ڈالے, کئی طرف سے یاسر تک سفارشیں پہنچیں لیکن اس کی کوری ناں تھی, بڑی ہی مشکلوں سے گاؤں کی پنچائیت سے مجبور ہو کر وہ زبیر

کو رملہ سے بات کر لینے پر راضی ہوا تھا

"رملہ مجھے معاف کر دو, بس ایک آخری بار معاف کر دو, آئیندہ نہیں ہو گا ایسا, خدا کی قسم میں اندھا ہو گیا تھا..." وہ رملہ کے پیروں میں بیٹھ گیا تھا, دونوں ہاتھ جوڑ کر آنسوؤں سے رو رہا تھا

"رملہ... میرے بچے, میرے چھوٹے چھوٹے بچے" وہ کبھی ان کا ماتھا چومتا, کبھی پیر چومتا

"زبیر... میں اس رات کتنی تکلیف میں تھی آپ کو نہیں پتہ, آپ اندازہ بھی نہیں کر سکتے کہ اس رات میرے وجود کی کیا حالت تھی, مجھ سے سیدھا کھڑا بھی نہیں ہوا جا رہا تھا, جھکا بھی نہیں جا رہا تھا... زبیر مجھ سے بیٹھا بھی نہیں جا رہا تھا... اور آپ نے مجھے تھپڑ مارا, ایک نہیں... دو نہیں... بے شمار... میرے درد کا اندازہ کیے بغیر میرے بال کھینچے, مجھے دھکے دئے..." وہ رو پڑی

"میرا قصور کیا تھا زبیر؟ بس اتنا کہ میں تھوڑا سا مسکرا دی تھی.... بس... میرے

وجود میں دو ننھی جانوں کی پرواہ کیے بغیر آپ نے مجھے مارا, مکار کہا, حرافہ کہا... تو اب اس مکار سے معافی کیوں مانگ رہے ہیں آپ؟ میں تو حرافہ ہوں زبیر... میں نے آپ کی ناک کے نیچے چکر چلائے ہیں" وہ پھٹ پڑی

"میرا اعتبار نہیں کی... اس پرائی عورت کا اعتبار کیا, آس کی باتوں کو سچ مانا, آس کے سامنے میرا تماشہ بنا دیا آپ نے" وہ بولی

"رملہ سوری... ایم سوری, ایک آخری بار معاف کر دو" وہ رویا تھا

"میں نہیں کروں گی زبیر... میں نے بس آخری بار آپ کو وہ تھپڑ معاف کیا تھا جو آپ نے مجھے شرمین کے سامنے مارا تھا بس... اس کے بعد کچھ نہیں" وہ آنسو رگڑتے ہوئے بولی

"رملہ تمہیں خدا کا واسطہ... خدا کے لئے ایک بار معاف کر دو, میرے بچوں کی خاطر مجھے معاف کر دو, رملہ میں نہیں رہ سکتا تمہارے بنا... اپنے بچوں کے بنا... پلیز یار" وہ اس کے پیروں پر اپنا چہرہ رکھے بلک رہا تھا, رملہ نے دھیرے سے اپنے

پیر اس کے چنگل سے نکال لیے

"جائیں زبیر... بس ہمارا رشتہ یہاں ختم ہو گیا" وہ مضبوطی سے بولی تھی

.....

وہ دفتر سے واپس آتے ہی سیدھا اپنے کمرے میں گھس گیا, رات کے نو بج گئے لیکن کمرہ ہنوز بند... رخسانہ دروازہ پیٹ پیٹ کر تھک گئیں

"زبیر اب کیا ہوا ہے؟" وہ بولیں, زبیر نے دروازہ کھولا تو چہرہ آنسوؤں سے تر تھا

"پتر کی ہویا؟" وہ تڑپ گئیں

"خلع کا نوٹس آ گیا ہے... رملہ کی طرف سے" زبیر نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا تھا, رخسانہ دھک سے رہ گئیں, زبیر نڈھال سا بستر پر گر گیا, رفیق صاحب بھی آ گئے تھے

"تیری والی کیا کہتی ہے؟" انہوں نے اپنے کمرے میں جاتے اویس سے پوچھا

"ایسا ہی ایک نوٹس مجھے بھی آ جائے گا بہت جلد..." اویس نے کہا

"خدا جانے کس کی نظر لگ گئی ہے گھر کو" رخسانہ زبیر کے پاس بیٹھ گئیں

"اویس بھائی... شرمین کو تو چھوڑ ہی دیں آپ... اس نے ساتھ عمر یونہی ذلیل کرنا ہے آپ کو" حمزہ بھی آ گیا تھا

"ادھر اس نے شرمین کو چھوڑا... ادھر علینہ یہاں واپس آئی" رخسانہ نے کہا

"آ لینے دیں... دیکھا جائے گا" حمزہ نے کہا

"ایک بچی کے ساتھ تا عمر کے لئے داغ لگوا کر بیٹھ جائے گی" رخسانہ زور سے بولیں

"میں کر لوں گا علینہ سے شادی" حمزہ نے دھماکہ کیا تھا, رخسانہ اسے دیکھتی رہ گئیں

www.novelsclubb.com

"تائی امی..." وہ ان کے قدموں میں آ بیٹھا, زبیر بھی ساتھ ہی بیٹھا ہوا تھا

"یاسر سے ایک دفعہ اور بات کریں, آپ کہتی ہیں تو میں چلا جاتا ہوں اس کے پاس, وہ جتنا مارتا ہے مار لے, لیکن اتنا بڑا قدم نہ اٹھائے, اسے کہیں ہم زبیر کو الگ گھر لے دیں گے, خدا کی قسم میں اپنی شکل بھی نہیں دکھاؤں گا کبھی اسے... اگر وہ

رملہ کو یہاں بھیجنا چاہے تو بس وہی یہاں رہے, میں اور اویس بھائی الگ رہ لیں گے "حمزہ کہتا چلا گیا

"لیکن اس شرمین کا پتہ صاف کریں... وہ ساتھ رہے یا الگ, فساد کرتی رہے گی, علینہ کی فکر نہ کریں, اگر حاتم نے اسے چھوڑ دیا تو میں اپنا لوں گا" وہ بولا, رخسانہ نے اویس کی طرف دیکھا

کیا کرنا ہے اب؟" انہوں نے پوچھا

"دیکھ اویس... جو ہونا تھا وہ ہو گیا, اب تجھے یہ ب کہنے کا کوئی فائدہ نہیں کہ تجھے روکا تھا, سب نے روکا تھا اور اسی لئے روکا تھا یہ دن نہ آئے جو آ گیا... اب سوچ لے کہ آگے کیا کرنا ہے, تیری زندگی ہے... تیرا فیصلہ ہے... کل کلاں کو کسی کے سر دوش نہ رکھیں" رخسانہ نے کہا

"پر میں تجھے ایک بات بتا دوں اویس... کہ لڑکیاں ساری ایک جیسی نہیں ہوتیں, اگر آدھی رملہ جیسی ہیں تو باقی کی آدھی شرمین جیسی ہی ہوتی ہیں, کوئی ماں اپنی

بیٹیوں کی تربیت غلط طریقے سے نہیں کرتی لیکن فطرت اپنی جگہ ہے اویس...اور فطرت سب کی ایک جیسی نہیں ہوتی,اب تیری قسمت کے تجھے شرمین جیسی مل گئی تو کیا یہ مسئلے کا حل ہے کہ جسے شرمین جیسی مل جائے وہ سال,ڈیڑھ سال بعد چھوڑ دے... نہیں, نہیں ہونا چاہیے ایسا,اب اگر وہ تیز طرار ہے,چالاک ہے, زبان کی تیز ہے,کام چور ہے تو کیا بس اسے اس کے حال پر چھوڑ دینا ہے...؟تو نے اس سے نکاح کیا ہے اویس,بیوی ہے وہ تیری,اسے سدھارنا فرض ہے تجھ پر,خدا نے صرف ایک صورت میں بیوی سے الگ ہو جانے کو کہا ہے..کہ جب وہ شوہر کی ناموس کی حفاظت نہ کرے,نافرمانی کرے...اس صورت میں بھی پہلے سرزنش کرو...اویس اگر ہمارے بچوں میں سے کوئی ایسا نکل آئے تو کیا چھوڑ دیتے ہیں اسے...؟کہہ دیتے ہیں جا,دفع ہو جا... نہیں نا...میں نے آج تک زرینہ کو گلے سے لگا کر رکھا ہوا ہے,چھ سال ہو گئے کیا کچھ نہیں ہوتا ان دونوں میاں بیوی کے بیچ لیکن شمس نے اسے طلاق نہیں دی...کیونکہ پترا گر مرد اپنی بیوی کو ہی نہ

سدھار سکے تو وہ کیسا مرد ہوا؟ وہ کیسا شوہر ہوا جو اپنی محبت سے اپنی بیوی کو ہی رام نہ کر سکے... اویس پتر... اگر چھوڑنا ہے تو بھی تیری مرضی.. چھوڑ دے, کل کو مجھے نہ کہیں کہ ماں نے میری زندگی برباد کر دی... لیکن اگر واپس لیکر آنا ہے تو اسے اس کی اوقات پر رکھنا پڑے گا, سختی بھی کرنی پڑے گی... عورت اپنے آدھے سے زیادہ مسئلے بچوں میں لگ کر بھول جاتی ہے, آج اگر اس کی گود میں ایک بچہ ہوتا تو صورتحال یہاں تک پہنچتی ہی نہیں..." رخسانہ کہتی چلی گئیں

"اور تو... تو نے اپنے ہاتھوں اپنا گھر اجاڑا ہے زبیر... تو نے ایک نیک اور پارسا بیوی کو ٹھکرا دیا... خدا ہی رحم کرے اب تجھ پر" رخسانہ نے اپنے آنسو صاف کیے تھا

.....

شرمین... میں آخری بار پوچھ رہا ہوں تجھ سے... واپس جانا ہے یا نہیں؟" حاتم نے پوچھا تھا, وہ پاؤں اوپر کیے صوفے پر بیٹھی تھی

"نہیں..." وہ بولی

"طلاق لینی ہے...ایک بار پھر؟"حاتم نے پوچھا

"ہاں..."وہ ہٹ دھرمی سے بولی تھی

"شرمین مجھے افسوس ہوتا ہے تیرے اوپر...پتہ نہیں تو کس پر چلی گئی ہے,تجھے دراصل عادت پڑ گئی ہے یہ نکاح اور طلاق والا کھیل کھیلنے کی...شادی کیوں کی تھی پھر اس سے؟"حاتم پھٹ پڑا

"مجھے نہیں پتہ تھا کہ شادی کے بعد وہ یہ سب کرے گا"وہ بولی

"کیا کیا ہے اس نے تیرے ساتھ؟"حاتم دھاڑا

"گلا دبایا ہے میرا..."

www.novelsclubb.com

"اس نے تیرا گلا دبایا ہوتا تو تو میرے سامنے بیٹھی یوں بکواس نہ کر رہی ہوتی"وہ بولا

"مجھے کوئی ایک مضبوط وجہ بتا کہ واپس کیوں نہیں جانا...تشدد کرتا ہے وہ تجھ پر؟ مار پیٹ کرتا ہے؟گالیاں دیتا ہے تجھے؟گدھوں کی طرح کام کرواتا ہے؟نان نفقہ

پورا نہیں کرتا؟ تنگی میں رکھتا ہے؟ شک کرتا ہے؟ کیا کرتا ہے وہ تیرے ساتھ؟"

حاتم کہتا چلا گیا, شرمین بول نہ سکی

"وہ اگر تجھے کہتا ہے کہ اپنا کمرہ خود صاف کر تو ہاتھ ٹوٹے ہوئے ہیں تیرے... اپنا کام خود کیوں نہیں کرتی؟ شادی کے دو سال بعد بھی تم دونوں کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہے یہ حق ادا کرتی ہے تو اس کا... شرمین اگر یہ تیرے ساتھ پہلی دفعہ ہو رہا ہوتا تو شاید میں آنکھیں بند کر کہ تجھ پر اعتبار کر لیتا, صرف تیری ہی سنتا... تیری ہی مانتا, لیکن یہ سارا تماشہ میں چھ سال پہلے بھی دیکھ چکا ہوں, تب بھی ایسے ہی کرتی تھی تو... تب بھی تجھے یہ ہی مسئلے مسائل تھے, چل یہاں تو کام کرنا پڑتا ہے وہاں کیا تھا...؟ تین تین کام والیاں رکھی ہوئی تھیں انہوں نے, کوئی دس چکر لگائے تھے وقاص نے" حاتم بپھر گیا

"زبردستی کرتا تھا وہ میرے ساتھ..." شرمین کے کہتے ہی حاتم کا تھپڑ اس کا گال رنگ گیا

"تجھے پتہ بھی ہے کہ زبردستی کیا ہوتی ہے؟" وہ دھاڑا تھا, شرمین ساکت بیٹھی رہ گئی

"وہ تجھے نکاح کر کے لیکر گیا تھا, بیوی تھی تو اس کی... وہ تیرے قریب آتا تھا تو یہ زبردستی تھی...؟ تجھے پتہ بھی ہے شرمین کہ ایک مرد کی عورت کے ساتھ زبردستی کیا ہوتی ہے؟ اگر تیرے ساتھ اس نے زبردستی کی ہوتی تو اب تک تیری ہڈیاں بھی سڑ چکی ہوتیں قبر میں.... زبردستی" حاتم کہتا چلا گیا

"شرمین... میری ایک بات کان کھول کر سن لے, بس بہت ہو گیا تماشہ... یا تو اپنے گھر واپس چلی جا... یا پھر اپنا حصہ لے اور میرے گھر سے دفع ہو جا" وہ بولا

"حاتم... یتیم بہن ہے تیری, ماں باپ سر پر نہیں ہیں" نسرین نے کہا

"تو پھر ٹھیک ہے... اسے رکھیں اپنے پاس, میں الگ ہو جاتا ہوں" وہ بولا اور کمرے سے باہر نکل گیا, اویس کا نمبر ملا کر اس نے موبائل کان کو لگایا تھا

"ہیلو..." اویس کی آواز سنتے ہی وہ بپھر گیا

"بندے کا پتر بن کر اپنی بیوی کو واپس لیکر جا...مجھے نہیں پتہ کیسے...بس لیکر جا...کل شام تک مجھے یہاں اس کی شکل نظر نہ آئے...اور اگر نہیں لیکر جانی تو اپنے ماں باپ سے کہہ کہ آکر علینہ کو لے جائیں...ایسے تو ایسے ہی سہی"اس نے غصے سے کہا اور کمرے میں آگیا,علینہ اپنی بچی کو گود میں لئے بیٹھی تھی,حاتم ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے بستر پر گر گیا

"مجھے پانی پلا دو..."وہ بولا,علینہ نے بچی کو سہارا دے کر بٹھایا اور اسے پانی کا گلاس پکڑا دیا,گلاس پکڑتے ہوئے حاتم چونک گیا,گلاس لرز رہا تھا,اس نے فوراً علینہ کی طرف دیکھا

www.novelsclubb.com

ستا ہوا چہرہ...سرخ آنکھیں,کپکپاتے ہونٹ,زرد رنگت...لرزتی انگلیاں

"تمہیں کیا ہوا؟"وہ بولا

"حورین کا کیا بنے گا؟"وہ بولی تو آنسو نکل پڑے,حاتم نے ایک لمبی سانس بھری تھی

"علینہ میں تمہیں شکل سے جلاد نظر آتا ہوں, مجھے نہیں پتہ کہ میری ایک چھوٹی سی بچی ہے..." وہ تڑخ کر بولا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی, حاتم نے تاسف سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پانی کا گلاس ایک طرف رکھا اور اسے خود سے لگا لیا

"تم پاگل ہو کیا؟ تمہیں کچھ کہا ہے میں نے؟ مجھے تمہیں اور حورین کو لیکر الگ بھی ہونا پڑا تو ہو جاؤں گا لیکن ان دونوں بے غیرتوں کے سر چڑھ کر ایویں چھوڑ تھوڑی نہ دوں گا... کیا مجھے نہیں پتہ کہ میری بیوی بے قصور ہے..." وہ بولا, علینہ کو روتے دیکھ کر بچی بھی رونے لگ گئی تھی

"وہ دیکھو... وہ بھی رونے لگ گئی ہے..." حاتم نے اسے گود میں لے لیا

"ڈراوا دینا پڑتا ہے علینہ... شاید ڈراوے سے ہی اسے عقل آجائے" حاتم نے کہا تھا

.....

وہ بیچارہ منتیں کر کر کہ ہار گیا... لیکن رملہ نے اسے معاف نہیں کیا, کیسے کر دیتی؟


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کیوں کر دیتی...؟ایک اشرف المخلوقات ہوتے انسان کو جب جانوروں کی طرح مارا جائے تو معافی کیونکر ممکن ہو؟

"یاسر میں اسے الگ گھر لے دیتا ہوں...میں ساری زندگی اس کے آگے اف تک نہیں کروں گا, کبھی انگلی تک نہیں اٹھاؤں گا اس پر بس اسے کہو ایک بار مجھے معاف کر دے...یاسر مجھ سے غلطی ہو گئی مجھے معاف کر دے"وہ بلا ناغہ یاسر کے حضور پیش ہو رہا تھا

"یہ بھی اچھا ہے...الگ گھر لیکر دے سکتا ہے لیکن اس گھر میں رکھ کر اس کی حفاظت نہیں کر سکتا,اس کی عزت نہیں کروا سکتا"یاسر اسے دیکھتے ہی بپھر جاتا تھا

"وہ سارا گھر اسی کا ہے یاسر...سارا گھر, کوئی نہیں رہے گا وہاں سوائے اس کے... وہ جو کہے گی وہی ہو گا, جیسے کہے گی ویسے ہی ہو گا...اسے کہو بس کر دے, معاف کر دے"روتا جاتا تھا, بلکتا جاتا تھا

اس دن بھی رملہ کی سٹیٹمنٹ ریکارڈ ہونی تھی, وہ بھری عدالت کے سامنے اس کے

پیروں میں گر گیا

"اللہ کے لیے مجھے معاف کر دو, رملہ اللہ کے لئے... میں بہت برا ہوں, بہت غلط کیا میں نے... جو غلط کیا وہ ٹھیک بھی نہیں ہو سکتا... میرے پاس سوائے معافی کے اور کچھ نہیں ہے... معاف کر دو, خدا کے لئے معاف کر دو" وہ بلکتے ہوئے کہہ رہا تھا, جج نے ایک ایکسٹینشن دے دی تھی

اس رات یاسر دوبارہ رملہ کے پاس آیا, دو ماہ ہو چلے تھے

"رملہ پتر... اگلی تاریخ پر جج نے فیصلہ سنا دینا ہے, پتر میں آج بھی تیرے ساتھ ہوں... اور کل بھی... اور ہمیشہ تیرے ساتھ رہوں گا, تو اور تیرے بچے میرے اوپر کبھی بھی بوجھ نہیں ہوں گے, ساری عمر میں تیرا اور تیرے بچوں کا خرچہ اٹھانے کے لئے تیار ہوں... لیکن پھر بھی... اگر تیرے دل میں اس کے لئے کوئی گنجائش نکلتی ہے تو مجھے بتا دے, میں تو بھائی ہوں, لوگ مجھے جو شیلا کہہ دیتے ہیں... لیکن پتر زندگی تیری ہے, فیصلے کا اختیار بھی تیرا ہی ہے, تو اگر اس سے الگ

ہونا چاہے گی تو بھی میں تیرے ساتھ ہوں...اور اگر اسے معاف کرنا چاہے گی تب بھی میں تیرے ساتھ ہوں" وہ کہتا چلا گیا تھا

"تیرے پاس پورا ایک ہفتہ ہے رملہ.... سوچ لے, سمجھ لے, دونوں راستے تیرے آگے ہیں, ایک بات کہہ دیتا ہوں تجھے, تیری مشکل ذرا آسان ہو جائے گی...اپنی پچھلی پوری زندگی پر ایک نظر ڈال لے...اگر کوئی ایک لمحہ, کوئی ایک بات, کوئی ایک خوبی ایسی ہے جس کے صدقے تو اسے معاف کر سکے...تو سوچ لے...کل کلاں کو یہ نہ کہنا کہ بھائی نے میرا گھر اجاڑ دیا" وہ کہہ کر اٹھ گیا تھا اور شائد اس سے زیادہ کڑا وقت کسی لڑکی کی زندگی میں اور کوئی نہیں ہوتا...اس نے ایک نظر اپنے برابر میں لیٹے دونوں بچوں پر ڈالی تھی

آخر ایک عورت کیا کرے اس نہج پر آ کر..؟ جبکہ وہ ایک ماں بھی ہو

آخر کیوں مرد ہاتھ اٹھاتے ہوئے یکلخت سب کچھ بھول جاتا ہے...آخر کیوں ہمیشہ معاف کرنا عورت کے حصے ہی آتا ہے...؟ آخر کیوں ہمیشہ مظلوم وہی ہوتی ہے؟

دھیرے سے آنکھیں بند کرتے ہوئے اس نے بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگائی تھی.

آنسوؤں کے قطرے خاموشی سے اس کے گالوں پر بہہ نکلے

کیا واقعی تمہاری گزری ہوئی زندگی میں کوئی ایسا لمحہ ہے جس بدلے تم اسے معاف کر سکو؟

اور اس دکھ کی انتہا کوئی کیسے سمجھے جب شوہر نامی اس مرد کے ساتھ گزاری زندگی میں سے بیوی کوئی ایک بھی ایسا لمحہ نہ ڈھونڈ سکے... کوئی ایسا پل یاد نہ آئے جس کے بدلے اسے معاف کیا جا سکے, کوئی ایسا دن یاد نہ آئے جو جنت بن کر گزرا ہو, کوئی ایسا لمحہ نہ گزرا ہو جسے سوچ کر دل میں محبت کی کوئی رمق پیدا ہو جائے... کوئی ایسا بول نہ یاد آئے جس کے صدقے آپ اپنے بچوں کے باپ کو معاف کر سکیں

حقیقت یہ ہی ہے... شوہر کے ظلم اور زیادتیوں کی انتہاؤں کو جھیلتی ہوئی لڑکیاں جب بے بس ہو کر باپ کا دروازہ کھٹکھٹاتی ہیں اور گزری ساری زندگی کے رنج والم سناتی ہیں... تو کوشش کے باوجود وہ اپنے ماضی میں سے کوئی ایسا لمحہ نہیں ڈھونڈ

پاتیں جوان کی زندگی کو دوبارہ سے پہلے جیسا کر سکے... کیونکہ جو شخص اس لڑکی کا نگہبان بن کر اسے پورے حق سے بیاہ کر لیکر جاتا ہے... ساری عمر بس وہی اس کا نہیں ہو پاتا

گلہ سسٹم سے نہیں ہے, سسرال سے نہیں ہے, ساس, سسر سے نہیں ہے, نندوں سے نہیں ہے... درانیوں اور جیٹھانیوں سے نہیں ہے... گلہ صرف اور صرف اس مرد سے ہے جو شوہر ہے... جو شوہر ہو کر بھی اپنی بیوی کی ڈھال نہیں بنتا, جو سب کی سنتا ہے سوائے اس کے, جسے سب پر اعتبار ہے سوائے اس کے

کتنا آسان ہوتا ہے نا یہ کہنا کہ... ماضی میں جو ہوا وہ بھول جاؤ... کیسے بھول جاؤ؟ بیوی کیسے بھول جائے شوہر کی گالی... شوہر کے طعنے... شوہر کا تھپڑ... اور کتنی دفعہ بھول جائے, ایک دفعہ... دو دفعہ... یا ہر دفعہ... اور تاریک ترین لمحہ وہ ہوتا ہے جب ایک پڑھا لکھا شوہر اپنی پڑھی لکھی بیوی پر ہاتھ اٹھاتا ہے... جاہل کو تو کہیں کہ شعور نہیں... کیا پڑھے لکھے کو بھی شعور نہیں؟

بیچاری بیوی رل جاتی ہے ساری عمر سسرال میں تگ ودو کرتے کرتے...آخر کس لئے؟صرف اس ایک شخص کو اپنا بنانے کے لیے...اور وہ ہی اس کا نہیں بن پاتا...

اور جو ہزاروں میں سے ایک پہلے دن سے شوہر کو اپنا بنالے...اسے ویسے ہی معاشرہ نہیں جینے دیتا,اس کے شوہر کو جو پہلا طعنہ ملتا ہے وہ ہوتا ہے...رن مرید لیکن...یہ کونسا حقیقت ہے...؟یہ تو کہانی ہے,اسے بھلا اتنا تلخ کیوں کریں؟اگر کہانیاں بھی تلخ ہونے لگیں تو پھر ان میں اور حقیقی زندگی میں فرق کیا رہ جائے گا...؟

سو اس کہانی میں رملہ حسین کو شائد وہ پل ڈھونڈ لینا چاہیے جس کے صدقے وہ اپنے شوہر کو معاف کر سکے...

.....

اس کے کیبن کے دروازے پر دستک ہوئی تھی...نظر اٹھا کر دیکھا تو اویس کھڑا تھا, اس نے سر کا اشارہ کرتے ہوئے اسے اندر آنے کا کہا

"کیسا ہے دوست ؟"اویس نے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا

" کبھی تھا تو... میرا دوست "حاتم نے کہا,اویس نے سر جھکا لیا

"میں آج شام کو شرمین کو لینے آؤں گا"اویس نے کہا

"پھر...؟"حاتم نے کہا

"حاتم... میں نہیں کہتا کہ میں کوئی بہت اچھا انسان ہوں... لیکن شائد اتنا برا بھی نہیں ہو جتنا وہ سمجھنے لگ گئی ہے, وہ مجھے میری آخری حد پر پہنچا دیتی ہے تب میری آواز اس کے آگے اونچی ہوتی ہے, خدا کی قسم میں نے آج تک کبھی اس کی انتہائی بد تمیزی کے باوجود اس پر ہاتھ نہیں اٹھایا... میں اسے نہیں چھوڑوں گا... اس ڈر سے نہیں کہ اسے چھوڑا تو علینہ اجڑ جائے گی... بلکہ اسلئے کہ وہ میری بیوی ہے اور اسے سدھارنا میرا فرض ہے..."اویس کہتا چلا گیا

"مجھ سے کیا چاہتا ہے؟"حاتم نے کہا

"بس یہ کہ میں اسے جیسے مرضی لیکر جاؤں... تو بیچ میں نہیں آئے گا, وہ چاہے جتنا

مرضی ڈرامہ کرے, تھوڑی دیر کے لئے تو خود کو روک کر رکھے گا, میں جانتا ہوں حاتم وہ تیرا خون ہے... بہن ہے, عزت ہے... لیکن یقین کر وہ اب میری بھی عزت ہے" اویس نے کہا

"پھر واپس آ گئی تو...؟" حاتم نے کہا

"میں پھر لے جاؤں گا... کتنی بار آئے گی؟ جب دیکھے گی کہ پیچھے سے کوئی سپورٹ نہیں ہے تو خود ہی ٹھنڈی پڑ جائے گی" اویس نے کہا

"حاتم... وہ میری بیوی ہے, میں جیسے مرضی اس سے اپنا حق وصول کروں... وہ جتنا مرضی تیرے آگے مجھے وحشی درندہ ثابت کرے... بس کچھ عرصے کے لیے تو اپنے کان بند رکھے گا, دراصل اسے عادت پڑ گئی ہے صرف اور صرف اپنی منوانے کی... مجھے اس کی یہ عادت چھڑوانے میں کچھ عرصہ تو لگے گا... بس اس عرصے میں تو خاموش رہے گا" اویس نے کہا, حاتم سمجھ گیا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہ رہا ہے یہ جو میکہ ہوتا ہے نا... یہ کسی بھی عورت کی سب سے بڑی پشت پناہی ہوتا ہے اور

شرمین اس پناہ کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی تھی...اویس بس کچھ عرصے کے لیے اس پناہ کو اس کے لئے ختم کر دینا چاہتا تھا

شام کو وہ اسے لینے چلا آیا...اکیلا

حاتم گھر پر ہی تھا

"شرمین کہاں ہے؟"اس نے علینہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا

"اندر...کمرے میں"وہ بولی,اویس سر ہلا کر اندر چلا گیا,وہ موبائل پکڑے کانوں میں ہینڈ فری کان لگائے لیٹی تھی

"چلو اٹھو...گھر چلیں"اویس نے کہا

"مجھے نہیں جانا"وہ بولی

"شرمین...بس کرو,بہت ہو گیا"اویس نے کہا

"یہ ہی تو...بہت ہو گیا,میری جان چھوڑ دو"وہ بولی

"اگر جان ہی چھڑوانی تھی تو شادی کیوں کی تھی پھر مجھ سے؟اویس نے کہا

www.novelsclubb.com

"غلطی ہو گئی مجھ سے..." وہ بولی

"تو بس پھر اب پوری زندگی اس غلطی کا خمیازہ بھگتو... کچھ غلطیوں کا کوئی کفارہ نہیں ہوتا... اٹھو, چلو میرے ساتھ" وہ بولا

"اویس... میرے کمرے سے دفع ہو جاؤ, مجھے طلاق چاہیئے" وہ پھنکار کر بولی تھی, اویس چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر دھیرے سے آگے بڑھا, شرمین اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئی

"چلو..." اویس نے اس کی کلائی پکڑی تھی

"تمہیں الگ رکھ لوں گا... سب کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو نہ رہو" وہ بولا

"مجھے سرے سے تمہارے ساتھ ہی نہیں رہنا" وہ بولی

"کس وجہ سے...؟" وہ اس پر جھکتے ہوئے بولا

"میں تمہیں کوئی وجہ دینا ضروری نہیں سمجھتی... میری مرضی" وہ ہٹ دھرمی سے بولی تھی, اویس چند لمحے اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا, پھر ایک دم اس کے گلے

میں پڑا شیفون کا باریک سا دوپٹہ کھنچا اور اس کی دونوں کلائیاں جکڑ لیں

"اویس.... چھوڑو مجھے" وہ تڑپی

"بکواس بند کرلو" اویس نے اس کی دونوں کلائیاں مضبوطی سے دوپٹے سے باندھ دیں

"اویس..." وہ حلق کے بل چیخی تھی, اویس نے باقی کا دوپٹہ اس کے منہ کے گرد لپیٹ دیا, پھر اسے بازو سے پکڑا اور باہر لے آیا

"نسرین باجی... اس کا بیگ تیار کر دینا, میں کل فیکٹری سے گھر جاتے ہوئے لے جاؤں گا" وہ اسے ساتھ لئے باہر نکلا تھا

"علینہ اس کی چادر لاؤ..." اویس نے کہا, شرمین کسی بھوکی شیرنی کی طرح اس کی گرفت سے اپنا بازو چھڑوا رہی تھی, علینہ اس کی چادر لے آئی, اویس نے چادر اس کے اوپر ڈال دی تھی, حاتم نے اپنے کمرے کی کھڑکی میں سے اسے دیکھا تھا, ایک لمحے کے لئے تو دل ڈوب سا گیا تھا

www.novelsclubb.com

"پریشان مت ہونا... سب ٹھیک ہے" وہ علینہ کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے وہاں سے لے گیا تھا

.....

"میں بالکل دل نہیں کرتا اسے معاف کرنے کو... اور شائد مجھے اسے کبھی معاف نہیں کرنا چاہیے, شاید کسی کسی بھی بیوی کو ایسے شوہر کو معاف نہیں کرنا چاہیے جس نے اس کی عزت نفس مجروح کی ہو... عورت کے لئے عزت سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں ہوتا... محبت بھی نہیں... لیکن..." وہ کہتے کہتے رکا, یاسر اس کے سامنے بیٹھا تھا

www.novelsclubb.com

"وہ رویا ہے میرے لئے... دل سے, وہ تین دن اور تین راتیں ایک ہی پینٹ شرٹ میں میرے سرہانے کھڑا رہا تھا, پورے تین ماہ اس نے مجھے بستر پر بٹھا کر میری تیمارداری کی ہے, کبھی اف تک نہیں کیا... دن کو دفتر جاتا تھا اور رات کو میرے لیے جاگتا تھا...." وہ یاسر کے سامنے بیٹھ کر کہتی چلی گئی

"یاسر بھائی گزرے دو سالوں میں اس نے میرے ساتھ بہت زیادتیاں کی ہیں... سب سے بڑھ کر شک کیا ہے اور اس شک میں آکر میرے اوپر ہاتھ اٹھایا ہے, اسے کبھی معاف نہ کرنے کے لئے وہ ایک رات ہی کافی ہے جب اس نے مجھ پر شک کر کے مجھے جانوروں کی طرح مارا لیکن..." وہ ذرا سا رکی

"اس نے کبھی مجھے کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دی, میری ہر ضرورت کو پورا کیا ہے, میرا ہمیشہ بہت خیال رکھا ہے, مجھے کبھی تنگی نہیں ہونے دی... میں جانتی ہوں وہ مجھ سے بہت محبت کرتا ہے... آج بھی کرتا ہے, مجھے یقین ہے آج اگر وہ رو رہا ہے تو وہ سچ میں نادم ہے... میں چاہوں تو اسے کبھی معاف نہ کروں... اور اسے معاف نہ کرنے پر مجھ سے کوئی مواخذہ نہیں ہوگا لیکن... شاید اس کی بہت ساری زیادتیوں کے مقابلے اس کی کچھ کچھ اچھائیاں بھی ہیں اور ان اچھائیوں کے صدقے اسے ایک موقع اور سہی..." وہ بولی تھی

"اور اگر یہ اچھائیاں نہ بھی ہوتیں نا یاسر بھائی... تو شائد میں پھر بھی اسے ایک


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

موقع دے دیتی...ان دو بچوں کی خاطر جواب تک باپ کے لمس سے محروم ہیں"

وہ رو رہی تھی

اور ایسا ہی ہوتا ہے...بیوی ایک موقع دے ہی دیتی ہے....اس شوہر کو بھی جس نے اس کی عزت کو مٹی کر دیا ہو...بھلا کیوں...؟کیونکہ وہ بیوی بننے سے پہلے ایک عورت ہوتی ہے...اپنے سینے میں ایک انتہائی نرم سا دل رکھے ہوئے ایک عورت...جو جس بھی روپ میں ہو...ماں,بہن,بیوی,بیٹی...انت میں معاف کر ہی دیتی ہے

ایک عورت کے لئے عزت اور وفا سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہوتا...محبت بھی نہیں..لیکن انت میں وہ ان دونوں چیزوں کا قتل بھی معاف کر دیتی ہے کیونکہ شوہر کی ساری زیادتیاں ایک طرف...اور ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ لینا ایک طرف...دو آنسو بہا دینا ایک طرف...بیوی کا ماتھا چوم کر بس اتنا کہہ دینا ایک طرف کہ...آئی لو یو...بس....سب ختم

لیکن...ذرا سوچیں...وہ عورت جو معاف نہیں کر پاتی...وہ ماں, وہ بہن, وہ بیوی, وہ بیٹی...جو انت میں بھی معاف نہیں کر پاتیں...کیا اس کے سینے میں دل نہیں ہوتا...؟ ہوتا ہے...بالکل ہوتا ہے لیکن وہ نرم سا گوشت کا لوتھڑا معافی کا وقت آتے آتے ایک پتھر بن چکا ہوتا ہے

پھر بھلے ہی شوہر انگاروں پر ہی کیوں نہ چلے...دیواروں سے سر ہی کیوں نہ پھوڑے...پتھر پر کوئی اثر نہیں ہوتا

"لیکن میں صرف معاف کر رہی ہوں یاسر بھائی...شرائط آپ رکھیں گے..."

اس نے اپنے آنسو صاف کیے تھے, یاسر نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا تھا

.....

وہ اسے یونہی بازو سے جکڑے گھر میں داخل ہوا تھا, دروازے سے اندر آتے ہی شرمین نے یکدم اپنا بازو اس کی گرفت سے چھڑوالیا اور باہر کو بھاگی...رخسانہ سمیت تقریباً سبھی باہر صحن میں بیٹھے تھے, اویس نے ایک دم اسے پکڑا اور اندر لیکر


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آیا,دوسرے ہاتھ سے اس نے شرمین کا منہ کھولا تھا,اس اللہ کی بندی نے منہ کھلتے ہی پورے کے پورے دانت اویس کے بازو میں گاڑھ دیے,اویس کا زوردار طمانچہ اس کا منہ رنگ گیا تھا,اسے گھسیٹتے ہوئے وہ اندر کمرے تک لیکر آیا

"بے غیرت انسان چھوڑو مجھے..."وہ حلق کے بل چلائی تھی اور اویس کا ہاتھ دوسری بار اٹھ گیا

"پھر چلاؤ..."اس نے دوپٹہ کھینچ کر اس کے دونوں ہاتھ بھی آزاد کر دیئے

"میں تھپڑوں سے منہ لال کر دوں گا شرمین اگر اب زبان بند نہیں ہوئی تو..."

اویس کی آنکھوں میں خون اترا آیا تھا,شرمین قہر آلود نگاہوں سے اسے گھور رہی تھی

"میری ایک بات کان کھول کر سن لو,میں تمہارا شوہر ہوں اور تم میری بیوی... بس اس سے آگے کہانی ختم,تمہیں مر کر ہی مجھ سے آزادی ملے تو ملے...جیتے جی تو کسی صورت نہیں چھوڑوں گا تمہیں"اویس نے مضبوط لہجے میں کہا تھا

"بھول جاؤ... کہ تمہارا کوئی میکہ بھی ہے... اور یاد رکھنا کہ جتنی بار یہاں سے بھاگو گی... میں اتنی بار واپس لیکر آؤں گا... شادی کی ہے... کھیل نہیں کھیلا" وہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا... کمرہ لاک کر دیا تھا

"چاہیے اندر خودکشی کر لے...؟" رخسانہ نے کہا

"اتنی بہادر نہیں ہے وہ..." اویس مطمئن تھا

.....

یاسر نے اپنی شرائط رکھ دی تھیں

سب سے پہلی شرط... ایک عدد الگ گھر

دراصل المیہ یہ ہے کہ پڑھے لکھے لوگ بھی اس بات کو نہیں سمجھتے کہ جب ایک نئی لڑکی بیاہ کر آتی ہے تو اسے اسقدر ہجوم میں رکھنا ہی سب سے بڑی بیوقوفی ہے... علماء اور دانشور چیخ چیخ کر تھک گئے ہیں کہ نئی بیاہ کر آنے والی لڑکی کا الگ گھر میں رہنا اس کا شرعی حق ہے... اس سے بہت سارے جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں,

ویسے بھی پانچ, چھ مختلف مزاج کی عورتیں جن کا آپس میں کوئی خون کا رشتہ بھی نہ ہو وہ آخر ایک چھت کے تلے سلوک کے ساتھ کیسے رہ سکتی ہیں... بالکل ناممکن... مائیں رونا پیٹنا ڈال دیتی ہیں کہ کلیجے کا ٹکڑا کھینچ کر لے گئیں, بیٹوں کی ماؤں کو سب سے زیادہ پیارا وہی بیٹا ہو جاتا ہے جس کی شادی ہو جائے... الگ گھر ہو یہ سارے فساد ہی کیوں ہوں؟

"یاسر پتر... ہم لوگ گاؤں والا مکان بیچ رہے ہیں... میں اور رفیق بھائی الگ الگ گھر لیں گے... میں اور میری ساری فیملی الگ رہے گی, رفیق بھائی نے اپنے حصے میں سے زبیر اور اویس دونوں کے لئے شہر میں الگ الگ گھر دیکھ لئے ہیں... رملہ کا دل کرے تو ساس سسر کے ساتھ رہ لے... نہیں تو اکیلی رہ لے... اس کے گھر نہ تو اویس اور اس کی بیوی قدم رکھیں گے اور نہ میری فیملی میں سے کوئی جائے گا" شفیق نے کہا, پنچائیت کے سرپنچ نے یاسر کی طرف دیکھا

"ٹھیک ہے..." یاسر نے کہا



NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"دوسری شرط... جتنے تھپڑ زبیر نے اسے مارے ہیں اتنے ہی رملہ اسے بھی مارے گی... سب کے سامنے, بالکل ویسے ہی اسے دھکے دے گی, بالکل ویسے ہی اسے ٹھڈے مارے گی جیسے اس نے مارے تھے... اور اگر آج کے بعد اس بے غیرت آدمی نے میری بہن کو انگلی بھی لگائی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا... اسے اس کے دفتر سے گھسیٹتے ہوئے گاؤں تک لیکر آؤں گا... چاہے یہ راستے میں مر جائے" یاسر نے کہا

"زبیر تیرے سامنے بیٹھا ہے, پوری پنچائت کے سامنے یہ قسم کھائے گا کہ آئیندہ یہ رملہ کو اپنی زبان سے یا ہاتھوں سے کوئی گزند نہیں پہنچائے گا, اس کی ساری ضرورتیں پوری کرے گا, اپنے بچوں کا سارا خرچہ خود اٹھائے گا..." شفیق نے کہا تھا

"رملہ جو چاہے میرے ساتھ سلوک کرے... میں اف بھی نہیں کروں گا... آج کے بعد اگر اس کی بہن کی آنکھوں میں میری وجہ سے آنسو آیا تو چاہے یہ مجھے گولی

مار دے... بس ایک بار معاف کر دے" زبیر ہارے ہوئے لہجے میں بولا

"تیسری شرط.... رملہ کو لینے زبیر اکیلا نہیں آئے گا, حمزہ اس کے ساتھ آئے گا, میں اسے اپنے ہاتھوں جہنم واصل کروں گا اور اس کا باپ ابھی اسی وقت اس کا خون مجھے معاف کرے گا" یاسر کے کہتے ہی سب کو سانپ سونگھ گیا تھا, شفیق دن بخود رہ گیا

"یاسر پتر... تیری یہ سزا بہت کڑی ہے... جوان خون ہے وہ شفیق کا..." سرپنچ نے کہا

"اس جوان خون ہے میری بہن کے ساتھ دو بار زیادتی کرنے کی کوشش کی ہے, میری یہ ہی شرط ہے... مجھے حمزہ شفیق اپنے سامنے کھڑا چاہیے... میں اسے اپنے ہاتھوں سے گولی ماروں گا" یاسر نے کہا

"یاسر... کیا اسے گولی مارنے سے جو ہو چکا وہ بدل جائے گا...؟" اویس نے کہا

"نہیں... لیکن اسے گولی مارنے سے جو ہونیوالا ہے.... وہ ضرور بدل جائے گا,

زبیر اور رملہ کا معاملہ ایک شوہر اور بیوی کا معاملہ تھا... شوہر نے معافی مانگی اور بیوی نے معاف کر دیا... میں اسے نہیں کہہ سکتا کہ وہ زبیر کو معاف نہ کرے لیکن حمزہ... اس نے میری بہن کی عزت رولنے کی کوشش کی ہے... وہ بھی دو بار... زبیر بھلے ہی بے غیرت بن جائے, رملہ بھلے ہی اسے معاف کر دے... لیکن میں نہیں کروں گا... اس بدکار کی سزا موت ہی ہے جو میرے ہاتھوں لکھی ہے" یاسر کہتا چلا گیا, شفیق چہ چاپ سر جھکائے بیٹھا تھا, زبان سے کہہ دینا کتنا آسان تھا کہ میری بلا سے چاہے حمزہ کو گولی مار دے... لیکن حقیقت

"یاسر... پتر اتنا پتھر دل نہیں بنتے... معاف کر دینا خدا کی ذات کو بہت پسند ہے" سرپنچ نے کہا

"لیکن خدا کی ذات نے بدلہ لینے سے بھی منع نہیں کیا صوفی صاحب..." یاسر نے کہا

"تو یہ بدلہ کسی اور طرح لے لے پتر... کوئی اور شرط منوا لے" وہ بولا

"چلیں ٹھیک ہے پھر... عزت کا بدلہ موت نہ سہی تو عزت کا بدلہ عزت ہی سہی... مجھے حمزہ شفیق کی بہن کے ساتھ وہی سب کرنے کا اختیار ہے جو اس نے میری بہن کے ساتھ کیا... اگر شفیق اپنے جوان بیٹے کا قتل برداشت نہیں کر سکتا تو مجھے رملہ کی عزت کے بدلے نائمہ شفیق چاہیئے" یاسر نے دھماکہ کیا تھا

"یاسر... حمزہ نے رملہ کی عزت پامال تو نہیں کی تھی...؟" اویس نے ذرا سی ہمت کی تھی

"تو پھر کیا کیا تھا...؟" یاسر نے پوچھا, اویس بول نہ سکا

"جو اس نے کیا... وہی میں کر لوں گا" یاسر نے کہا تھا

.....

وہ عشاء کے وقت دوبارہ کمرے میں آیا تھا, کمرہ ہنوز لاکڈ تھا, دروازہ کھول کر وہ اندر آگیا, پورا کمرہ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا, اس نے لائیٹ جلائی... شرمین کمبل لپیٹے بیڈ کے ایک کونے میں سمٹ کر لیٹی تھی, وہ کچھ دیر کھڑا اسے دیکھتا رہا پھر کچن میں آیا,

کھانے کی ٹرے بنائی اور کمرے میں آ گیا

"شرمین..."اس نے دھیرے سے شرمین کے اوپر سے کمبل کھینچا, وہ سوتی بن گئی

"مجھے پتہ ہے تم جاگ رہی ہو...اٹھو"وہ بولا, شرمین ٹس سے مس نہ ہوئی

"شرمین...یار بس بھی کرو"اویس نے سارا کمبل کھینچ کر ایک طرف پھینک دیا

"میری جان..."وہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے دھیرے سے بولا تھا, شرمین نے اپنا بازو آنکھوں پر رکھ لیا

"چل بس کر دے نا..."اویس نے دھیرے سے اس کا بازو ہٹایا, شرمین نے مندی مندی سی آنکھوں سے اسے دیکھا, اویس نے بہت محبت سے اس کے چہرے اور ماتھے پر بکھرے بال ہٹائے تھے

"اچھا ایم سوری...چلو اب صلح کر لیتے ہیں"وہ بولا

"آئی ہیٹ یو..."وہ کروٹ بدل گئی

"بٹ آئی لو یو..."اویس اس کے اوپر جھکا تھا

"جن سے پیار کرتے ہیں انہیں جانوروں کی طرح باندھ کر نہیں رکھتے... آزاد چھوڑ دیتے ہیں" وہ تڑخ کر بولی

"کہاں جاؤ گی آزاد ہو کر؟" اویس نے پوچھا

"تمہاری بلا سے... جہاں مرضی جاؤں" وہ بولی

"شرمین تمہارے میکے کے دروازے تم پر ہمیشہ کے لئے بند ہو گئے ہیں... اس کے علاوہ اور کیا ٹھکانہ ہے تمہارے پاس؟" اویس نے پوچھا

"اویس میں جو مرضی کروں, چاہے کسی بس کے نیچے آ کر مر جاؤں, یا گلے میں پھانسی کا پھندا ڈال لوں.. تم بس میری جان چھوڑ دو, مجھے نہیں رہنا تمہارے ساتھ

"وہ ایک دم اٹھ بیٹھی, دماغ ابھی بھی سیٹ نہیں ہوا تھا

"حرام موت مر جاؤ گی لیکن.... میرے ساتھ خوش ہو کر نہیں رہو گی... شرمین آخر میں نے کیا کیا ہے تمہارے ساتھ؟ کوئی ایک وجہ تو دو مجھے چھوڑنے کی؟"

اویس تنگ آ گیا

"مجھے نفرت ہے گئی ہے تم سے..زہر لگنے لگی ہے تمہاری شکل...بس...یہ وجہ ہے"وہ چیخ کر بولی تھی,اویس تاسف سے اسے دیکھتا رہ گیا,پھر چند لمحوں بعد اٹھا اور کھانے کی ٹرے اس کے سامنے رکھ دی

"اچھا کھانا تو کھالو.."وہ اسقدر بے عزتی بھی ہضم کر گیا تھا

"مجھے نہیں کھانا..."وہ تنک کر بولی

"کھالو...مجھ سے نفرت ہے...کھانے سے تو نہیں ہے نا..."اویس نے کہا اور لقمہ بنا کر اس کی طرف بڑھایا

"یہ لو...منہ کھولو"وہ بولا,شرمین نے قہر آلود نظروں سے اس کی طرف دیکھا اور زور سے ہاتھ مار کر ٹرے الٹا دی,سارا سالن بستر کی چادر خراب کر گیا,پانی کا گلاس کمبل پر الٹ گیا,اویس کی برداشت یکلخت ختم ہوئی تھی...اس نے شرمین کی گردن دبوچ لی

"تم دراصل لاتوں کی بھوت ہو جسے میری باتیں سمجھ نہیں آتیں..."اس نے

ایک جھٹکے سے اسے بستر پر پھینکا تھا

"چھوڑ دو مجھے... وحشی انسان" وہ چلائی

"تمہیں وحشی بن کر ہی دکھاتا ہوں آج" اویس کو غصہ آ گیا تھا, شرمین ہاتھ پاؤں مارتی رہ گئی لیکن اویس نے اسے ہلنے نہ دیا

"تمہیں ضرورت ہی کیا ہے کسی بس کے نیچے آنے کی... میرے ہاتھوں سے بچو گی تو اس کمرے سے نکلو گی نا تم" اویس واقعی وحشی بن گیا تھا

"میری محبت کا تماشہ بنا دیا تم نے..." وہ اس سے اپنا ہر حق وصول کرتا چلا گیا تھا, شرمین کی سسکیاں گھٹ گھٹ کر ہی مر گئیں لیکن اسے رحم نہ آیا

"پھر تم پوچھتے ہو کہ کوئی ایک وجہ دو مجھے چھوڑنے کی؟" شرمین نے بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ سرگوشی کی تھی

"چلو آج کے بعد کم از کم تمہارے پاس وجہ تو ہو گی نا..." اویس نے اس کا شکستہ وجود رہا کرتے ہوئے کہا تھا

.....

اس پورے کمرے میں کسی موت کی سی خاموشی چھائی ہوئی تھی, رخسانہ اور یاسمین چپ چاپ ایک چارپائی پر بیٹھی تھیں, رفیق صاحب دوسری طرف اپنا حقہ لیے بیٹھے تھے, شفیق صوفے پر بیٹھا تھا...اس کے ساتھ اویس بیٹھا تھا, حمزہ اور زبیر دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑے تھے...اور وہ...نائمہ شفیق...وہ سہمی ہوئی سی دروازے کے ساتھ کھڑی تھی, بس وقفے وقفے سے حقہ گڑگڑانے کی آواز آرہی تھی

"ہن کی کرنا چوہدری...؟" رخسانہ کی نحیف سی آواز رفیق کے کانوں تک پہنچی تھی

"میری گل سنو...میں تو کہتا ہوں اس سارے معاملے کو سرے سے ختم ہی ہو جانے دو, زبیر پتر تھوڑے کو دن بیوی بچوں کی یاد آئے گی پھر آہستہ آہستہ بھول جائیں گے, دوسرا ویاہ کر لیں...اللہ اور بچے دے دے گا تجھے...زندگی کونسا ایک

عورت پر ختم ہو جاتی ہے" رفیق نے کہا

"اور اگر اللہ نے میری قسمت میں بس یہ ہی ایک عورت لکھی ہوئی تو...؟ میری اولاد اسی کے بطن سے لکھی ہوئی تو؟ اس کے بعد میری قسمت میں کسی ٹرک کے نیچے آ کر مر جانا لکھا ہوا تو؟ ٹھیک ہے پھر...؟" وہ بولا تو رخسانہ کے کلیجے پر ہاتھ پڑا

"تے فیر کی کراں؟ شفیق اور یاسمین نے ہمیشہ اپنی اولاد میری اولاد پر قربان کر دینے کا ٹھیکہ تو نہیں لے رکھا..." رخسانہ نے کہا, آواز بھیگ رہی تھی

"زرینہ کی دفعہ بھی ان کے آگے ہی ہاتھ جوڑے تھے ہم نے... وہ بھی جب اس نامراد کے ساتھ رات کے اندھیرے میں گھر کی چوکھٹ پار کر کے صرف دو دن بعد ہی واپس آ گئی تو ان دونوں کے آگے ہی جھولی پھیلائی تھی ہم نے... تب بھی انہیں کی منت کی تھی کہ ہماری عزت بچا لو... چلو شفیق کو تو کہیں کہ تیرے باپ کا سگا بھائی تھا... خون تھا... لیکن یاسمین تو پرائی تھی نا.. پرائی ہونے کے باوجود اس نے اپنا بیٹا میری جھولی میں ڈال دیا تھا..." وہ رو رہی تھیں

"اور اگر شمس نہ ہوتا... تو زرینہ کہاں جاتی؟ کیا بنتا اس کا...؟ کون اپناتا اسے؟" وہ بولیں

"اور آج آٹھ سال بعد پھر وہی رات آن کھڑی ہوئی ہے... زبیر پتر میں ان دونوں سے کیسے کہوں کہ آج اپنا دوسرا بیٹا بھی میری جھولی میں ڈال دو... تاکہ وہ میرے بیٹے کی خوشیوں کی بھینٹ چڑھ جائے... کیسے کہوں؟" وہ سسکیاں بھر رہی تھیں, شمس بھی ایک طرف خاموش کھڑا تھا لیکن زرینہ خاموش نہ رہ سکی

"بس کر دے امی... پچھلے آٹھ سالوں سے اس شخص کا جو احسان آپ دونوں نے اپنے کندھوں پر اٹھا رکھا ہے اس کا بدلہ میں ہزاروں بار چکا ہی ہوں, کاش... کاش امی تو نے اس رات چاچا اور چاچی کے سامنے جھولی نہ پھیلائی ہوتی...؟ کاش تو نے مجھے اس شخص کے ساتھ بیاہنے کی بجائے زندہ گاڑھ دیا ہوتا... وہ مرنا ایک دفعہ کا ہوتا... اب پچھلے آٹھ سالوں سے آٹھ سو دفعہ مر چکی ہوں میں... میری کوئی رات ایسی نہیں گزرتی جس رات میں اس کالی رات کا ذکر نہ آتا ہو... جب جب اس

شخص نے مجھ سے اپنا حق لیا ہے تب تب مجھے یاد کروایا ہے کہ میں بدکار ہوں...

میں نے بدکاری کی تھی..."زرینہ یکدم رو پڑی

"خدا کی قسم امی میں نے ہزاروں بار شمس کے پیروں میں اپنا چہرہ رکھا ہے,

سینکڑوں بار اس سے معافی مانگی ہے, آٹھ سالوں میں کوئی ایسی رات نہیں گزری

جس میں مجھے لگا ہو کہ یہ شوہر بن کر مجھے زیر کرتا ہے...ہر بار یہ ایک فاتح بن کر

مجھے مغلوب کرتا ہے...آٹھ سال ہو گئے اس کے منہ سے اپنے لئے بدمعاش کا لفظ

سنتے, آٹھ سال ہو گئے اس کے تھپڑ کھاتے, ٹھڈے کھاتے, آٹھ سالوں میں اس

شخص نے ایک میٹھا بول نہیں بولا, ہمیشہ گالی ہی دی, ہمیشہ طعنہ ہی دیا...آٹھ

سالوں سے یہ صرف مجھے اسلئے بیوی مان رہا ہے کیونکہ میں اس کے بچوں کی ماں

ہوں"وہ آج پھٹ پڑی تھی

"اللہ نے فرمایا میں شرک علاوہ جو گناہ چاہوں گا معاف کر دوں گا...پھر بندے

کیوں نہیں کرتے...؟آٹھ سالوں سے میرے دونوں ہاتھ جڑے ہیں...ہر ایک

کے سامنے.... لیکن معافی نہیں ہے...اور اگر میرے گناہ کے لئے کسی کے پاس معافی نہیں ہے تو حمزہ کے لئے معافی کیوں؟اس کے لئے اتنا نرم گوشہ کیوں؟اس نے بھی تو وہی گناہ کیا ہے نا امی...جو میں نے کیا تھا..."وہ کہتی چلی گئی, سبھی خاموش تھے

"میں اپنی معصوم بچی کسی صورت قربان نہیں کروں گا...."شفیق نے کہا

"تو کیا کریں گے پھر؟جوان بیٹا قتل کروادیں گے؟"یاسمین تڑخ کر بولیں

"اس جوان بیٹے نے ایک شادی شدہ لڑکی کے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کی... وہ بھی دو بار...اس جوان لڑکے نے ایک ننھی جان کو اس دنیا میں آنے سے پہلے ہی قتل کر دیا...اور میں اس بدکار کے لئے اپنی بیٹی داؤ پر نہیں لگاؤں گا"شفیق نے فیصلہ سنا دیا تھا

"کوشش ہی کی تھی نا...زیادتی کی تو نہیں تھی"یاسمین سب سے پہلے ایک ماں تھیں

"تو وہ بھی تمہاری بیٹی کے ساتھ زیادتی تھوڑی نا کرے گا... بس وہی کرے گا جو تمہارے بیٹے نے اس کی بہن کے ساتھ کیا ہے... بس اکیلے میں اس کا دوپٹہ کھینچے گا, اسے گلے سے لگائے گا, اسے چارپائی پر گرائے گا, پھر اس پر...." حمزہ نے شفیق کی بات کاٹ دی

"ابو بس... بس کریں..." وہ چیخا تھا

"مجھے یاسر کی شرط منظور ہے... میں اس کے پاس جانے کے لئے تیار ہوں, گناہ میں نے کیا ہے تو سزا ناعمہ کے حصے کیوں آئے...؟" حمزہ نے دھیرے سے کہا

"وہ گولی مار دے گا تجھے..." یاسمین رو پڑیں

"امی اگر مقدر میں یونہی لکھا ہے تو یونہی سہی" وہ بولا

"تایا جی تسی مکان دا قبضہ لے لو, زبیر کا سامان وہاں شفٹ کریں اور... رملہ کو لینے میں اس کے ساتھ جاؤں گا" وہ فیصلہ کن لہجے میں بولا تھا, یاسمین روتے ہوئے باہر نکل گئیں, ناعمہ ایک طرف خاموش کھڑی آنسو بہا رہی تھی

www.novelsclubb.com

.....

یاسر اور شمیم باہر صحن میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے, نائلہ انہیں چائے دے کر اندر چلی گئی, وہ دونوں بچوں کو سلا کر, نائلہ کو ان کے پاس بٹھا کر باہر نکلی تھی

"آجا میرا پتر..." شمیم نے اسے برآمدے میں کھڑے دیکھ لیا تھا, وہ چلتی ہوئی ان کے قریب آگئی

"کیسا ہے میرا شیر؟" یاسر نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا

"ٹھیک ہوں" وہ چارپائی کے ایک کونے پر ٹک گئی

"یاسر بھائی... جب میں نے معاف ہی کر دیا تو بدلے کی کیا ضرورت ہے" وہ دھیرے سے بولی تھی

"تو نے صرف اپنے شوہر کو معاف کیا ہے..." یاسر نے کہا

"اگر میں حمزہ کو بھی معاف کر دوں تو؟" رملہ نے کہا

"وہ تیری مرضی... لیکن میں اسے معاف نہیں کروں گا" یاسر نے کہا

"رملہ... پتہ ہے ابو جاتے ہوئے مجھے کیا کہہ کر گئے تھے... انہوں نے یہ نہیں کہا کہ یاسر اب تو میری بچیوں کا باپ ہے... ان کا خیال رکھنا... بلکہ یہ کہا کہ یاسر ہمیشہ میری دونوں بچیوں کا بھائی بن کر رہنا, بھلا کیوں؟ کیونکہ باپ کمزور ہوتا ہے رملہ... بالکل ویسے جیسے اس کی بیٹی کمزور ہوتی ہے... نرم دل, رحم دل... باپ کی آنکھوں میں آنسو جلدی آجاتے ہیں, باپ کا دل جلدی نرم پڑ جاتا ہے... بالکل ویسے جیسے اس کی بیٹی کا... اسی لئے انہوں نے مجھے تم دونوں کا باپ بننے کو نہیں کہا... بھائی بننے کو کہا... کیونکہ بھائی مضبوط ہوتا ہے... اس کا دل چند آنسوؤں سے نرم نہیں پڑتا, وہ اپنی بہنوں کے لئے تن کر کھڑا ہو جاتا ہے..." یاسر کہتا چلا گیا

"میں تیرا بھائی ہوں رملہ... اور میں اتنی جلدی نرم نہیں پڑوں گا جتنی جلدی تو نرم پڑ گئی ہے" یاسر نے کہا

"اور تو نے ہی تو کہا تھا نا... کہ شرائط میں رکھوں گا... تو بس پھر میں نے رکھ دیں" وہ بولا

"ایک لڑکی کو بے عزت کرنے کی شرط یاسر بھائی...اس کا کیا قصور؟" وہ بولی

"تیرا کیا قصور تھا؟" یاسر کی آواز اونچی ہو گئی

"میں اس کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کروں گا...بس اتنا ہی جتنا اس کے بھائی نے تیرے ساتھ کیا, بس اس گھر کی چھت پر وہ اکیلی میرے سامنے ہو گی, بس میں بھی یونہی اس کا دوپٹہ کھینچوں گا جیسے اس نے میری بہن کا کھینچا...میں بھی اسے یونہی..." رملہ نے اس کی بات کاٹ دی, وہ رو رہی تھی

"جرم بھائی کرے...تو سزا بہن کیوں بھگتے؟" وہ بولی

"میں نے اسے نہیں کہا کہ اس کے حصے کی سزا اس کی بہن بھگتے...وہ غیرت مند ہوا تو خود ہی آئے گا" یاسر نے کہا, رملہ نے اپنے آنسو خشک کیے تھے

"یاسر بھائی...مجھے نا تو اپنا بھائی ایک خونی کی شکل میں قبول ہے اور نا ہی ایک بدکار کی شکل میں...اگر آپ اسے معاف نہیں کر سکتے تو بس پھر کھیل ختم کریں...میری اور زبیر کی طلاق ہو لینے دیں" رملہ نے کہا

"وہ تیرے بچے کا قاتل ہے رملہ..." یاسر نے کہا

"خدا نے مجھے اسے معاف کرنے کے بدلے دو دو بچے عطا کر دیئے ہیں" وہ بولی تھی

"مجھے بس یہ ہی کہنا تھا... نہ تو آپ حمزہ کو گولی ماریں گے... اور نا ہی نائمہ سے بدلہ لیں گے, میری اور زبیر کی علیحدگی ہی ٹھیک ہے" وہ فیصلہ سناتے ہوئے بولی تھی

.....

وہ کچن سمیٹ کر کمرے میں آئی تو شمس جاگ رہا تھا, زرینہ نے بس ایک نظر اسے دیکھا اور دونوں بچوں پر کمبل ڈالنے لگی, شمس اٹھ کر اس کے قریب آ گیا

"میری گل سن..." وہ اسے کلائی سے پکڑ کر دوسرے کمرے میں لے آیا تھا

"چھوڑ مجھے..." زرینہ نے کہا

"مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ تو میرے سے اتنی تنگ ہے, ابھی کوئی بات رہ گئی تھی تو وہ بھی سنا دیتی اپنے بھائیوں کو, کوئی رونا رہ گیا تھا تو وہ بھی رو لیتی اپنے باپ کے سامنے..." شمس نے اسے بالوں سے جکڑ لیا

"شمس...بہت ہو گیا, چھوڑ دے مجھے" وہ تڑپی

"آوارہ کہتا ہوں نا میں تجھے...بتا تو آوارہ نہیں ہے تو پھر کیا ہے؟ تو نے بد معاشی نہیں کی تو پھر کیا کیا؟ شادی سے پہلے کسی مرد کے ساتھ چکر چلانے کو بدکاری کرنا ہی کہتے ہیں زرینہ بی بی اور تو بدکار ہی ہے..." شمس نے اسے بالوں سے جھٹکا دے کر چارپائی پر اوندھے منہ گرایا تھا

"شمس بس کر دے...آٹھ سال ہو گئے ہیں مجھے تیرے آگے یوں جانور بنے..." وہ روئی تھی

"اور پھر کہتی ہے کیسا احسان...؟ تجھ جیسی گناہ کی پوٹلی کو میں نے ساری عمر کے لئے اپنے سر پر رکھ لیا...ابھی کوئی احسان ہی نہیں کیا...؟" شمس نے اس کا دوپٹہ کھینچ کر ایک طرف پھینکا اور پھر اپنی قمیض اتارتے ہوئے لائیٹ بند کر کے دروازہ بھی بند کر دیا

"شمس...مجھے معاف کر دے" زرینہ روتے ہوئے اس کے قدموں میں گری

تھی, شمس نے اسے بالوں سے جکڑ کر بستر پر اوندھا کیا اور زور سے اس کا منہ دبوچ لیا

"شمس..." وہ بلک رہی تھی

آٹھ سال پہلے اسے محبت ہو گئی تھی... کسی لڑکے سے, اسی گاؤں کا تھا... اس نے ورغلایا اور زرینہ اس کے ورغلانے میں آ کر رات کے اندھیرے گھر کی دہلیز پار کر گئی... اس نے دو, چار دن استعمال کیا پھر غائب ہو گیا... اور زرینہ بیچاری اپنا آپ لٹوا کر واپس آ گئی... اسی دہلیز پر

اور یہ ہی اس کی غلطی تھی... واپس کیوں آئی؟ کسی ٹرک کے نیچے آ کر مر کیوں نہیں گئی...؟ گلے میں پھندا ڈال کر لٹک کیوں نہیں گئی....؟ واپس کیوں آئی؟ کیونکہ اسے لگا کہ شاید.... شاید اسے معافی مل جائے... شاید ماں باپ کو ترس آ جائے, لیکن وہ بھول گئی تھی کہ... خدا تو معاف کر دیتا ہے... اس کے بندے معاف نہیں کرتے... قبر میں اترتے ہوئے مردے تک کو معاف نہیں کرتے

ہاں... وہ ایک لڑکا ہوتا تو اسے ضرور معافی مل جاتی, کیونکہ ہمارے معاشرے میں مردوں کو اکثر جرم معاف ہو جاتے ہیں... جیسے شادی سے پہلے کی محبت, جیسے فلرٹ, جیسے دھوکہ, جیسے جھوٹ, جیسے زیادتی... اور جیسے بیوفائی

وہ درد سے بلکتی رہ گئی لیکن شمس کو ترس نہیں آیا, اپنا سارا غصہ زرینہ پر نکال کر اس نے سانس لیا تھا, وہ دھڑام سے فرش پر گر گئی تھی, وہ اس کے ٹوٹے پھوٹے وجود کو ٹھوکر مار کر باہر نکل گیا, زرینہ کی آنکھیں خون ہو رہی تھیں

"تجھے ساری عمر معافی نہیں ملے گی زرینہ.... مرتے دم تک نہیں" کوئی اس کے اندر سے بولا تھا, وہ اپنی پوری ہمت جمع کر کے اٹھی اور لڑکھڑاتی ہوئی باہر نکل آئی

"دفع مار اس گھر کو... شوہر کو... بچوں کو" آواز اونچی ہو گئی تھی

"جان چھڑا لے زرینہ.... جان چھڑا لے" اس نے کھرے میں پڑی تیزاب کی پوری بوتل اپنے اندر انڈیل لی تھی

.....

رات کے نو بج رہے تھے جب وہ کمرے میں آیا, شرمین بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی, اویس نے اس کا موبائل بھی ضبط کر رکھا تھا, وہ پچھلے دو دنوں سے کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی, نا عمہ روز اس کے آگے کھانے کی ٹرے رکھ جاتی تھی, جب بھوک کی انت ہو جاتی تو چند لقمے کھا لیتی, ورنہ ٹرے یونہی پڑی رہتی, دو دنوں سے اس نے سوائے واش روم جانے کے بیڈ سے پیر نیچے نہیں اتارا تھا, منہ سے بول کے نہیں دی تھی, اب بھی اویس اندر آیا تو وہ یونہی بیٹھی رہی.... کھانے کی ٹرے ہنوز میز پر پڑی تھی, اویس نے ایک نظر اسے دیکھا

ملگجا سا حلیہ... بکھرے سے بال... بے رونق سا چہرہ... وہ ایسی تو نہیں تھی جیسی ہو گئی تھی, اویس کو اس پر بے پناہ ترس آیا.. آخر کو بیوی تھی وہ اس کی... جھنڈے گاڑھ کر محبت کی تھی اس سے, ڈنکے کی چوٹ پر شادی کی تھی... دل سے چاہا تھا اسے, سارے زمانے سے لڑ کر حاصل کیا تھا اسے... اس نے شیدھیرے سے کھانے کی ٹرے اٹھائی اور اس کے سامنے آ بیٹھا,

"شرمین..." وہ دھیرے سے بولا تھا, شرمین یونہی خاموش بیٹھی رہی

"میری جان بس کردے نا..." اویس نے اس کے کندھوں کے گرد بازو لپیٹ کر اسے اپنے سینے سے لگایا تھا, پھر دھیرے دھیرے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا

"شرمین... یار میں نے الگ گھر لے لیا ہے, میرا اور تمہارا... وہاں اور کوئی نہیں ہو گا ہم دونوں کے سوا, کوئی جھگڑا نہیں... کوئی فساد نہیں... کچھ دنوں تک شفٹ ہو جائیں گے... ٹھیک ہے؟" اویس نے کہا, شرمین کچھ نہ بولی

"یار میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے... مجھے پتہ ہے تم بھی مجھ سے اتنی ہی محبت کرتی ہو... چلو بس کرو اب... ایک فضول سی ضد کے پیچھے ساری زندگی برباد کرنے پر تلی ہوئی ہو" وہ بولا اور اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے دیئے

"آئی ہیٹ یو..." شرمین روتے ہوئے بولی تھی

"بٹ آئی لو یو..." اویس نے اس کی گیلی گیلی آنکھوں کو چوما تھا, پھر لقمہ بنا کر اس

کی طرف بڑھایا, لقمہ منہ میں رکھتے ہی شرمین کا دل متلایا تھا

"کیا ہوا؟" اویس نے پوچھا, وہ بس اٹھ کر واش روم کی طرف بھاگی

اسے قے آئی تھی... اگلی صبح وہ فیکٹری سے شارٹ لیو لیکر اسے زبردستی ہسپتال

لے گیا

وہ امید سے تھی

"مجھے نسرین باجی سے ملنا ہے..." واپسی پر اس کی یہ ہی رٹ شروع ہو گئی, اویس

ناچار اسے وہاں لے آیا

"بس تھوڑی دیر رکنا ہے اور پھر میرے ساتھ ہی واپس جانا ہے" وہ بولا تھا

رہ نسرین کے گلے لگ کر یوں روئی جیسے پتہ نہیں کیا ہو گیا ہو

"کیا ہو گیا شرمین...؟" وہ بیچاری ہول گئی

"خوشی سے رو رہی ہے نسرین باجی... والدہ محترمہ جو بننے والی ہے" اویس

دھیرے سے مسکرا کر بولا

"یاخدا تیرا شکر ہے..." نسرین اس کا سارا رونا دھونا بھول گئی تھی

اویس بس ایک گھنٹہ وہاں رکا... حاتم بھی بریک میں گھر آیا تھا

"نسرین باجی... میں نے نہیں جانا" شرمین کی وہی رٹ

"شرمین... بس کردے, خدا کا واسطہ بس کردے, اب تو خدا نے امید سے کر دیا ہے اب تو بس کردے" نسرین بھی تنگ آگئی

"امی ابو ہوتے تو آج میرا یہ حال نہ ہوتا...؟" وہ رو پڑی

"کیا حال ہو گیا ہے تیرا...؟ ہیں.... کیا ہوا ہے تجھے؟ اچھا بھلا شوہر ہے... گھر ہے, ماں بننے والی ہے... کیا کمی ہے تجھے...؟ شرمین حاتم ٹھیک کہتا ہے, تجھے عادت پڑ گئی ہے ادھر ادھر منہ مارنے کی... طلاق کو کھیل سمجھ لیا ہے تو نے... چپ چاپ اپنے شوہر کے ساتھ اپنے گھر جا... سمجھی, آج امی ابو ہوتے تو وہ بھی یہ ہی کرتے" نسرین کہتی چلی گئی

"میں خودکشی کرلوں گی" وہ چیخی تھی

"جا کر لے...ابھی تک تو کی نا..."نسرین نے کہا,وہ آنسو پونچھتی ہوئی باہر نکل گئی,علینہ سے تو اس نے کوئی بات ہی نہیں کی...واپسی پر حاتم اس کے سر پر ہاتھ رکھنے لگا تو اس نے بری طرح اس کا ہاتھ جھٹک دیا

"بس کرو یہ ڈرامے...پتہ چل گیا مجھے کہ کون میرا کتنا سگا ہے؟"وہ انتہائی بدتمیزی سے بولی تھی,حاتم بس سر جھٹک کر رہ گیا تھا

.....

اسے صبح سب سے پہلے یاسمین نے دیکھا,منہ سے جھاگ نکل نکل کر فرش پر پھیل رہا تھا,ان کی چیخیں سن کر شمس باہر نکلا تھا

بھاگم بھاگ اسے ایمبولینس میں ڈال کر ہسپتال لے کر گئے,ایمرجنسی پر موجود ڈاکٹر نے صاف کہہ دیا کہ حالت انتہائی خطرے میں ہے,حمزہ اور شمس دونوں ہسپتال تھے,ساتھ رخسانہ آئی تھیں

اس کا معدہ واش کیا گیا تھا

www.novelsclubb.com

پورا دن اس نے آنکھ نہیں کھولی...رات کے قریب جا کر ہوش آیا

وہ بچ گئی تھی...نہ جانے کیوں؟

"زرینہ....میری دھی"رخسانہ آخر کو ماں تھیں,زرینہ نے بس چپ چاپ اپنے

ماتھے پر رکھا ان کا ہاتھ ایک طرف کر دیا تھا

دونوں بچے اس کے سرہانے کھڑے امی امی کر رہے تھے

"زرینہ پتر....تجھے سب نے معاف کر دیا,آج کے بعد تجھے کوئی بندہ بھی غلط بات

نہیں کرے گا...میری دھی اب نہ ایسا کریں"رخسانہ کہتی چلی گئیں

لیکن کیا واقعی اب اسے اس معافی سے کوئی فرق پڑتا تھا...؟

اگلے دن وہ ڈسچارج ہو گئی

"امی..."اس نے دھیرے سے رخسانہ کو پکارا تھا

"اب مجھے سمجھ آ گئی ہے کہ معافی کیسے ملتی ہے..."وہ انتہائی سرد لہجے میں بولی,

رخسانہ دم بخود رہ گئیں تھیں

گھر آکر بھی وہ چپ چپ ہی رہی, بس خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئی, جاتے جاتے اس کی نظر کھرے پر پڑی... وہاں ایک نئ تیزاب کی بوتل رکھی تھی

.....

آج رملہ اور شرمین کا سامان شفٹ کر دیا گیا تھا, اویس نے دونوں گھروں کی پانی اور بجلی کی ہیبہ پینینس بھی کروالی تھی, شفیق اور یاسمین اپنا سامان پہلے ہی شفٹ کر چکے تھے, زرینہ اور شمس کو نیچے اور حمزہ کو اوپر کا پورشن دے دیا تھا, سب کچھ سیٹ کروا کر اس شام اویس شرمین کو لے جانے لگا تھا, اس کا منہ ہنوز سوجا ہوا تھا, تیوری پر جا بجا بل اور گردن میں ایک ہی بل...

www.novelsclubb.com

"شرمین پتر ہم لوگ تیرے دشمن نہیں ہیں, میں نے اسی دن جس دن تو اویس سے نکاح کر کے اس گھر میں آئی تھی تیرے بھائی کو کہہ دیا تھا کہ میرے لئے تو بالکل رملہ کی طرح ہے لیکن... پتر سسرال میں ایسے

گزارے نہیں ہوتے جیسا تو سوچ کر آئی تھی... سسرال میں تو بہو بن کر آئی

تھی... کہیں کہ مہارانی نہیں... بالکل ویسے جیسے علینہ بہو بن کر گئی ہے, پتر کام ہر جگہ ہی کرنے پڑتے ہیں, اور کام کرنے سے کوئی چھوٹا نہیں ہو جاتا, آج تیرے سارے جھنجھٹ ہی ختم ہو گئے ہیں, نہ کسی سے لڑائی.... نہ جھگڑا... بس تو اور تیرا شوہر... اللہ بچہ بھی دے دے گا, جا میرا پتر... سکھی ہو کر رہ... تیرا دل کرے گا تو ہم سے مل لیا کرنا نہیں تو نا سہی, تیرا دل کرے تو ہمیں اپنے گھر آ لینے دینا نہیں تو تیری مرضی, اویس میرا پتر ہے... ناخن سے ماس جدا نہیں کر سکتی میں... اس سے ملنا نہیں چھوڑ سکتی..." وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھے کہتی چلی گئی تھیں, ان دونوں میاں بیوی نے زبیر کے ساتھ رہنا تھا, گاؤں والے گھر کی قیمت لگ چکی تھی, اسے بھی بس کچھ دنوں تک خالی کرنا تھا

شرمین چپ چاپ اویس کے ساتھ باہر نکل گئی

"مجھے پہلے ایک بار حاتم سے ملنا ہے..." وہ اس کے پیچھے موٹر سائیکل پر بیٹھتے ہوئے بولی تھی, اویس اسے چپ چاپ حاتم کی طرف لے آیا, وہ گھر پر ہی تھا

"خیر ہے؟" وہ جب جب آئی تھی تب تب خیر نہیں ہوئی تھی

"میں دو, تین دن یہاں رہ لوں؟" اس نے پوچھا, حاتم نے اویس کی طرف دیکھا, وہ اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کر گیا تھا

"دیکھ شرمین... یہ تیرا بھی اتنا ہی گھر ہے جتنا میرا... یہ تیرا میکہ ہے, تیرے ماں باپ کا گھر... مجھے تو اتنی ہی عزیز ہے جتنی نسرین باجی... میکہ سمجھ کر رکنا ہے تو رک جا... جتنے مرضی دن تک رک جا... لیکن اگر پھر سے کوئی نئی چال چلنی ہے تو یہ دیکھ میرے جڑے ہاتھ.... چلی جا اپنے گھر, خود بھی سکون سے گھر بسا اور ہم دونوں کا بھی بسا رہنے دے" حاتم نے کہا

"یعنی میں اپنی زندگی... اپنی مرضی سے نہیں گزار سکتی؟" وہ بولی

"تو نے ایف اے کے بعد پڑھائی چھوڑ دی... اپنی مرضی سے, چار سال بعد دوبارہ بی اے کیا, اپنی مرضی سے, بائیس سال کی عمر تک اپنی مرضی سے پہنا, اپنی مرضی سے کھایا, اپنی مرضی سے سوئی... وقاص سے شادی کروائی... اپنی مرضی

سے...دو سال بعد طلاق لے لی...اپنی مرضی سے, چھ, چھ ماہ پھپھو کے گھر گزارے...اپنی مرضی سے, اویس سے عشق رچایا....اپنی مرضی سے, کورٹ میرج کی...اپنی مرضی سے...اس کے سنگ رخصت ہو کر اس گھر میں گئی اپنی مرضی سے...کب تو نے اپنی مرضی نہیں کی شرمین...؟" حاتم کہتا چلا گیا

"بس ایک بار اور....حاتم ایک بار اور مجھے میری مرضی کر لینے دے, پھر چاہے ساری عمر نہ کرنے دینا" وہ رونے لگ گئی تھی

"کیا کرے گی طلاق لیکر؟" اس نے پوچھا, شرمین بول نہ سکی

"میں بتاتا ہوں تو کیا کرے گی....چار, چھ مہینے سکون سے گھر بیٹھے گی پھر ایک نئے مشن کو شروع ہو جائے گی, پھر کوئی اور اچھا لگ جائے گا تجھے...پھر اس کے پیچھے لگ کے مجھے ذلیل کرے گی تو..." حاتم نے کہا

"تجھے بس ایک ضد چڑھ گئی ہے شرمین....کہ تجھے طلاق چاہیئے, بنا کسی جواز کے, بنا کسی وجہ کے....بس طلاق چاہیئے, ایسے نہیں ہوتیں طلاقیں..وہ جو پیچھے کھڑا

ہے نا.... وہی اب تیرا ہے, ساری عمر کے لئے, میرے سے کوئی امید نہ رکھ...

میں نہ تیرے ساتھ ہوں... نہ پیچھے... میں سرے سے ہوں ہی نہیں شرمین....

"وہ بولا, شرمین نے زور سے ہاتھوں کی پشت سے گالوں کو رگڑا تھ, وہ اور حاتم گیٹ کے بالکل سامنے کھڑے تھے, شرمین نے نسرین کی طرف دیکھا... وہ چپ چاپ اندر چلی گئ

"میں اب کبھی یہاں نہیں آؤں گی..." وہ چیخی

"تیری مرضی..." حاتم نے کہا

"میں مر گئ تو میری شکل بھی نہ دیکھنا تو..." وہ اور زور سے چیخی

"ٹھیک ہے..." حاتم نے کہا

"اپنا بچہ بھی نہیں دیکھنے دوں گی, ترسے گا تو اب میری شکل دیکھنے کو..." اس نے زور سے کہہ کر دروازے کو ٹھوکر ماری اور باہر نکل گئ, حاتم نے اویس کی طرف دیکھا

"چھوٹی بہن ہے میری... میں نے تجھ پر یقین کے اس کا خود پر یقین توڑا ہے...

اب خیال رکھنا اس کا" وہ بولا تھا

"فکر مت کر..." اویس اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر باہر نکل آیا تھا

.....

وہ آج رملہ کو لینے آیا تھا, حمزہ اس کے ساتھ تھا, یاسمین اور شفیق بھی آئے تھے...

شاید ان دونوں کو اب بھی رحم کی ہلکی سی امید تھی, دروازہ نائلہ نے کھولا تھا

"یاسر ہے؟" زبیر نے پوچھا

"جی... آجائیں" وہ بولی, زبیر اندر آگیا, یاسر اور شمیم صحن میں بیٹھے تھے, رملہ نے

دونوں بچوں کو باہر لا کر لٹایا ہوا تھا, انہیں اندر آتا دیکھ کر یاسر کھڑا ہو گیا, زبیر نے

پوری نظر بھر کر رملہ کو دیکھا... یوں لگ رہا تھا جیسے اسے دور ہوئے نہ جانے کتنی

ہی صدیاں بیت گئی ہوں... حمزہ نے دیکھا ہی نہیں... دل نے لاکھ پکارا کہ ایک

بار... صرف ایک بار لیکن وہ نظریں اٹھا نہ سکا

"میں رملہ کو لینے آیا ہوں" زبیر نے کہا, یاسر نے اس سے دو قدم پیچھے کھڑے حمزہ کو دیکھا

"میں حاضر ہوں, جیسے تیرا دل کرے ویسے مار دے" حمزہ نے کہا, یاسر بڑے طنز سے مسکرایا تھا

"اب پتہ چلا... کہ بہنیں بھائیوں کو کتنی پیاری ہوتی ہیں.." وہ بولا, شفیق اور یاسمین دروازے کے پاس کھڑے تھے

"رملہ نے انکار کر دیا ہے..." یاسر نے بم پھوڑا تھا

"کس بات سے...؟" زبیر نے پوچھا

"وہ نا تو حمزہ کا قتل چاہتی ہے.... اور نا ہی ناعمہ کی بے حرمتی... اس نے صاف کہہ دیا ہے کہ میری طلاق ہوتی ہے تو ہو جانے دیں" یاسر نے کہا, زبیر نے بڑی زخمی نظروں سے رملہ کو دیکھا تھا

"آنٹی جی... آپ اپنا بیٹا لے جائیں, میں نے اسے معاف کیا, مجھے آپ کی بیٹی سے

بھی کوئی بدلہ نہیں لینا... میرے ساتھ جس جس نے جو بھی برا کیا... اس کا مواخذہ میں نے اپنے رب پر چھوڑا, وہ ہی انصاف کرے گا, آج خدا نے مجھے سب کے سامنے سر خرو کیا ہے, مجھے دو بچوں سے نوازا ہے, ہر نعمت عطا کی ہے... سو میں نے بھی اپنا معاملہ اس پر چھوڑا... نہ مجھے کسی کی جان لینی ہے اور نہ عزت... اگر میرے مقدر میں یہ ہی لکھا ہے کہ میں اپنے دو بچے اکیلے ہی پالوں... تو یونہی سہی..." وہ کہتی چلی گئی, آنکھوں سے آنسو رسنا شروع ہو گئے تھے, زبیر خاموش کھڑا رہ گیا

"میرا بھائی میرے باپ کی جگہ پر ہے... اور مجھے اس کا سر نہیں جھکانا..." اس نے فیصلہ سنا دیا تھا

"رملہ اندر جاؤ..." یاسر نے کہا, شمیم بھی نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھیں, رملہ چپ چاپ اندر چلی گئی

"یاسر... پتر بس کر دے, اتنا پتھر نہ بن" یاسمین رو پڑی تھیں, یاسر دھیرے سے

زبیر اور حمزہ کی طرف مڑا

"کیا ضمانت ہے اس بات کی کہ آئیندہ میری بہن کے ساتھ یہ سب نہیں ہو گا؟"

اس نے زبیر سے پوچھا

"یاسر مجھے میرے بچوں کی قسم... آئیندہ اس کی آنکھ میں ایک بھی آنسو آ گیا تو مجھے گولی مار دینا... بنا کوئی سوال جواب کیے.... مجھے میرے رب کی قسم میں آئیندہ اسے کبھی تکلیف نہیں دوں گا, مجھے میری ماں کی قسم یاسر... میں ہمیشہ اسے سر آنکھوں پر رکھوں گا" زبیر روتا جا رہا تھا

"یاسر... وہ میری بیوی ہے, میرے بچوں کی ماں ہے, اللہ کی قسم مجھے اس سے بہت محبت ہے... جو چاہے ضمانت لے لے, جو لکھوانا ہے لکھوا لے... لیکن خدا کے لئے... مجھے معاف کر دے... بلا لے رملہ کو... اسے کہہ کہ مجھے سب کے سامنے تھپڑ مار لے... جتنے دل چاہے, ٹھڈے مار لے, دھکے دے لے, تھوک دے میرے اوپر... لیکن معاف کر دے" وہ ہاتھ جوڑ کر بولا تھا

"وہ اگر یہ سب کر سکتی تو تجھ جیسا بے غیرت یہاں نہ کھڑا ہوتا... یہ ہی تو فرق ہے زبیر... تجھ میں اور اس میں... میں اسے کہوں گا بھی تو وہ تجھے تھپڑ نہیں مارے گی, وہ طلاق گوارہ کر لے گی لیکن تجھ پر ہاتھ نہیں اٹھائے گی... کیونکہ وہ ایک عورت ہے, کیونکہ وہ ایک بیوی ہے... خدا کی قسم اگر بیوی کا بس چلے تو وہ ساری عمر اپنے شوہر کی آنکھوں سے آنسو نہ گرنے سے... بیوی کے دل پر ہاتھ پڑتا ہے سالے جب اس کا شوہر اس کے سامنے کھڑا ہو کر سر جھکائے... ہاتھ جوڑے... معافی مانگے" یاسر نے کہا اور حمزہ کی طرف مڑا

"اور تو... تو کیا ضمانت دے گا اپنی؟" یاسر نے کہا, حمزہ فوری طور پر بول نہ سکا

"تیرے ملک بدر ہونے کا کوئی فائدہ نہیں... تو اگلے ہی سال واپس آیا سمجھ, شہر بدری بھی فضول ہے, ہر ہفتے تو یہاں ہی دھمکا رہا کرے گا, گولی تجھے مار نہیں سکتا... بہن تجھے پیاری بہت ہے.... اب بتا اپنی کیا ضمانت دے گا؟" یاسر کہتا چلا گیا, حمزہ خاموش تھا


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں بتاؤں؟" یاسر نے کہا

"حمزہ تو میرا سالا بن جا... تجھ پر ویسے بھی لفظ سالا بہت سوٹ کرتا ہے" یاسر نے کہا, یاسمین اور شفیق چونک گئے

"کیا کہتا ہے...؟ وٹہ سٹہ کرتے ہیں... رملہ تم لوگوں کے گھر اور نائمہ میرے گھر... میری بیوی بن کر... کل کلاں کو تو نے اگر رملہ کا حیانہ بھی کیا... تو کم از کم اپنی بہن کا تو ضرور کرے گا... کیوں؟" یاسر نے صاف الفاظ میں کہا تھا

"یاسر..." شمیم نے اسے ٹوکا

"امی یہ ہی ٹھیک ہے... ایسے ہی قابو آئے گا یہ, جب جب اس کے دل میں رملہ کے لئے شیطان سر اٹھائے گا تب تب اسے اپنی بہن یاد آئے گی... اور صرف اسے ہی نہیں... ان سب کو آئے گی, پھر میں دیکھوں گا کہ رملہ کو گزند کیسے پہنچتا ہے" وہ فیصلہ سنا چکا تھا

"ہمیں نکاح کی تاریخ دے دو... اور رملہ کو لے جاؤ" یاسر نے کہا, یاسمین نے

شفیق کی طرف دیکھا

"انکل... میں غرور نہیں کر رہا لیکن.... خدا کی قسم مجھے عورت کی عزت کرنا شاید آپ کے بیٹوں سے زیادہ اچھی طرح آتا ہے... میں ساری عمر آپ کی بیٹی کو کوئی دکھ نہیں دوں گا لیکن... جہاں رملہ کی آنکھ میں آنسو آیا... وہاں نائمہ کی آنکھوں سے دریا نکلیں گے" یاسر نے مضبوط لہجے میں کہا تھا

.....

وہ سارا کام سمیٹ کر اوپر آئی تھی, شمس جاگ رہا تھا, جب سے وہ ہسپتال سے واپس آئی تھی... انتہائی خاموش ہو گئی تھی... نہ کوئی چیخ و پکار, نہ کوئی پنگا, نہ کوئی بحث... اب بھی وہ خاموشی سے دونوں بچوں پر کمبل ڈال کر اپنی چارپائی کی طرف بڑھ گئی

"زرینہ..." شمس نے اس کی کلائی پکڑی تھی, وہ چپ چاپ اس کی طرف مڑ گئی

"تیزاب کیوں پیا؟" اس نے پوچھا

"میری مرضی..." وہ بولی, شمس کھڑا ہوا اور دو قدم چل کر اس کی طرف آیا

"اگر تو اپنا وہی پرانا کھیل کھیلنا ہے تو یاد رکھنا شمس... میں نے اس کمرے سے نکل کر دوبارہ تیزاب والی بوتل پی لینی ہے... جتنی بار تو میرے ساتھ زیادتی کرے گا میں اتنی بار اپنے حلق میں تیزاب انڈیلوں گی... آخر کبھی تو جان چھوٹے گی نا میری بھی" وہ کہتی چلی گئی, شمس کا سر جھک گیا

"زرینہ..." اس نے دھیرے سے کہا اور اسے دونوں بازوؤں سے تھام لیا

"چل جو ہوا اسے بھول جاتے ہیں..." وہ بولا

"یہ تجھے اب یاد آیا... آٹھ سال بعد" زرینہ کی آنکھیں بھی خشک ہو گئی تھیں, شمس کیا کہتا... کچھ بھی نہ کہہ سکا, بس دھیرے سے اس نے زرینہ کو گلے سے لگایا تھا

"معاف کر دے...؟" شمس نے اس کے کانوں میں سرگوشی کی تھی اور اس وفا کی مورت نے ایک بار بھی نہیں کہا کہ کہ میں پچھلے آٹھ سالوں سے تجھ سے معافی

مانگ رہی ہوں... تو نے تو آج تک معاف نہیں کیا... میں ایک رات میں ہی کر دوں؟

بس چپ چاپ دو آنسو بہائے اور مزید اس کے بازوؤں میں سمٹ گئی... عورت ایسے ہی معاف کر دیتی ہے

.....

وہ اسے اور اپنے دونوں بچوں کو لیکر گھر میں داخل ہوا تھا, رفیق اور رخسانہ فی الحال پرانے گھر میں ہی تھے, رخسانہ نے صبح آجانا تھا, زبیر نے گھر کو اچھا خاصا سیٹ کروایا ہوا تھا, کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے دھیرے سے دونوں بچے بیڈ پر لٹا دیئے, زبیر اس کے پیچھے ہی بیگ اٹھا کر اندر آیا تھا, اس نے خاموشی سے بیگ لا کر کمرے میں ایک کونے میں رکھ دیئے, رملہ دونوں بچوں کو تھپک کر سیدھی ہوئی تھی, تبھی اسے اپنے بالکل پیچھے زبیر کی موجودگی کا احساس ہوا, لیکن اس سے پہلے کہ وہ پلٹتی... وہ اپنے دونوں بازو اس کے گرد باندھتے ہوئے اپنا چہرہ اس کے

کندھے پر رکھ گیا تھا,رملہ بس ساکت سی کھڑی رہ گئی,وہ رو رہا تھا,اس کے آنسو رملہ کو اپنی گردن گیلی کرتے محسوس ہو رہے تھے,وہ کچھ بھی نہ بولی,بس چپ چاپ کھڑی رہ گئی

"ایم سوری..."اس کی سرگوشی مسلسل رملہ کے کانوں میں گونج رہی تھی,ضبط کے باوجود اس کی آنکھوں کا اختیار کھو گیا

"میں ایسا کیا کر جاتی زبیر کہ آپ آنکھ بند کر کے مجھ پر یقین کرنے لگتے...؟"وہ رندھی ہوئی آواز سے بولی

"خدا کی قسم میں تاعمر تم پر آنکھ بند کر کہ یقین کروں گا...اس رات کو میری آخری غلطی سمجھ کر معاف کر دو رملہ...اس تھپڑ کو میرا آخری تھپڑ سمجھ کر معاف کر دو"

وہ بولا اور اپنے لب اس کی گردن پر رکھ دیئے

"زبیر میری کیا مکاری دیکھی تھی آپ نے...؟میری کیا بے راہ روی دیکھی تھی آپ نے...؟پورے گھر کے سامنے آپ نے مجھے مارا...بے دریغ مارا...تھپڑوں

سے, ٹھڈوں سے... زبیر میرے وجود میں پلتی دو جانوں کا بھی خیال نہیں کیا..."

وہ بھول نہیں پا رہی تھی

"رملہ..."زبیر کی حد ختم ہو گئی,اس نے دھیرے سے اسے اپنی طرف موڑا تھا

"رملہ آئی لو یو یار... میں بہت پیار کرتا ہوں تم سے"زبیر نے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں کے پیالے میں تھام لیا

"میں کیسے رہتا تمہارے بغیر...؟میں ہوں ہی کیا تمہارے بغیر..؟خدا کی قسم تمہارے بنا میری دنیا اندھیر ہے... گھپ اندھیر"اس نے بہت محبت سے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے اس کا ماتھا چوما تھا,رملہ زور سے اس کے گلے لگ گئی,زبیر نے بڑی مضبوطی سے اس کے گرد گھیرا تنگ کیا تھا

.....

رات کے دس بج رہے تھے جب یاسر کمرے میں داخل ہوا,نائلہ اور رملہ دونوں ناعمہ کے پاس بیٹھی تھیں,اسے دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئیں... آج یاسر اور ناعمہ کا نکاح


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھا, شفیق اسے اپنی بیٹی دینے کے لئے راضی ہو گیا تھا... کیسے ؟؟؟ وہ ایک الگ بحث ہے

"یاسر بھائی..." رملہ نے اس کی طرف دیکھا, وہ اس کی آنکھوں کے اشارے سمجھ گیا تھا

"فکر نہ کرو... جان سے نہیں ماروں گا اسے" وہ دھیرے سے مسکرایا تھا, سرخ جوڑے میں ملبوس بیڈ کے وسط میں بیٹھی ناعمہ شفیق کا دل اچھل کر حلق میں آ گیا تھا, وہ دونوں کمرے سے باہر نکل گئیں اور دروازہ بند ہو گیا, یاسر دھیرے سے اس کے عین سامنے آ بیٹھا, ناعمہ کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں, یاسر نے جیب سے اپنا موبائل نکالا اور بازو تھوڑا لمبا کر کے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا, اس کے قریب ہوتے ہی ناعمہ کی جان پر بنی تھی, پھر اس نے چارجر کی تلاش میں نظریں گھمائیں, وہ ناعمہ دوسری جانب بیڈ کے کونے میں پڑا تھا, یاسر زور سے آگے کو ہوا اور ناعمہ کے انتہائی قریب سے ہاتھ بڑھا کر چارجر اٹھایا... مارے خوف کے اس کی منہ سے چیخ نکل گئی


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

تھی جس کا گلا اس نے خود ہی اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر گھونٹا تھا... یاسر نے نظر بھر کر اسے دیکھا

خوف سے پھیلی ہوئی آنکھیں... کپکپاتے لب... لرزتی انگلیاں... کسی پتے کی طرح کانپتا ہوا وجود... اس کے لبوں پر دھیمی سی مسکراہٹ بکھر گئی

"ابھی تو میں نے تمہیں انگلی بھی نہیں لگائی... اور تم چیخیں بھی مارنے لگ گئیں" یاسر نے کہا, نائمہ کا چہرہ پسینے سے شرابور ہو گیا تھا, یاسر کھسک کر اس کے اور قریب ہو گیا یوں کے اس کے اور نائمہ کے درمیان بس چند انچ کی ہی دوری رہ گئی, نائمہ کے سرخ کپکپاتے ہوئے لب اسے صاف نظر آ رہے تھے

"جب حمزہ نے پہلی بار رملہ پر الزام لگایا تھا تو تم بھی اس کام میں ملوث تھیں نا... ؟" یاسر نے سرد سے لہجے میں پوچھا

"مم... مم... مجھے.... معاف کر دیں.... مم... میں نے... رملہ سے بھی... معافی مانگ.... لی... تھی... میں.. بہت... شرمندہ تھی... وہ..." اپنے دونوں


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہاتھوں کی انگلیوں کو تڑوڑ مروڑ کر اس نے ہکلاتے ہوئے کہا تھا, آنسو دھڑا دھڑ گالوں پر بہے چلے جا رہے تھے, نگاہیں جھکی ہوئی تھیں... یاسر نے بڑے حق سے اس کے لرزتے ہوئے وجود کی رعنائیاں دیکھی تھیں

"اگر آپ... کہتے ہیں تو.... میں آپ سے... ہاتھ... جوڑ کر معافی..." ناعمہ نے کہتے ہوئے اس کے سامنے ہاتھ بھی جوڑ دیئے... یاسر کی حد ختم ہوئی تھی, اس کے جڑے ہوئے ہاتھوں کو کھولتے ہوئے اس نے انہی ہاتھوں سے اسے کھینچ کر گلے سے لگایا تھا.... خوشبوؤں کے جھونکے تھے جو اس کے روم روم میں سرائیت کرتے چلے گئے تھے, ناعمہ نے خود پر فاتحہ پڑھتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں

"یہ مت سمجھنا کہ تمہارے بھائی کے جرم کے بدلے تم سے شادی اسلئے کی کہ سزا تمہیں دوں گا... نہیں... کبھی نہیں... بس تمہیں میری دسترس میں دیکھ کر وہ انسان ضرور بن جائے گا" یاسر نے اس کا گلاب سا وجود خود میں سمیٹتے ہوئے لائیٹ بند کی تھی

"تم میری بیوی ہو...اور میں اپنی بیوی سے ساری عمر محبت کروں ا" وہ اس میں گم ہوتا چلا گیا تھا

.....

بس...کہانی ختم....ارے نہیں نہیں...ایک کہانی تو ابھی اور بھی ہے

دو ماہ بعد....

وہ کلاس لیکر نکلی تھی جب اسے چوکیدار کا پیغام ملا, کوئی اس سے ملنے آیا تھا

"مجھ سے کون ملنے آیا ہے...؟" اس نے حیرانی سے سوچا

"سارہ...ذرا میرے ساتھ آنا..." ایک ساتھی کولیگ سے کہتے ہوئے وہ سٹاف روم سے باہر نکل آئی, گیٹ کے بالکل ساتھ ایک چھوٹا سا ویٹنگ روم تھا

"کون ہے شریف بابا...؟" اسلل نے گیٹ کی طرف آتے ہوئے چوکیدار سے پوچھا

"کوئی لڑکا ہے میڈم صاحب..." چوکیدار نے کہا, وہ حیرانی سے سوچتی ہوئی

کمرے میں داخل ہوئی اور ٹھٹھک گئی

وہ اسے اندر آتا دیکھ کر کرسی سے کھڑا ہوا تھا

"میں آپ کے پچھلے سکول گیا تھا... وہاں سے پتہ چلا کہ آپ کا یہاں ٹرانسفر ہو گیا ہے, تو میں یہاں آ گیا... نمبر ڈیلیٹ ہو گیا تھا اسلئے کال نہیں کر سکا..." وہ ہینڈسم سا لیب ٹیکنیشن کہتا چلا گیا

"نمبر ڈیلیٹ نہیں ہوا آپ سے.... وہ نمبر آپ نے کبھی سیو ہی نہیں کیا حمزہ شفیق..." ندا نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے کہا تھا

"یہ کون ہے ندا؟" کولیگ نے کہنی مار کر پوچھا تھا, ندا بس خاموش سی نظروں سے حمزہ کو دیکھتی رہ گئی... بھلا کون تھا وہ؟

"آپ سے ضروری بات کرنی ہے... میڈم ندا" وہ بولا

"سارہ میں آتی ہوں... تم جاؤ" وہ بولی, سارہ چپ چاپ کمرے سے باہر نکل گئی

"فرمائیں..." ندا نے آگے کو آتے ہوئے پوچھا, حمزہ نے پینٹ کی پاکٹ سے اس کی

رنگ نکالی اور دھیرے سے اس کے سامنے پڑی میز پر رکھ دی

"کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے؟" حمزہ نے پوچھا, ندا ساکت رہ گئی تھی, دل نے سینے کے اندر ایک طوفان کھڑا کر دیا تھا

"آپ کی فرسٹ چوائس کدھر گئی؟" ندا نے پوچھا

"نہیں مل سکی... قیامت تک نہیں مل سکتی..." حمزہ نے کہا

"اور آپ نے سوچا کہ اگر وہ نہیں ملی تو اسے کیوں گنواؤں" ندا نے کہا, حمزہ نے ایک لمبی سانس بھری تھی

"ندا میں اور آپ شاید وقت سے پہلے ایک دوسرے کو مل گئے تھے... بس اتنی سی بات ہے... آپ میری فرسٹ چوائس نہ سہی... لیکن میری لاسٹ چوائس ضرور ہیں... خدا کی قسم اگر آپ یہ رنگ اٹھا لیتی ہیں تو میں اپنی پوری زندگی آپ کے نام کرنے کو تیار ہوں" حمزہ نے کہا

"سوری... مجھے نہیں بننا کسی کی لاسٹ چوائس" وہ بولی تو آواز جیسے اندر کو اتر گئی,

بڑی مشکلوں سے اس نے بے قابو دل کو قابو کیا تھا, حمزہ دھیرے سے مسکرایا

"وہ آنسو جو اس دن آپ کی آنکھوں کے گوشوں میں چمک رہے تھے... وہ آج بھی وہیں چمک رہے ہیں ندا جاوید... آپ میری فرسٹ چوائس نہ سہی... میں تو آپ فرسٹ چوائس ہوں نا...؟" وہ بڑے حق سے بولا تھا, جان چکا تھا کہ وہ دل لگا بیٹھی تھی

عورت کا سب سے بڑا المیہ یہ ہی ہے کہ کسی عادی مجرم سے بھی دل لگا لے تو اسے محبت کے صدقے سارے گناہ معاف کر دے

حمزہ چند لمحے اس کے چہرے کی طرف دیکھتا رہا... پھر رنگ اٹھا کر باہر کی طرف بڑھا, وہ دروازے میں تھا جب ندا نے اسے پکارا...

"یہ رنگ اپنی امی اور ابو کے ہاتھ بھجوایئے گا" وہ دھیرے سے بولی تھی, آنکھوں کے گوشوں سے پانی کے قطرے باہر پھسل آئے تھے, حمزہ بس سر جھکا کر باہر نکل گیا تھا


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

.....

نو ماہ بعد...

"اویس...اویس..." وہ بری طرح چیخی تھی, اویس واش روم میں تھا, اس کی چیخیں سن کر بوکھلایا ہوا باہر نکلا... جسم پر بس ایک تولیہ ہی باندھ رکھا تھا

"کیا ہو گیا....؟" وہ ہاتھوں میں صابن لئے کھڑا تھا

"مجھے درد ہو رہا ہے...بہت شدید, مجھے ہسپتال لے چلو, ٹائم ہو گیا ہے" وہ بیڈ پر آڑی ترچھی سی ہو کر حلق کے بل چلائی تھی

"شرمین کوئی خدا کا خوف کرو, پچھلے ایک مہینے میں میں تمہیں چار دفعہ ہسپتال لیکر جا چکا ہوں لیکن وہاں جا کر پتہ چلتا ہے کہ یہ تو لیبر پین ہے ہی نہیں... تمہیں گیس پرابلم ہو رہی ہے" اویس جھلا کر بولا

"اویس اب لیبر پین ہی ہے...میری جان نکل رہی ہے, مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا" وہ دھم سے پیچھے کو گر گئی

"اچھا نہا تو لوں..." وہ بولا

"تمہارے نہانے کے دوران چاہے یہیں میرا بچہ اس دنیا میں آ جائے..." وہ چیخی

"چلو اچھا ہے.... ہسپتال جانے سے بچ جائیں گے" اویس کے کہتے ہی شرمین نے اسے کشن اٹھا کر مارا

"ابھی چلو... جلدی" وہ بے تحاشا چیخ رہی تھی, اس کی پریگنینسی کے نو ماہ جس طرح گزرے تھے... وہ اویس ہی جانتا تھا

اب بھی وہ اسے ہسپتال لیکر بھاگا... ڈلیوری نارمل ہی تھی لیکن وہ تو اسقدر گلا پھاڑ کر چیخی کہ پورا ہسپتال سر پر اٹھا لیا, اویس نے کال کر کے رخسانہ اور نسرین کو بھی بلا لیا تھا

"میرا آپریٹ کروا دیں... میں مر جاؤں گی... اویس میں مر جاؤں گی" اس کی ہاہا کار سے مجبور ہو کر لیڈی ڈاکٹر نے آپریشن کر دیا

خدا نے اسے بیٹے سے نوازا تھا


NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"شرمین نے بھی بچہ پیدا کر ہی لیا..." نسرین کو یقین نہیں آ رہا تھا, اس کے بیٹے کو گود میں اٹھائے بس چومے جا رہی تھی

"بس کریں... جراثیم لگ جائیں گے اسے" وہ ادھ موئی ہو کر بھی چپ نہیں ہوئی تھی

"حاتم نہیں آیا..؟" اس نے پوچھا

"تم نے ہی تو کہا تھا کہ میں اپنا بچہ بھی نہیں دیکھنے دوں گی" اویس نے مسکراتے ہوئے کہا

"حاتم کو بلاؤ... جلدی... میرے بچے کا اکلوتا ماموں ہے وہ, وہی گڑھتی دے گا اسے... خبردار جو تم نے اسے گڑھتی دی تو...؟" وہ بولے جا رہی تھی

"اویس... کسی نرس سے کہہ کر اسے نیند کا انجیکشن لگوا دے... ایویں فضول ہانکے جا رہی ہے" رخسانہ تنگ آ گئیں تھیں, اویس بس مسکرا کر رہ گیا تھا

.....